بتوفیق خدای جهان خالق زمین و زمان

گلدستهٔ رنگین معانی و مجموعهٔ شیرین بیانی معدن جودت و سماحت یعنی

مخزن صفات

من تصنیف زبدة الشعرا و منتخب الفصحا شاعر سخنور منشی جواہر سنگھ جوہر

در مطبع منشی نولکشور واقع لکهنؤ طبع یافت

[illegible]

١٧١٤٤

ہو الغنی



ہر سر صفحہ پہ واجب ہی لکھنا اللہ کا
چاہیے تحریر سے عنوان پہ مد اللہ کا
جلوہ ہی ہر رنگ میں خلاق لی شباہ کا
بہر عارف رنگ و بو توحید کی ہر گل میں ہی
نور عرفان ہو تو سینہ بارگاہ عرش ہی
تو جبھی چاہی کشائی جب بھی چاہی ہر بلا
ہوتی ہیں صورت پرستی سے اثر معنی پیدا
بحر رحمت کی کناری سب کو پہنچا ہی وہ
ذرے ہیں خاک در رحمت کی تیری ہم حقیر

قشقہ انگشت شہادت ہی بت دلخواہ کا
حق ہی پیشانی پہ یہ قشقہ بت دلخواہ کا
ہی ہر اک بلبل ہیں عالم مرغ بسم اللہ کا
لفظ واحد ہی عدد میں لا الہ الا اللہ کا
دل کا کس ہی اوسکی اک درگاہ عالیجاہ کا
تیری قد تیسی ہی روشن گھٹنا بڑھنا ماہ کا
ہی فنا فی الشیخ سے رتبہ فنا فی اللہ کا
مرتبہ یکسان وہاں ہی خضر کا گمراہ کا
بادشاہ نیسی سوا ہی شکر اپنی جاہ کا

کیا ہی نورانی ہی چہرہ میری ظل اللہ کا
مہر مہ گر ہی یا دہن میں الف ہی ماہ کا
جلوہ افزا کس قدر ہی فیض مقدم شاہ کا
مہر تابندہ ہر اک ذرہ ہی گرد راہ کا
ہی ترقی پر جو حسن دی انور شاہ کا
نردبان دوش مبارک ہی عروج ماہ کا

٣

[illegible]

ہر طرف سی آتی ہی نصر من اللہ کی صدا
حق معاون ہی میری سلطان حق آگاہ کا

آبدار ایسی رہے ہی شمشیر شاہ بحر و بر
حکم قبضی کی کشور یکو یہان ہی چاہ کا

مشغلہ سلطان کا میری ہر روش ہی عدل و داد
راہ مین بہی کام کرتی ہین خضر کی راہ کا

جان و دلسی خیرخواہ شہ رہین قربان شاہ
یا الٰہی نام ہی جبتک جہان مین جاہ کا

خصم بدگوہر کا دل سوراخ ہو مثل گہر
چاک ہو مثل صدف سینہ سدا بدخواہ کا

جوہر تیغ قضا ہی چین ابرو وقت غیظ
ہی دم تیغ دودم تیوری چڑہانا شاہ کا

توحید مین مقام نہین قال و قیل کا
ہی کسکو ناطقہ تری ذکر جمیل کا

یارب ہو سبکو رشک یہ عبد ذلیل کا
جوہر یہ کیا ہی فضل ہی رب جلیل کا

معقول اسکا جو نہین معقول ہو نہین
حکم خدا مین دخل نہین ہی دلیل کا

جتنا ہو زار اتنی ہی امید کر قوی
عاجز نواز نام ہی رب جلیل کا

خط جان جان کا لایا ہی روح لامین کہین
قاصد لی آج کام کیا جبرئیل کا

قاتل نظر ادہر دم خونریز بہی نہ کی
دیکھا نہ دم نکلتی ہوی اپنی قتیل کا

پیدا کریگا دلمین کہٹک اور دم بدم
نیبر وزہ تیری ناک کی سوئی کی کیل کا

کہا کر گلوریان لب رنگین سی ہنس پڑو
وہ خوشنما یہ ناز و ادا کی تسہیل کا

وصلت مین کبہی نہ کسی بات پہ نہین
انکار میری جان ہی طریقہ بخیل کا

پائی یہ سنگ کعبہ و بتخانہ سی دلیل
واجب ہر ایک راہ مین پتہر ہی میل کا

بی نور تھا ایسا رخ پرنور کی آگی — مہتاب شب وصل مین جگنو نظر آیا
تل دشت جنون خیز مین ای ضعف بٹھایا — کانٹا ہمین ہمسنگ ترازو نظر آیا
مہر کہکی وہ مہر فلک حسن جو سویا — خورشید مجھی کاسۂ زانو نظر آیا
دروازی کو دیکھا جو تری آ گئی طاقت — تھا ضعف عجب قوت بازو نظر آیا
آیا جو لب بام جوان ہے تہ و بالا — خورشید قیامت وہ پری رو نظر آیا
مرقد مین بھی ہی گیسو و ابرو کا تصور — افعی نظر آیا کبھی بچھو نظر آیا
دیکھا جو کبھی خواب مین کچھ نیبی اوڑی منید — اک فتنۂ بیدار مجھی تو نظر آیا
صحرائی جنون کہتی ہین آتی ہی کو عاشق — پر تو جو ترے آنکھ کا آہو نظر آیا
یاد آ گئی دارا و بھی تری تیغ نگہ کی — سنجاف پہ کرتی کی جب آنسو نظر آیا
سمجھی فلک حسن پہ تابان ہے ثریا — وہ ماہ جو پہنی ہوی جگنو نظر آیا
غش آ گیا بیتاب ہوی ہو گئی شیدا — وہ رخ جو وہ سینہ جو وہ بازو نظر آیا
ہر عضو بدن ہجر مین ہی دیدۂ گریان — آیا جو پسینا مجھی آنسو نظر آیا
وصلت مین جو یاد آ گئی فرقت تو بہت رونی — عیسی تیرا جو منزل تا بو نظر آیا
دل دیکی ہوی ہجر مین ہم اور ہی بیدل — خالی دل پر غم سی جو پہلو نظر آیا
جس جا گئی سودی نی وہین پہ نگ کہلا — کعبی مین بھی ای سنگ سیہ تو نظر آیا
قابو مین رہی کیا دل بیتاب ہمارا — او نیر نہ کوئی وصل کا قابو نظر آیا
فانوس ہی اک شمع تجلی نظر آئی + — یا پایچی سی شعلۂ زانو نظر آیا

سمجھا ہین ادنی ماہ جو جگنو نظر آیا
کیون حضرت موسی کی طرح طور پہ جاتا
جو ہم کو تو جلوہ ترا ہر سو نظر آیا
طاعت پہ ناز کام ہی یا مرد فضول کا
خالق کو اختیار ہی یا رد و قبول کا
گلگشت کر کے تشنۂ دیدار رخ ہون
بلبل کو ڈر ہا باغ مین کانٹا ہی پھول کا
بہتر ہی یا ای خانۂ تیرہ سی بجز مین
دیرانی مین چراغ تو روشن ہی غول کا

[illegible]

شو قید قوماتہ سی اسپنے لکھا بھی
رکھتی ہین دوست جانسی حکم رو انکو
محو خیال قاصد جانانہ رہتے ہین

قربان ہین اس صحیفی کی شان نزول کا
تجھسی عدو کو جو صلہ کب ہی عدول کا
زاہد یہ ہی طریق فنا فی الرسول کا

جو ہی ہی کرم سی تری شاہ روزگار
یارب فقیر ہی تیرے باب قبول کا

فلک مہر کواکب سی مختصر تیری صنعت کا
الٰہی تو نی ثابت تجھکو رکھا اپنی سنت کا
یہ کہتی ہین خیال اٹھا ہی حب وطن کی جو رنگ کا
تمہین ہر قصر تن مین جلا گر یہ صاف کہتا ہون
شریعت جنیم وحدت ہین کو اک غفلت کا پردہ ہے
خدا کی شان ہی دنیا مین بھی مہر کرتی ہین
تنبو نکی دام الفت سی رہائی سخت مشکل ہی
خدا شاہد ہی قاتل پر اسیون لیسا شہید و ہین
ہوائی ہر کبل ہین مجاہد کرتی ہین سالک
کسی صورت نہی اسکندر نہ آئینہ بنا سکتا
خدا سی دور ہین زاہد جو تسکو نعوی کرتی ہین
تمہین یہ عشق رب ہین زاہد و قیاد کرتی ہین

کمال ای ربا علی بدر ہین تیری قدرت کا
نہ نکلا شکر ہی منہ سی کبھی کلمہ شکایت کا
دکھاتا ہی تماشا ہمکو خالق اپنی قدرت کا
نفخت فیہ روحی ہی میرا کلمہ شہادت کا
وہ بیوحدت ہی جو منکر ہی اسرار حقیقت کا
زبان تیغ سی کلمہ پڑہاتی ہین شہادت کا
نہو یارب کسی نیند ہی کو سر رشتہ محبت کا
تن لاغر مین اب نقشا ہی انگشت شہادت کا
طریقہ ہیش کسر نفس سی ہی فتح ملت کا
نہوتا رو برو جبتک کہ نقشا میر حیرت کا
تسلی ہی خموشی ہی قرینہ بول و صلت کا
نہین عشق تبا نہین کہتی ہم کلمہ شکایت کا

۵

[illegible]

[illegible]

بنی انکھونکی تپلی اپنی قفل خانہ حیرت — تماشا یہ طلسمات جہانکا عمر بہر دیکھا
دیا کس کس غریبی کا م جان سینہ نے اپنے — نہاں قامت جانان مین طوبی کا ثمر دیکھا
تصور اوس کمر کا اتی ہی باہم سوتربت مین — رگ خواب عدم انکھون مین وہ موی کمر دیکھا
یہ وہ طوا ہی سکلی وتہانا ایچ انشکل ہی — شرارہ کو بہی جوہر تیغ اثر دیکھا
نکلنا حسرت دل کیا چلی آتی ہین سو عمر — خیال زلف کیا آیا بلاون نے یہ گہر دیکھا
تماشا یا صرکی ہمنی تجہی اپنی نقش ہستی کو — تیری دلمین نہ اوکا فرکچہ الفت کا اثر دیکھا
ہوا راہ رضا مین خاک جو پا ابر ہی و — گہر کی پلی پہ یہ ذرہ گرد سفر دیکھا
الہی پردہ رکہا چشم خورشید قیامت سے — ترا ابر کرم پہ گوشہ دامان تر دیکھا

تصدق جوہر اوس خلاق کی عاجز نوازی کا
یہان ہر ذرہ گردیتمی کو گہر دیکھا

کس آب و تاب سی نکلا ہے سینا روئے جانان کا — چڑہی آج پانی چشمہ مہر درخشان کا
ہوا ہر برگ گل ہمرنگ اوراق پریشان کا — کیا اثر تری جلوی نے شیرازہ گلستان کا
ترقی پر اسیرون ہی رونا چشم گریان کا — نمو پیدا کریگا دانہ زنجیر زندان کا
کمال حسن نے بخشا ہی رتبہ ماہ تابان کا — ستارا کیا ہی چمکا ہی تری ماتہی افشان کا
زمین پر ایا حیرت درخ اطہر سی افشان کا — بیکار ا مین کوئی تہنڈا ہوا سیپارہ قرآن کا
چھپونمین دیکھکر جلوہ یہ خال روی جانان کا — ہوا ہی مور بہی مسند نشین ملک سلیمان کا
گلوری کہائی رنگین ہو جاتی زبان منہ پر — دکہائی لال مجہلی مجکو چشمہ آب حیوان کا

[illegible]

نمایا ہی شہر ہفت گیتی تجکو خالق نے
بنی ہی ہات شمع تنگ انگشت تہنا اپنی ہیبت سے
طلسم حسن سی ہین دو رعوض یا نچی الفین
اشارہ سنی رخ گلگون قبانی کا جو وعدہ نے
دکہائی صاف صورت نو عروس عشق و عشر
نہین دیر کار ہی ہو نقش باریک و قت تیز
زیارت ہو رخ و محراب ابروی ہلالی کی
حکایت عشق کی نکلی ہی میر طبع نگین سے
تمہارا دیکھکر منہ لوگ پڑہا میرا دیوانگی
چہلک و تک رخ تو نیستی نہین جاتی ہی بستر
اوٹہا پردہ دوئی کا چشم وحدت بین سی وا
گمنہ کیا ہم جو بندکو حسینان کرتی رہتی ہین
ہوا جب خط سپید کی قیامت سر سے
بدل جاتی ہین موقع اپنا پاکی سو بہائی
ہو ہی جو حرف اصلی قبل منصف جود و

ترا اسکہ ہی کہ داغ غلامی ماہ کنعان کا
گمان اغیار کی محفل پہ ہی بزم خموشان کا
عجب یان کہانی مین ہی عالم اونکی ندا نگا
ترا ابرو کلید قفل ہی باب گلستان کا
بنا ہی آرسی مصحف مجہی خسار جانان کا
کہ ہی بار دل فروزانیا شعلہ آہ سوزان کا
دکہائی تجکو تو حیدی کا جلوہ حسن جانان کا
سبق مجہسی لیا بلبل نی اوراق گلستان کا
سوم مین سیری ہوگا درس س عالی نگا
تری تلوار مین پانی ہی جو نی برق سوزانکا
رخ بت سی نظر آتا ہی لامع نور ایمان کا
خدا نی ذکر قران مین کیا ہی حور و علما
دلیل حشر ہی اور نا سواد خط قران کا
بہر سوا کیا زندہ مینو نکی قول عہد و پیمانکا
تماشا قتل گہ کا ہی مطالع میر دیوانکا

سیر ہی اوس بت کی گرمی تو قبول آتش ای جو ہر
بھلا ہندو کی مردہ کی طرح زندہ مسلمان کا

[illegible]

یاد آگیا ہی میری دل سوختہ کا حال
انسو ٹپک پڑا ہی جو مرغ کباب کا

تصویر اونکی روہی کتابی کی کہنچ گئی
لکہا گیا جواب خدا کی کتاب کا

تمکین سی وہ چپ ہین تو حیرت سی ہین ہم
گویا جواب ہی یہ دہن لاجواب کا

ای شک ماہ تم جو خراماں ہو فرش پر
اس چاندنی پہ بہی ہی گمان ماہتاب کا

کسطرح تو چہپی تری ہاتہو نہین کہ صفحہ
ہر اک ورق بنا ہی ورق آفتاب کا

صورت کو اپنی دیکہتی ہین آئینی مین وہ
ہوتا مقابلہ ہی خدا کی کتاب کا

دنیا کی منہ ہی ہین سیخ پہ بہی وا ای نصیب
چہنٹا ہوا اتہ رہا ہم سی مرغ کباب کا

مالک جو ہو وزیر ہی اک دن زوال شاہ
دیکہو زحل سے کے سال گہن آفتاب کا

حاسد کی آنکہو مین ہی سماں دن تو غم نہین
کیا سوجہی شب بیدی کو فروغ آفتاب کا

جو ہیر گلی کو کاٹی پیری مین تیغ سے
گذری اگر فراق مین عالم شباب کا

جاری ہی عین خلد مین دریا شراب کا
قرآن کی روسی شیخ ہی رہتا شراب کا

تازی ہی ہیکی بعد فنا قبر مین بہی روح
رکہہ دیجیو سرہانی قرابہ شراب کا

رندو میرا جنازہ وہین جاتی ہی غسل
بہتا ہوا جو ہو کہین دریا شراب کا

ہو کر لہو بہی جو ہیون ہجر مین شراب
نشتر لگائی حلق مین کانٹا شراب کا

اونہو نگا کب لحد مین سوال و جواب کو
جب تک فرشتی دینگی نہ چہینٹا شراب کا

دام نگاہ مست کا ساقی اسیر ہون
پڑتا ہی میری حلق مین پہندا شراب کا

٨

دیکھکر یہ تیری ماتھی کی چمک چاند کہتا
تجلی تیری جو تیرا شعلۂ رخ یاد آیا

یہ تمہیں ہو کہ سکہاتی ہیں پریاتی ہیں (زینت)
ای تبو عشق کا فن مجکو خداداد آیا

دیکھی خنجر میں تری شکل شہادت اپنی
سامنی طرفہ یہ آئینہ فولاد آیا

سچ بتادی تجھی اس عالم نسیان کی قسم
میں بہی او وعدہ فراموش کبھی یاد آیا

خون ناحق نے میری خود لیا اپنا بدلہ
میری لاشی پہ لہو رونیکو جلاد آیا

لی اوڑا دلولہ کو سوت دل سودائی کو
سامنی جب کوئی محبوب پریزاد آیا

وجد کرتی ہوئی قالب سی نکل آئی روح
رقص اوسکا ہو وہ سرنج مجھی یاد آیا

خود بخود گہر سی کبھی مجکو نہ بلوا بہیجا
اپنی دلسی نہ کبھی آپ کو میں یاد آیا

روح کیا کیا غم فرقت میں تریکر نکلی
رحم مجکو نہ مگر او ستم ایجاد آیا

چرخ میں آئی فلک عرش پہ پہنچی (اونہا)
حشر میں جبکہ ترا مورد بیداد آیا

اپنی قالب سی جدا... ہوئی پائی
شمع میں جو تیری وصلت کا مزا یاد آیا

می جدائی کا شب وصل آیا ہی خیال
مسکرا او نہی جو تم سچ کہو کیا یاد آیا

حالت زاری بلبل کی اثر دکہلایا
نالی کرتا ہوا گلزار سی صیاد آیا

آج کیا ہی کہ تمہیں سابقی یاد آئی قدم
بعد مدت کی فراموش سبق یاد آیا

سر بلندی میری اقبال کی آج نصیب
آ گیا گہر میری وہ غیرت شمشاد آیا

در دو اپنا الہی نہو دشمن کو نصیب
سر کو پہوڑ ا جو غم کوہکن یاد آیا

صحبت دختر قاضی سی بگڑ آیا ہوں
کوئی قاضی سی یہ کہدی کہ تیرا داماد آیا

[illegible]

گئی دل کر کے مسرور، نہی نکلی تو صد ادیکها
جدا سارا زمانہ ای بت و میان و دان چاکا
نہ مانو تم یہ میں بوسہ تو تم سی ہو نہیں کا
رہا کرتی ہو دیکھیں دو کرا یہ خانۂ دل کا
بہت دشوار ہو جانا ہی مجھنا بحر میں دل کا
جدا و بعض یہ بہی اپنی سوا ای و قرینہ مشکل
عجب عشق حقیقی کا ہی

[illegible]

ہوئی جاتی ہین اہل مال تسخیر ایک عالم
یہ دست آو نیری ایک مثل کشت تمنا کی

ترا نقش قدم کیا اپسی ہی ہی نقش عالم ملکا
تمہارا ای پری گیسو بھی کیا پٹہ ہی عالم ملکا

وہ اس تیغ زبان سی لین جو ہر صاف کہتا ہی
فصاحت سی مری دم بند ہی سحبان وائل کا

شیرین کلام کتنی ہو قایل ہون بات کا
عنچہ دہن تہا تنگیا کوزہ نبات کا

کیونکر بنا ابا تمہین مٹھی بات کا
دل ہی پری ہی یا کوئی کوزہ نبات کا

دریا مین کلیان آب بخش سی جو کین
پانی مین آگیا اثر آب حیات کا

لپٹا جو وصل مین بت شیرین ادا سی مین
ہر رگ بدن مین ہو گئی رشتہ نبات کا

غذ ہون پر ایک بت تلخی جنین سیان ہوا نزدلو
ٹھہرا مین حق پرست پرستار لات کا

توڑو نہ سلسلی کو محبت کی میری جان
ایسا نہ ہو کہ قطع ہو رشتہ حیات کا

اوس گلبدن کی بو سی معطر کیا دماغ
ممنون ہون نسیم تری التفات کا

مانند صور نالی کرینگی فراق مین
آنا ہمارے سر پہ قیامت ہی رات کا

ہو کلک نیشکر جو لکھون تیری وصف لب
چشمہ ہو آب خضر کا چشمہ دوات کا

شیرین کلام ہی ہیرو شیرین ادا ہی ہی
نامی کو اونکی چاہیی کاغذ نبات کا

کرتی ہی بحر فکر دو عالم سے بر کنا
ہی کشتی شراب سفینہ نجات کا

بخشیگا حشر کو وہ غفور و رحیم ہے
جوہر امیدوار ہون اوس سے نجات کا

۱۰

دور میں تیری یہ پہونچا چرخ عالی پر دماغ
ساقیا مینا سی مے بھی چرخ مینا ہو گیا

ہو گئی تعلیم مستی سے تری ہر پیسی وا
پیر گردوں دینہ کہا کر ہزیلا ہو گیا

دیکھکر وہ قد موزوں ہکا بکا حیرت زدہ
اونکی آگی مصرع شمشاد سکتا ہو گیا

چاند ہر اک ماہ وعدۂ وصلکی ٹلنی سے لگے
ہر مہینا اب تو خالی کا مہینا ہو گیا

ہے روش سی کیوں گریباں میں یا حالِ غم
کیا وہ شور انگیز محشر جلوہ پیرا ہو گیا

آسمان پیراہ نواک ماہی پی اسے بھی
بام پر وہ بحر خوبی جلوہ گر کیا ہو گیا

ہو گئی سن سننکی وصف سرو قد حلقہ بگوش
عاشقوں کو طوق قمری عشق بالا ہو گیا

غرق ہونی کو کنارے جو کہڑا ہی سرو باغ
منفعل قد سہی سی اونکی ایسا ہو گیا

تم جو گلشن سی چلی چلنی لگی باد سموم
ہر گل رعنا چمن میں سم کا پیالہ ہو گیا

جادو ہی چشم سیہ کا یہ تصور کر گیا
تل تمہاری انکہ کا دل کا سویدا ہو گیا

نشہ میں ابروی ساقی دیکھکر کہتا ہے ہنوز
دو وقتع شمع جسنی سار الطاق کالا ہو گیا

نسر طائر مرغ آبی چرخ دولابی سی بھی
آنسو نکالا اپنی کیا طوفان برپا ہو گیا

فیض مقدم سی ہوا آباد تیری او نسیم
آج فیض بادشاہی اپنا بنگلا ہو گیا

چرخ چارم پر مسیحا کی زیارت ہوسکے
جلوہ گر جو منزلی پر جسبہ ثریا ہو گیا

سامنی لوٹا کرتی ہیں سینی پر ... دن
کاکل پیچاں اونکی جیسی سودا ہو گیا

رشک سی جو ہر عدو جل جلکی کو آتش ہوا
جب سنا اپنا کلام گرم ٹھنڈا ہو گیا

۱۱

[illegible]

پیام موت ہی نازل ہی آسمان ہوتا
صبا میں ہوتا اثر گر تری تبسم کا
شگفتہ غنچہ منقار بلبلان ہوتا
تمہاری چوڑی کی سبزش کبھی جو کھل جاتی
نہ چلتا پیچ کوئی سبز پہلوان ہوتا
تمہاری منہ سی یہ مجھ کو بو سمائی ہی
چمن میں سامنا کرتی جو عطردان ہوتا

مسیح درد محبت کی کیا دوا کرتا
تری مریض کا کیونکر ضراجدان ہوتا

یقین ہی خضر سر راہ ڈوبنی آتی
اگر یہ چاہ زنخدان کوئی کنوان ہوتا

قبول کرتی جو بت تم بھی زاہد و سجدا
یہ سجدی کرنی کہ سر وقف آستان ہوتا

شب فراق بہ از روز عید ہو جاتی
وہ ماہ رو کبھی مجھ پر جو مہربان ہوتا

خدا کی گھر میں ابھی جا کی کرتی سجدہ شکر
ہماری گھر میں رہ کافر جو میہمان ہوتا

یسان شمع سر بزم سر کٹا دیتی
وہ شعلہ رو جو کبھی گرم امتحان ہوتا

یہ بیت خانہ ویران مرت جلوہ دکھلا
فروغ حسن ترا نور لامکان ہوتا

نہ مسیح کی ہاں مجھ کو پہونچا تا
تمہارا بام اگر چارم آسمان ہوتا

کسی سی ہوتی کب آلودہ یار کی لب لعل
کہان ہی آتش یاقوت میں دھوان ہوتا

ستون آہ نی میری ابھی سنبھال لیا
وگرنہ قصر فلک گر کی لامکان ہوتا

سرشت افعی گیسو بلای جان رہتی
یہ اک پیچ ہی کرتا جو پہلوان ہوتا

بہوائی طبیعت شگفتہ ہی ساقی
ہزار رنگ پہ گر جوش ارغوان ہوتا

اوڑھا کی دامن اگر چلتی تم صبا کی روش
ہر رنگ غنچہ گل خار بوستان ہوتا

دکھاتی وہ جو دل صافی میری جلوہ
پری اونکا شیشہ دل ہی پریستان ہوتا

وہ اپنی ران پہ سر رکھی کاٹتا جو ہر
یہ آرزو تھی کہ قاتل فراجدان ہوتا

نقاب سی رخ روشن اگر عیان ہوتا
چراغ طور کا موسی تجھی گمان ہوتا

[illegible]

کہا جاتا ہے اگر بخیہ مری زخموں کی دامن کا
نکلا اسی میں چشمہ خون کا چشمہ تیری سوزن کا

دم جامہ دری دہیان کسکی سر رشتے کا
سنا ہی چاک جیب صبح محشر چاک دامن کا

رخ رنگین پہ کیس رشک چمن کا عکس افگن ہے
گماں ہی جانبہ آئینہ پہ صحن گلشن کا

جنون روز ازل سی مجہی اک سر وقامت
لب ساغر طوق قمری اپنی طوق گردن کا

گرایہ چار دیواری وتہا سیل سے جنجیر
دکہادی قصر تن کو کاٹ قاتل آب آہن کا

بہائی چشم نرگس اشک گل پہ ہائے گریبان کو
اوڑالی تو اگر انداز بلبل سیر شیون کا

زمانہ تیری دور قفس میں جلکر ہیں تا کہ
نئی گردش کہاتا ہی ستارہ دود دامن کا

نہیں مرقد ان ہی یادِ اشک آنکہوں سی بہتا ہے
حباب بحر گنبد ہو گیا ہی میری مدفن کا

گراں ہے دوش پیر ابجیون شوق شہادت سے
کہیں نخچیر گردن میں اثر ہو تیغ آہن کا

تپ عشق سی جلا کرتا ہے اکیل تیر بعد رفتن میں
نکیون ہو سینہ سوزاں اپنا شبنم گلخن کا

نہیں کم بادہ کی دور سے قاتل اوڑی گردن
خم شمشیر سی خجلت سی جہکنا سر گردن کا

سقدر میں جو لکہی ہی وہ ہر صورت سی ہوتا ہی
بشر کو محض نادانی ہی شکوہ دوست دشمن کا

جو کی اے محتسب عقت قسم ساقی کوثر کے
نہ چہٹا حشر کو دست سبو ہو گا دامن کا

کشش عشق کی وہ اپنی دل آیا پہلو
اثر ہی جذبہ الفت میں مقناطیس و آہن کا

ستانا شیشہ جانوں کا نہیں تو سخت ہی اچہا
کسی کا شیشہ گر ٹوٹا تو نقصان ہو گا آہن کا

بنا تو وہ لبیں مردن بہی سر خاک کا جوہر
رہا بعد فنا بہی میں ہدف ادبار و گرافگن کا

ایضاً

ہم میکشوں کی اتہوں نے لی کی ساقیا
سفنی ہیں محتسب کبہی باشیشہ و جام کا
زاہد ہی سبب سی ہیں برہما نہیں
وہ ان میں بہی ہی ذکر حلال و حرام کا
جانا نہیں ہی دل کسی کا احترام
تاریخ کر لیا میں ستا نا مو سس نام کا
دل ہی ہماری جان کو جانا جو عشق بد کا

[illegible]

حضرت دل نے بہسا یاد الم الفت میں
جسکو ہم سمجھے تھے زنجیر وہی زیور ہو گیا

اے جنوں نہ ناتوانی پہ وہ جو ٹھہر سکتا نہیں
جادۂ صحرا بھی زنجیر آہن ہو گیا

مر گیا میں یک جلوہ ترے تعویذ کا
سر کا تعویذ اب تجھے تعویذ بدن ہو گیا

اپنی بے رفتی سے بنی ریگ رواں [illegible]
دامن صحرا جنوں دریا کا دامن ہو گیا

[illegible] تنگ ہے کسطرح ہے مرغ دل
دست رنگین یار کا شاخ نشیمن ہو گیا

گر جوشی کرکے پگھلا یا دل سنگین یار
موم گرمی محبت سے یہ آہن ہو گیا

آنکہ تصویر کی جو سمجھا نہ ہم تہے نہیں
آنکھ کا پردہ بھی کیا کم [illegible] چلمن ہو گیا

اے بت چین شاخ گیسو کے شاخ [illegible]
طائر دل کا [illegible] نشیمن ہو گیا

خانۂ زنجیر سے نکلی رہائی ہو سکے
جا نکلا آہو لیسے اپنی نہ رم آہن ہو گیا

پھول انگارے بنے بلبل کو جلکر کباب
گلشن آتش سے [illegible] گلخن ہو گیا

ناتوان جسد سے کر کے قاتل نے تیغ ابدا
یہ بڑا پانی کہ میری نامہ گردن ہو گیا

میری در و آکے آیا ہے یوسف [illegible]
دیدۂ یعقوب ہر یک در کا روزن ہو گیا

یاد دنداں میں نکلتی آتی ہیں الماس اشک
جسم خاکی جو ہر اب میری معدن ہو گیا

بتو نسی ملکی تم سے حظ اٹھا آشنائی کو
کہاں تک عشق رنگین ہو و نغمہ جدائی کا

اور سہا یا زندگی بھر صدمہ جدائی کا
تجھ بلبانہ تغیر زاغ باغ آشنائی کا

دم رفتار بوسہ لیتی ہے پائے حنائی کا
ستارا کیا ہی چمکا ابکی آرام پائی کا

۱۳۱

[illegible]

لاکہ اوٹھائی آدمی پردہ و تدبیر کا ۔۔ کھولنا ممکن نہیں قفل در تقدیر کا

باغ میں یاد آیا جب وہ ناوک انداز ادا ۔۔ شاخ گل پر بنگیا ہر غنچہ پیکان تیر کا

اے نگہبان بیابان ہیرہ ہو شوق میں ۔۔ بنگیا ہون مرو یکسر دیدۂ زنجیر کا

کھیت کو کشتوں کی کہتی ہو کہ ہو جائیگا سبز ۔۔ اب برسائیگا کیا مینہ آب شمشیر کا

اے فلک ہمکو ستا کر ہوگیا تو روسیاہ ۔۔ کیوں اثر دیکھا ہماری نالۂ شبگیر کا

میں نشانہ بنگیا ہاکا جو تونی غیر کو ۔۔ توڑ ڈالتا آج اے سفاک دیکھا تیر کا

ہوگیا ہوں اک طلائی رنگ کی الفت میں زرد ۔۔ بعد مردن خاک میں ہوگا اثر اکسیر کا

تیری قبضے میں ہے او سفاک مرگ و زندگی ۔۔ رشتۂ عمر اپنا ہی ڈورا تری شمشیر کا

بال ڈنکی کھل گئی سر پا میں نسیم غسل ۔۔ ہوگیا ہر موج پر پیچ گمان زنجیر کا

ابروؤں خنجر سے تیری نکل جاتی ہے جان ۔۔ یا کوئی ادہر ہے جوہر قاتل اس شمشیر کا

تو نی دہانکا دیکھی اور بت اپنا دیوانہ کیا ۔۔ سبحۂ زاہد میں عالم کیوں نہو زنجیر کا

خون جو میرا بہا تلوار پر کہتی ہیں وہ ۔۔ آج بہولا ہے جہین کیا جوہر شمشیر کا

جسکو دیکھا اک نظر تیر یا وہ جھیلی کی طرح ۔۔ یار کا تانکہ ہے یا دام ماہی گیر کا

جنگ پر جب ہو نہ کیوں آمادہ وہ قاتل ہے ۔۔ خال اور ابرو میں ہے عالم سپر شمشیر کا

حل کیا اک دم میں عقدہ عاشق دلگیر کا ۔۔ تیغ قاتل ہے نمونہ ناخن تقدیر کا

آدمی عاقل کبھی نازاں نہو تدبیر کا ۔۔ سچ کہا ہے جو اصر ہی وابستہ ہے تقدیر کا

۱۵

رگ دل پر نہ لگا نشتر مژگان سے کسیکے
کیا عجب ہو جو رگ ابر سے بھی خون پیدا

استخارہ کرون کیا گھر سے تری جانیکا
دانہ اشک کی تسبیح تو کر لون پیدا

دور گردون سے ملی کیا مئے سرجوش طرب
کاسہ سر تو ہوئی ہیلی ہے و اثر دن پیدا

ہم بساقی مین پیالے کی عوض خون جگر
کیا عجب جاے عرق جسم سے بھی خون پیدا

چشم مسکین سے جو تم زخم جگر کو دیکھو
اوسکی انگور سے ہو بادہ گلگون پیدا

بوسہ اوس بت کا نہ لون کیجی مین تیھر
مثل آئینہ ہمین دیوانہ ہوا ہون پیدا

نگرون گر تری انکھون کی نجابت سے ہنر
پھول نرگس کا ہوا کس لئے وا ترون پیدا

صورت فاختہ ہے طوق کا وحلقت مین
بید کیطرح ازل سے ہوئی مجنون پیدا

تو ہی خونخوار جہان کیا ہی عجب القاتل
ہو پسینے کی عوض جسم سے گر خون پیدا

لو یہ است سبھی مکافات عمل سے چہٹی
منبع زہاد کی خاطر ہوئی افیون پیدا

کر لیا شاہد معنی کو عمل مین جو ہر
مثل ناسخ نہین اب صاحب مضمون پیدا

او چرخ پھر رخ شب ہجران دکھا دیا
پھر تو نے مجکو موت کا سامان دکھا دیا

گردش کی سرد گرمی بازار آفتاب
جس روز داغ سینہ سوزان دکھا دیا

دیکھی نہ تھی ستارے کبھی گرد آفتاب
اوسنے طلسم تازہ افشان دکھا دیا

مانند نوح کشتی سے لیکی چلد آ
ساقی وفور گریہ نے طوفان دکھا دیا

ہے گرد جسکی سامنے صحرائے حشر سے بھی
وحشت نے مجکو ایسا بیابان دکھا دیا

۱۷

نصیب وہ دن یہ ہی ہونگی اسلیے
کہ وہ مہرو شب یار ہوگا ہمارا

تمنا تھی مرنے کی لو مر گئے ہم
اک تمہیں جان مرنا ہمارا

وہ ہون ایسی سیدھی ٹیڑھی کہی ہو
نہوگر کچھ نصیبا ہمارا

ہلاتی ہین نالونسی ہر شب فلک کو
کہین جاگ اوٹھی بخت خفتہ ہمارا

ہوئی جیسی وحشی ہم الفت مین اونکی
الٰہی اونہین بھی ہو سودا ہمارا

اگر اپنا اللہ ہی دوستی پر
تو دشمن سی کیا حرج ہوگا ہمارا

ابھی قدر کہلتی نہین جب مرونگا
تو کہی گا تہا ہای شیدا ہمارا

تصور مین بیٹھے ہین گی اوس ماہ تک ہم
فلک سیر ہے آج گہوڑا ہمارا

ہنسو جسکی رونی دو آفت زدہ مین
یہ کیا دیکھتے ہو تماشا ہمارا

یہی تہا تقاضا محبت کا ہی سے
نہ لاشا بھی اگر اوٹھایا ہمارا

نکل جای دم اونکی زانو پر اکرن
یہی مدعا ہے خدایا ہمارا

یہ لاغر ہین ہی ضعف اعجاز اپنا
نہین دیکھنے کو سمایا ہمارا

نہ کی گنگہو چوٹی کئی دن تک وسننے
کیا غم تو باری بہت سا ہمارا

گلا کاٹ کر اوسپر جاہین جوہر
یہی چاہتا ہے ہمیشہ ہمارا

رخ کو جب اوسنی بی نقاب کیا
مہر کو دیدہ پر آب کیا

کعبۂ دل صنم خراب کیا
آپ سے دیکھیا بڑا ثواب کیا

ہو جاے جوش سے کہیں سیلاب قتل سبزا
تا کی مدام کہائیں غم ابر بہار کا

خنداں کیا گلوں کو تو نالاں ہیں عندلیب
وہ لطف ہی تو ہے ستم ابر بہار کا

موقوف ابر برشکال نہیں اپنے اشک سے
محتاج تھا نہ چشم جسم ابر بہار کا

کاغذ کو رشک کاغذ ابری بنا دیا
مضمون جب کیا رقم ابر بہار کا

ہواں تخل شمع شعلہ ہے جوہر میری بہار
گلشن پہ چاہیے کرم ابر بہار کا

گاہ گاہ اب سطرف انکا گذر ہونے لگا
رفتہ رفتہ نالۂ دل کا اثر ہونے لگا

پھر دہان تنگ کی بوسے پہ تکرار ہونے لگا
فتنۂ ناحق کو ذرا سی بات پر ہونے لگا

روتے روتے ہو گیا ٹکڑے کلیجا درد سے
تم جو پہلو سے اٹھے پہلو میں جگر ہونے لگا

ناتوانی حسرت دیدار میں بڑھتی گئی
جسم شوق دید میں تار نظر ہونے لگا

آ گیا آنکھوں میں تصور تار و نگاہ بند ہا
چشم میں ہر موئے مژہ موئے کمر ہونے لگا

تم وہی پہلو سے جب دم نزع حالت ہوئے
جان کی جانے کو سامان سفر ہونے لگا

جب رحمت کی بہر و بیر در سے اقتدا
اوبت کافر بھلا کب تیر اثر ہونے لگا

جا کے پھر آتی ہی تیر بار کشتی کی طرح
آہ کا اپنی کچھ اب ولتا اثر ہونے لگا

مغز میں بو لی نزاکت کس کے گیسو سے
عطر جب ملنے لگا یا درد سر ہونے لگا

ہو چلا قد سہی میں اونکی پیستا نکا او بھار
تخل اسید دل بنا بار ور ہونے لگا

میری صحبت سے نہ تیرے دل میں کچھ تاثیر کی
صحبت اغیار کا کیونکر اثر ہونے لگا

جب بندھا مضمون اونکی عارض گلرنگ کا
موم ہو سنگ اگر آہن ہو دل سنگ کا
تالی سکھلاتا ہی عشق اوس گیسوئی شبرنگ کا
دیکھی نقشہ جو مری شاہد گلرنگ کا
کیا تلون ہی کبھی ہوتا نہیں یکسان مزاج
شمع کیا روشن ہی اونکی شعلۂ آواز سی
وسعت صحرا مجھی بن جای تنگی قبر کی
تنگئی میں حلقہ ہای گوش زہرہ دا ہی
تول لی نظروں میں بیا عشق جنس جو
زینت دل ہی شہ خوبان تیر جلسوی سی
تہی بتان سنگدل کی زیر بار عشق ہم
یہ اندھیری میں سنسنی دیکھا نہ روئی رو
تم تو ہو لی رحم منہ دیکھی کی الفت ہی
عاشق صادق جو ہیں ناموس رکہتی ہیں
تیشہ فرہاد ہی فرق تمکین ہر ناخن اسی
اوس رخ پرنور پر کیا خط کا اندیشہ
چار عنصر کی جدائی ہوگی اک کا تین

بیت رنگین میں تیری عالم ہوا از رنگ کا
لحن داودی تقاضا یار کی آہنگ کا
طایر دلبر گمان ہی مرغ شب ہنگ کا
رنگ اوڑ جاتی ابھی مانی تیری از رنگ کا
آسمان سی ثرہ کی سیکھی ڈھنگ تم نیرنگ کا
صانع تاہی گمان فانوس پر مردنگ کا
زندہ درگور اب کری سودا وہان تنگ کا
گوش زہرہ چاہی کسکی نغمہ و آہنگ کا
اس ترازو میں نہیں ہے کام کچہ پاسنگ کا
حسن عالمگیر تیرا زیب ہی اورنگ کا
سینی پر مرقد میں ہی بار گران ہی سنگ کا
گور بھی حلقہ ہی ہمکو گیسوی شبرنگ کا
صاف ... دن جسم آئینہ ہی دل ہی سنگ کا
بلبل و پروانہ کو کیا ہی نام و ننگ کا
یا الہی کیا ہی یہ سینہ ہمارا سنگ کا
کب خط آئینہ خورشید کو ہی زنگ کا
ذوق اوس سفاک عالم کو ہوا جو رنگ کا

او تمہارا کہنا نہیں لاتی ہم تمنا آپکی کل پر
رہی دل ہی ... کیا ہم و سازندگی کا
تمہارا دیکھی ہی اونکی کان ان فقروں کو ہیں
وہ بی ہمرہ ہی افسانہ سی جو تن سرانداز کا
ہم ہو تمہون سی دیوانوں کی آرزو
کہیں ہو اب جوان میں عالم کالی پانی
طفیل شعلوان ہی نامور ہی

تری پوشاک کی تاریخ فصلی لکہی جوہری
مبارک ہی پری پیکر دوپٹا چاند اسنے کا

دل کو کر کاکل دلدار کا سودا ہوگا
آہ طور دگر احوال ہمارا ہوگا

زاہد و خلد مین میوون کا مزا کیا ہوگا
نیشکر آنب انناس نہ کیلا ہوگا

سرو ست یک پر پیرو کا جو سودا ہوگا
نشہ عشق جہی دلو طمانچا ہوگا

تیغ ابرو کا تمہاری جو اشارہ ہوگا
خال کیطرح تہ تیغ زمانہ ہوگا

سب سی پہر جائیگا رخ ہوش نہ ہوگا اچھلا
ای پری تیرا جنون دلو طمانچا ہوگا

آجانا میری مرقد پہ کہین و نیکو
تم جو نہ ہوگی میری روح پہ صدمہ ہوگا

پہر مین گی خضر کی بہی تسی صحرا مین تمام
جادۂ دشت جنون اپنا مصلا ہوگا

وجد مین روح آئی ہے تیکی بعد فنا
قبر پر زہرہ ادا آ سے نہ تیکے گانا ہوگا

گر یہی صد ہی نہ انکی نہ آو صاحب
ہمپہ ہولی گا جو تقدیر مین ہونا ہوگا

خضر کیون پہرتی ہین جو تیغ ان جنگل
اونکو بہی کاکل پرپیچ کا سودا ہوگا

جان تی ہوئی الفت مین سوچتا ہو
ہم نہ ہونگی تو وہ محبوب اکیلا ہوگا

وصل کی دنیا کیسی بچ جائیگا نشتر تیغ
دم تمہارا جہی فسون مسیحا ہوگا

رنگ بدلا گل خورشید کا اینگا نظر
جلوہ گر بام پہ جب وہ گل رعنا ہوگا

بہتر انسان سی ہی نام خدا کا زاہد
حور اس حسن کی ہوگی نہ فرشتہ ہوگا

او گی تم آئینہ غیر و نکی کہان تک لی وصل
تم بہی تنہا کبہی بندہ بہی اکیلا ہوگا

[illegible]

قاتل کیا جو تیغ جہان کی تونی وار	بٹیر امیر اکرم سی تیری پارہ ہو گیا
برق نگاہ تہری سی اونکی جلا رقیب	بھڑکائی جسنی آگ وہ فی النار ہو گیا
ہین رقص مین ستاری جو دامن کو رکھ	کیا ہر ستارہ کوکب سیار ہو گیا

مضمون گریہ نظم مین لکھ بیجی یار کو
جوہر روان سفینہ اشعار ہو گیا

رخ پہر گیا اگر رخ دلبر بدل گیا	بدلی جو تیوریاں اونکی تو تیور بدل گیا
یکسان رہا نہ رنگ گل تر بدل گیا	نقشہ ریاض دہر کا اکثر بدل گیا
دیکھا وہ قد تو نقشہ سراسر بدل گیا	صوفی کی طرح حال صنوبر بدل گیا
صدقی یہ فرش خاک ملا ہا ہی فرش گل	نیند آگئی جو مجھکو تو بستر بدل گیا
کسنی نقاب آپکی یہ اوٹھتی ہی بام پر	کیون رنگ ماہتاب فلک پر بدل گیا
پہونچی جو میری آہ شرربار چرخ تک	چہنبر کیطرح رنگ ستمگر بدل گیا
کیا اس قمار خانہ عالم کا اعتبار	نردون کیطرح دم مین یہان گھر بدل گیا
ہوتی بنا ہی صاف اک ہوتا کا پہول	ای بحر حسن پہولونکا زیور بدل گیا
سرسبز ہوئی ہین ہی لب شیرین کلام سر	لی آج ذائقہ تیرا شکر بدل گیا
ہی بت سلی جنبناب تو لیتا ہی بوسی کیون	کیا شیخ جا کی کہیں مین تیہر بدل گیا
آتی سی تیری ہین در و دیوار آئینہ	آئینہ خانہ کہتی کہ اب گہر بدل گیا
کہتی ہین بست دامن تر کہکی شیشی پر	عیسی نے رنگ گنبد اخضر بدل گیا

۱۳

ای قمر گر تری وفا کی ستاری تابندہ کر
ناچہرہ تری ہین آنکہون کی ستان ہو جائیگا
وصل کا وعدہ یہ جو ہین خوشی کی سامان عیش
ای مقدر آج تیرا امتحان ہو جائیگا
قتل کرتا ہی یہ ہین گہر کر ناشنا
ہی دم جو ہین بیجان جان ہو جائیگا
کرتی ہین دو کی زبان دہن کتاب
چشم ظالم بر جمی عیان ہو جائیگا

[illegible]

عاشق حسن صفائی عارض دلبر ہو
خشت کل آب آئینہ لہو ہو جائی گا

تختۂ مشق سمجھکر سیکڑوں ہین کھیچو
چور دل بھی صاف مانند سبو ہو جائیگا

وقت ساقی بین مقتل بزم می تجائیگو
بادہ گلرنگ شیشی مین لہو ہو جائیگا

کاٹ ڈالونگا گلا گر تو گلی ملتا نہین
جان میری جائیگی بد نام تو ہو جائیگا

تیری آگی کہہ جو نکلین حسن مین ہمسر نہین
دیکھین گے آئینہ کیونکر روبرو ہو جائیگا

تو نکلد نیگی اب جو دیکھین گے مکان تجہیز
ایکدن ہمکو بھی گفتگو ہو جائی گا

اش ل بیا رزو کو سیراب ساقی تو پہ
کیا ملی کا تیور جام آرزو ہو جائی گا

شوق آرائش تو ہو او نکو سحر آنکی
تیکی آئینہ میرا دل روبرو ہو جائی گا

تجہیز الفت سے مدا یاہی وس ساقی کا دل
آج تو لبریز جام آرزو ہو جائی گا

شعلہ آواز بن جائیگا شمع انجمن
نغمہ ساز بزم جب وہ خوش گلو ہو جائیگا

دیکھتی ہین میری جانب چشم التفات
چاک دل تار نگہ سی اب رفو ہو جائی گا

پاس میری آکھڑا ہوگا جو گریبان دیکھ
قد ترا سرو کنار آبجو ہو جائی گا

کھولتی ہین کہکی آئینہ وہ اپنی زلف کو
حال چاک دل عیان آبجو ہو جائیگا

ای بہی قدہی گر ناز و نزاکت کا تنگ
تیری شانی سی صنوبر ناز ہو جائیگا

ابروی قاتل کی ای جوہر جو مضمون باندھ لو
اپنی مصرع کو حکم اقتلو ہو جاسے گا

تو بھی وجبریل سن لے مرتبہ اصنام کا | زینہ ہو بین ہی سدرہ اک صنم کی بام کا

[illegible]

خدا کی ذات حرف و صوت سے جو ہے منزہ ہے
منزہ ہوں کس طرح میں عاشقوں کی جلسازی کا

گو دود جگر دل سے نکالا نہیں جاتا
پر سینے میں ابدال سے سنبھالا نہیں جاتا

رندوں کی سنائی نہیں دیکھیں ہیں جو
تماشا ہے آج اوچھالا نہیں جاتا

اس صندی کا دل ہو نہیں سکتا ہے سنبھل
وہ پیچ ہے یار تو کس سے چھوڑا لا نہیں جاتا

چین آتا نہیں بے بہی ہے ہر بینی شب
اب تک بے قدم گھر سے نکالا نہیں جاتا

اسے سوہبت روز دستی ہی جانے دلین
بیٹھی دو گھڑیاں کو نکالا نہیں جاتا

گو وصل کی مژدہ نے چھوڑا یا بہت ہمی
اب تک وہ طبیعت کا کسالا نہیں جاتا

دو لوٹ جو یار جو چھانہ دل سے
اس گھر دیا مشت تیالا نہیں جاتا

کیا دلیں سی رکھ جاتی ہے سرہانے
صاحب کا سبھی چھیلا انا نہیں جاتا

جیسی دو وادیں خواب میں ہم دیکھتے ہیں جو ہر
یوں کون سا ارمان نکالا نہیں جاتا

یہ نفس وہ سرکش ہے کہ مارا نہیں جاتا
یہ جن ہے کہ عامل سے اتارا نہیں جاتا

گو فیض ہے سیماب کی رشتہ ہے سر اپنا
اب ہوش میں ہی نکارا نہیں جاتا

مہتاب قمر قسمی یہ اعلیٰ ہی فلک پر
گر آہ کا تا چرخ شرارا نہیں جاتا

صرفی یہ ہنر اونکو ہوئی سیری ہی
کاندھا سے جنازا ہی اتارا نہیں جاتا

کس طرح سے جاینگی سبھلا گھر سے تماشے
دنیا سے ہی وہ ہی سدھارا نہیں جاتا

[illegible]

۴۴

ہی لیلی ہی صورت مجنون — نم اوٹہا دو جو پردہ محمل کا
بزم مین وہ قمر ہی جلوہ فروز — یکہ روشن ہی ماہ کامل کا
آسینے کو نہ روبرو رکہو — کوئی پیدا نہو مقابل کا
نظر آتا ہی دار پر منصور — جلوہ انگشت پر ہی کب تل کا
آرزو وصل کی نہ بر آئی — رہگیا دل مین حوصلہ دل کا
پہنی منت کی یار سے نے زنجیر — شوق تازہ ہوا سلاسل کا
وہ گرہگیر زلف آئی نہ ہاتہ — کہلا عقدہ نہ میری مشکل کا
درد دل ہو تو تمکو ہو معلوم — حال جانو کسی کے کیا دل کا
ہی کہاں وہ چراغ خانہ حسن — اشک روغن ہی آنکہ کی تل کا
حاسدون سی نہ کیجیے تقریر — خامشی ہی جواب جاہل کا

جان اوسکی ادائی کی جوہر
کشتہ ہون تیغ ناز قاتل کا

ہی شور بزم عیش مین جانان گذر گیا — پریان پکارتی ہین سلیمان گذر گیا
کس سی کہون وہ شمع شبستان گذر گیا — کیون صبح ہوگئی مہ تابان گذر گیا
وہ ولولہ وہ ذوق وہ ارمان گذر گیا — پیری مین شوق دید جوانان گذر گیا
زاہد کو ہوجو عشق کا سودا تو پوچھیی — اب وہ خیال حرمت ایمان گذر گیا

[illegible]

خون عشاق سی ہولونکی بھری بھجاتا
ہیچ ہاتہ مین گروہ گل خندان لیتا

جان دیتا کو وہ اک تیر چہی نگہ کا پھر
سہ پہ کیون خنجر قاتل کا مین احسان لیتا

عکس رخسار سی گلدستی کا دہوکا ہوتا
آئینہ ہاتہ مین گر وہ گل خندان لیتا

طائر رنگ حنا نکی لیٹا صیاد
ہاتہ مین تو جو ہمارا دل نالان لیتا

ہو گئی خوش جو ہر اپنی جامی سی باہر ہوتی
ہاتہ مین قاتل اگر شمشیر عریان لیتا

طاعت نکی خدا کی نہ عشق صنم کیا
سجدہ کیا نہ بت کو نہ طوف حرم کیا

نامی کو موج بحر روان یکقلم کیا
مضمون گریہ یار کو جہنی رقم کیا

سفاک تیری راہ مین ہم سر کہل چلے
لی خط سرنوشت کو نقش قدم کیا

ای باغبان لکہی گا مگر حال عندلیب
کیون شاخ گل کو تو نے چمن مین قلم کیا

گلگشت مین ہلائی نقش قدم سی گل
صحن چمن کو یار نی باغ ارم کیا

کہیچا ای لوح سیم پہ تصویر مہ جبین
خط جبین یار کو نقش درم کیا

اس درجہ محو نغمہ کیا حال آگیا
مطرب نے اپنی حال پہ کیا ہی کرم کیا

محرابون مین ہین ابروونکی مردمان چشم
ان ہندوون نی کعبی کو بیت الصنم کیا

رکہتی تہی نقد جان کیا قاتل کی نذر او
اک سر تہا وہ حوالہ تیغ دو دم کیا

آگر نہ وصل یار حسین ہی سے
ای عشق تو نی نفت ہمین متہم کیا

دہیان آیا جب دہن کا ہو نہ تنگ سی
آتی کمر کی یاد تو قصد عدم کیا

۴۵

وہ مہ کامل جو پہلو سی کنارا کر گیا

[illegible]

دیا دل زلف کی سودا مین سب نے
یہ سارا ہو چکا عنبر ہمارا

یونہین ہون بعد مرنی کی سرفراز
کہین ٹھکراؤ اگر سر ہمارا

نہ کھینچی بند دم بھر سے کھینچے تیغ
ابھی کھل جاسے گا جوہر ہمارا

نہین پہنچی ہی قاتل سرخ تسلے
چڑھا ہے خون گردن پر ہمارا

اوڑایا اونکا شہرہ قاف تا قاف
ہوا احسان پریون پر ہمارا

جنونکی گرمیان ہی سر پر سے
رہا پھر سلامت سر ہمارا

اوٹھائین کی گرمی وحشت جنون سے
بنی ہے ہتکڑی زیور ہمارا

سمندر بھی اگر آئی تو جل جاسے
یہ وہ آتشکدہ ہے گھر ہمارا

انہین غیرون مین مشغول گنجفہ ہی
نہ کیونکر حال ہو ابتر ہمارا

نہ چمکا اس سے تجلے پر نہ چمکا
بنا ہی خال رخ اختر ہمارا

قدم رکھین گلی مین اوسکی کیونکر
جہان ہو وقف سجدہ سر ہمارا

کبھی ولکی نہ اوس کا ذقنی سن سے
نہ پہنچا کان تک گوہر ہمارا

نہ کیونکر ماہ کا چہرہ اوتر جاسے
چڑھا کوٹھی پہ [illegible] ہمارا

وہان رکھتی ہین گر سنگ و سی پا زیب
یہان ہی آبلہ [illegible] زیور ہمارا

کہا یہ آئینی مین دیکھ کر عکس
سکندر نے بنایا گھر [illegible] ہمارا

بسان جوہر شمشیر قاتل
سدا پر خون ہی دل جوہر ہمارا

ہی تیز زبانی سی بہت جانکی دشمن | سر دیکھو سر بزم گیا شمع لگن کا

ہنسکر لب نعلین سے میرا خون کیا ہی
مین کشتہ ہون جوہر دم شمشیر مین کا

درد جانکاہ ہی یہ دو باتوں مین کم ہو گیا
تیرا افسون ہی مسیحا کا مجھی ہم ہو گیا

یاس کی صورت بنا مین پیکر غم ہو گیا
بار غم کی کثرتوں سی نخل ماتم ہو گیا

جی وٹھا آنی سی تیری مرچکا تھا ہجر مین
کیا غنیمت مجکو ای عیسیٰ کا دم ہو گیا

راز الفت ادمین ہو محرم نجیونی دی مجھی
کب تری سینی سی اپنا تہ محرم ہو گیا

آ ای ہم قالین کی تصویر ان و شین تعظیم کو
کیا بیا یہ معجز عیسیٰ سے مریم ہو گیا

کون کہتا ہی طراوت بخش ہی باران
جلکی سینہ شوق مین اون کی جہنم ہو گیا

بی ادب جو اوس سر کاکل کو کہا
صورت گیسو مزاج یار برہم ہو گیا

اونکا سینا ہم جب لکھا کسی نی پاس سی
اوسکی حرفون میرا ہر حرف ماتم ہو گیا

ہجر مین فرقت لگی قصد ہی رو دیا
اذنتا سو دا ہر بلیا جتنا لہو کم ہو گیا

رو دیا او ستی تیری گل ہو کی
تو جو گلشن سی چلا ہر گل چشم پر نم ہو گیا

ہو گئی اشک میرے سعو ام مہر تن اس
اندنون باری میرا رونا تو کچھ کم ہو گیا

وہ نہ آئی ہو گئی وعدہ کی دن پوری گیا
وعدہ پورا ہو گیا آخر میرا دم ہو گیا

کرم مین مجنون جو سر ہو گیا
دیکھکی آئینہ اونکی چشم پر نم ہو گیا

ہنسکی کبھی عیش ہیہوش تھی اہی جو ہم
کبھی ممکن ہی نہیں ہو تمکین آنا تیرا

قہر ہی اوسکی بیباک پہ آنا دل کا
کیا غضب ہی کبھی کھلا ہی لگانا دل کا

تمسا بیدرد بھی دنیا مین نہو گا کوئی
کھیل اپجان سمجھتی ہو دکھانا دل کا

بی نشان آہ فراق کر یار مین ہے
کب ملیگا میری اللہ ٹھکانا دل کا

کیون گراتی ہو مجھی جان سی نظرون سے
اشک سان پہر نہیں ممکن ہے اوٹھانا دل کا

دل عشاق وہ لیلیکی فنا کرتی ہین
قافلہ ملک عدم کو ہی روانا دل کا

آو مرتی ہین گلی ملکی ہمین شاد کرو
جان چہپا نہین تمہی ستانا دل کا

دل جو ہر ہی خیال سر کاکل مین فگار
دیکھو ای آئینہ رو کرتی ہو شانا دل کا

پاس وفا سی غیر کو مین کب لپٹ گیا
بستر پہ قرب صورت دیبا سی ہٹ گیا

اوس شعلہ رو کی ڈولی کا پردہ جو کھل گیا
نظرون مین اپنی طور کا قصہ سمٹ گیا

ای ہمت حجاب تیرا وہ اتنک گہٹ گیا
شرما کی جنکی قالبین سی ہٹ گیا

صورت دکہا کی وہ پیش لو ار ہٹ گیا
آخر قرار دل سی ہماری پلٹ گیا

چہری حسینونکی تیری آگی اوتر گئی
ہر گل کا رنگ صاف خجالت سی کٹ گیا

رہتی ہتی طرفہ صحبت شب وصل مین
دو دن میں جیتے ہی وہ زمانہ پلٹ گیا

آوارہ گردہ ہون کہ وحشت اوٹھنکی سر و قد
ہر گرد باد دشت مین مجھسی لپٹ گیا

وصل کیطرح وصل مین اوس کی گئی
وصلت مین بھی حیا سی نہ بے پردگی رہی
رنگی کو بھی پھر تو وہ بھی کو ہٹ گیا
جھکا جو ڈر کی سایۂ گیسو وہ پیکر
گہبرایا ایسا مین کہ کلیجا اولٹ گیا
گیسو نی پائی دو نکی تصور مین چین کی
آنکھون مین ای آیا ہوا خواب چھٹ گیا
آنسو جو آگی دیدۂ پرنم مین تہم گئی
کشتی مین ہسکی برتر آیا تھا ہٹ گیا

داغ نی سر گریبان کین سرسی شنی تنو نی
ہجر مین جیسان ان کس کس کا میری سر پر ہوا

جان ہلک بہی لگی رہتی ہی ہر دم آپ مین
آپ فریادین مین کسدن آن بیسی باہر ہوا

عاشقونکی کسنی آنسو پونچھی بانع دہر مین
اشک بلبل سی نہ اکدم دامن گل تر ہوا

جذب شوق شعلہ دیدار دیکھا چاہیے
بعد مردن سنگ موسی قبر کا پتھر ہوا

کیا سنی گلشن مین فریاد و فغان بلبل اثر
گوش گل نالون سی اپنی عندلیبو کر ہوا

مر گئی جو کاٹ کر اپنا گلا اچھی رہے
جان دینا تیغ ابرو پر تری جوہر ہوا

ہجر مین وہ وہ سہی صدمی جو کہی جاتی نہین
کیا بتاؤن مین زمانہ وہ لبر کیونکر ہوا

دیکھتی آیا مجھی زندان مین جو وہ ماہ مصر
پاؤن کا لنگ میری دنبالہ اختر ہوا

چونک بہی اوٹھا نخواب بیخودی سی ہجر مین
شور و غوغائی قیامت بارہا سر پر ہوا

دیکھکر قاتل کو کہین لوٹنی لگی تنین وجع
نکہت گل کی سوش جامیسی پاین ہوا

فیض سی اوس گلگی تیکا او رہی بنگ سبز
عکس جسی پا مین بہی لالہ احمر ہوا

ہوگیا اونکی جو اوصاف کو پڑہتی ہی قلم
مجکو حرف خط قاتل جوہر خنجر ہوا

گر قضیر تی جن پڑی تو بہی میسر ہوا
جم گیا جسکا نقشہ جم سی وہ پتہر ہوا

ہی ازل سی میکشی کا ذوق وہ سر ہو مست مین
ثبت پیشانی پہ بہی گویا خط ساغر ہوا

دیکھنا جوش جنون کی تشرگان کا اثر
شبنم کا بنی بھی ہر ذرہ نگستا نشتر ہوا

کہتی مین اسطرح کلی جوہر جو یاد آئی شرر
ایسا رویا خون کہ سارا دامن تر ہوا

۲۹

قصر دل مین بہی صفائی خانہ آئینہ ہی
جسکی تعریف گھر کی وان سکندر ہوا
یار رہتا پہلو مین قسمت سی مری کم بخت
گردش طالع سی مجھ مفت کا چکر ہوا

آخر یوں نے دیا مجھ تنگ قبیوں نے تو کیا
وصل وہ یوسف لقا سے بھی اگر حاصل ہوا

ستھا دم بسمل بھی جو دندان قاتل کا خیال
زخم میں ہر استخوان ریزہ میری گوہر ہوا

دیکھکر یارو انکو کہتا ہوں شب فرقت میں
آسمان اپنی شرار آہ کا مجمر ہوا

پیر شیخ دین حسن واعتقاد و سبق
ذہن انسان میں جو آیا سما قبا اکثر ہوا

گرم رو ہوں آتش الفت سے کوسوں فزر
ریل گاڑی کی روش ہر پاؤں چکر ہوا

وصل جوہر مرلی کو لیتی ہیں یہی دلیل
مانگیا محبوب سی جو آپ سے باہر ہوا

کیا کہوں ہجر میں تی شکل قمر کیا ہوگا
داغ غم سی میرا احوال جگر کیا ہوگا

گھر چلی آپ میرا حال مگر کیا ہوگا
رات رو رو کی جو گذری تو سحر کیا ہوگا

داغ الفت نہ سہی گا جو بشر کیا ہوگا
جو کہ بھولی نہ بھلی گا وہ شجر کیا ہوگا

تو بہ کی عشق سی انجام مگر کیا ہوگا
دل میں پھر ولولہ آئیگا اگر کیا ہوگا

ای جنون تشنہ گلا ریت نے ہی موج سراب
تیز تر اس سی دم تیغ و تبر کیا ہوگا

ہوگی موقوف صفا تد مقابل جو ہوا
چہرۂ آئینہ پر غیر نظر کیا ہوگا

آب شمشیر کا اس رخ کو ہوا اتنا پانی
آبرو اپنی ہی وہ داغ سپر کیا ہوگا

یاد مژگان میں شب روز جو بینگی تنکے
مشغلہ دشت میں ویرانہ پھر کیا ہوگا

خود ہر اک انت ہی موتی نکر و فکر صفا
منجن لب اگر دشمنی گہر کیا ہوگا

ہونگی گردن پہ میری ایک کی بدلی دو سر
تم لگاؤگی اگر تیغ دو سر کیا ہوگا

قتل جو ہم کو کروگی تم اگر کیا ہوگا
ہوگا دشمن جو کوئی باعث شر کیا ہوگا
ایک شب اور بچاؤگی اگر کیا ہوگا
میری گھر بیٹھی میں ہی شک قمر کیا ہوگا

آرزو اس ناکام ... | مین ... آپکی ... گا اگر کیا ہوگا
قدر جوہر ... | تم میری قدر نجانو گی اگر کیا ہوگا

وہ میری قتل کری ہو رسی ہو جایگا وصل
ہونگی جوہر جو شہید اپنا ضرر کیا ہوگا

روٹھکی جائینگی وہ پہلو سی اگر کیا ہوگا
گرمی عشق کا پیری مین اثر کیا ہوگا
ہچکچاتی ہو نزاکت سی عبث وصل مین تم
داغ کو پہول سا چہاتی سی لگا لینا ہو
جائینگی عاشق وارفتہ کمر کی مر کی
سنگدل وہ ہو نہ اک بوسہ دیا جائیگا
کاٹ کر سر بہی نہ سمجہتا وہ سنگین دل ہو
کہیں دیکہو کبہی اس طائر دل کا بہی شکار
جان شیرین کی بہی بہی کا دکہاونگی مزا
یون تو مختار ہو جو چاہو وہ تم جبر کرو
مر گئی ہم تو یہ کس کام حیا آئی گی

کہتی ای حضرت دل حال جگر کیا ہوگا
آتش سرد مین تابندہ شرر کیا ہوگا
باندہ ہو ہمت تو زاد ر کمر کیا ہوگا
عشق مین مجھسا کوئی سینہ سپر کیا ہوگا
جب کہ خوشنویست عدم اپنا سفر کیا ہوگا
لاکہ باندہ ہوگی سخاوت پہ کمر کیا ہوگا
دل جو دم بہر کی گا سیر انکو اثر کیا ہوگا
گر ادہر چہوڑ گی شہباز نظر کیا ہوگا
ہو گی اوس گلسی شکر نگی اگر کیا ہوگا
حاصل اس لگی ستانی سی مگر کیا ہوگا
دیکہ جاو گی جواب ایک نظر کیا ہوگا

عار ہندو کو مسلمان کو خدا سی جوہر
مجھسی بندہ نہین کوئی اور بتر کیا ہوگا

نہین ہی یہ بچہ اچہو ہمارا
خدا حافظ نامہ ہی در حقیقت
کسی مست ہمکش فی آوسا ہی ساقی
باصفا اتنی رنا و ہمارا
بو سرکی سو بادہ ابنی ظلمت
لعب و حشم سے کو امشو ہمارا
تصویر کی ارو فی مین و انو کا رو فی
کرین کیا ہین دل بہ فابو ہمارا
سجدہ کہا ین یا ین بہ سبم ہی نا فع
چہنا و ام شغلین ہین ای تو ہمارا
ہو اول ارنا کسو ہمارا

کہبین مستی ہی ہین کیفیتین سب
کہ ہی نا مہ بیرمرغ با ہو ہمارا
ہمین ساغر جم سے جلو ہمارا
پلا فی جو ہم دل سی ملا مش مینا
نہو نا کو کہو اچہسو ہمارا
گنہگار ہین سینہ تان کی جوہم
گرفتار عصیان ہی ہر مو ہمارا

[illegible]

جو کی آہ وہ بہشتی رو کی عمر میں لوگ کہتے
وہ نور چشم یعقوب وہ گیا آنکہو نکی آگی سے
فنا ہی قاعدہ کل کا الم بس کا کو جب سے
لب ساحل پہ جیچہ گریان کا شاید دکرایا ہے
گیا وہ مہر وش آیا نہ پہر آنکہو نکی آگی
بجز یاتم نہین بخشش نہ ہمین بارہ مہینی
سلیمان کیون نہو اک و نقش او سکا ہو
ہوا کرتی ہین گریان ہمنو نے وہ پسینہ کے
بہ آیا جی ہو یہ پہر غم کہا کہا کی جینی
نہ سمجہا مجکو او ناصح نہ سمجہا مجکو او نادان
خیال حلقہ ہا تی لف پر جیم نقش ہی اہر
تصویر مین عین من وہی تحریر کی و نا ہون
دل افگار اس کف دست حنائی کا ہون اے عیسی
فروغ اپنا دکہایا ہمارا داغ دل ہو کر
سویدا کی طرح دلسی نجائیگا یہ داغ غم
وہی زرد کی پردہ آبرو کا سبکی رکہتا ہی
کلیجی میں رہ رہ کے ہو گرم او نہی ہی

کوئی شعلہ بہڑکا و تہا ہی پیا جہنم کا
بنایا اسلیئی مژگان فی حلقہ گرد ماتم کا
نتیجہ ہی بجز تیجی کی کیا اشکال آدم کا
کہ چشمہ چشم گریان ہی بہنور حلقہ ہی ماتم کا
دکہایا منہ فلک روز سیاہ بخت برہم کا
رہا کرتا ہی یان ہر ماہ پیدا ہو کا محرم کا
کبہی تا م بہر گنڈلی نہین حلقہ ہی خاتم کا
محرم مین ہی اپنی شیخ باعث اپنی ماتم کا
نوالہ اپنی کام تلخ مین لقمہ ہی اب سم کا
کہ سینی مین بہڑکا و تہا ہی شعلہ جہنم کا
سویدا ہی دل محزون نگینہ اب ہی ملہم کا
روان ہے عین کہبی مین چشمہ آب زمزم کا
دل مجروح پر کہدی یہ بہایا لالہ مرہم کا
ستارہ اپنی طالع کا اگر چمکا تو یہ چمکا
نہین نا سور وہ جسپر کہ بہایا کہین مرہم کا
اوڑایا شاہد گل کو دوپٹا جیسی شبنم کا
تہی کس طرح سی قسمتین آنسو چشم پر نم کا

[illegible]

[illegible]

تیری حشمی کا سایہ و سی دکہا جو صحرا مین
ہجی تہی نقشیر سو طرح صرصر کی الفت مین
کیا ہی لال کو گلگنگ اوس لب رنگین کی باتون نے
نکرنا منع مجکو کام دل ایجان سینے لینے مین
صفت کی ہستی ای ابر کرم اتش من چکے
سر نو سی ہو تر کاسہ سر خشک مغز دان کے
الٰہی جلد خوردہ شتنیہو نے سے سوادی
ہمارا نقش الفت ہی بیان عنبر کی اِک
سبتو نکی زلف سی جو سلسلہ میری سے سودا کا

پکاری روح مجنون لعبت محمل نشین آیا
الٰہی خیر ہو بی دوست بیٹھے پہر دل کہین آیا
ہوا بی اجل جیپلیر جام انگبین آیا
غضب نازل ہو اگر و صالین نہین آیا
پٹہر پا برق کا شعلہ فلک سی تا زمین آیا
تنزلیت کی کہ افلاطون حکیم خم نشین آیا
مبارک ہو مبارک ہو وہ شوخ نازنین آیا
خدا کا شکر ہی ہندوستان رنگین آیا
میری سر شتہ بیعت کو شیخ پیر دین آیا

پہر آیا دم میری ہو ہون سی جو یہ سنی یا البانز
عیادت کو جو بالین پر وہ وقت والپسین آیا

بولی وہ دیکہا جو آئینی مین جلوہ خال کا
کیا فروغ حسن سے میری پری تمثال کا
نور کا فوارہ ہی قدوس پری تمثال کا
رنگ پان کرتا ہی پیدا شہد مجہ پامال کا
آشنا گلبرگ لب گر ہی پری تمثال کا
بوسہ مین پاتا نہین لب پری تمثال کا

چہرہ سونا لینی آیا کیا سنہری گال کا
جہان روشن ہو گیا ہی شال کے رومال کا
خوص علو نوری ہی شال کی رومال کا
بوسہ لیتا ہون جب انچل تیری رنگین گال کا
غنچہ کہل جائی اوسیدم حقی کی مہتال کا
کیا کہرچ جائیگا کچہ سونا سنہری گال کا

٣٣

ملک ہی گلشن قدسی جو خرام ہوئی
ہر ایک اس چمن دہر مین مہمان آیا
جہجکی موت کی آئی تو مین یہ کہتا ہون
بلایا یار نی تو وعدہ وصال آیا
یہ اپنا عشق حقیقی مین حال پوچہا ہی
سنا جو نالہ میرا صوفیون کو حال آیا
نہ توڑو دل میرا دیکہو صفا جمال ہی
[illegible]

[illegible]

سیاہ نامۂ اعمال تہا کجا جوہر
نگاہ کہینچی خطا مین سفید بال آیا

پہو لچکے رنگ تبسم جو لب نیا نامہ بر لایا	نوید آمد دلبر ہمارا نامہ بر لایا
یہ اچہی ہو اپنی قسمت جسے کجرو راہ پر لایا	کہ پیکِ بادِ مرغ نامہ بر کی مشت پر لایا
خدنگ لعبتا نگاہ گردون کی خبر لایا	وہ تیشہ ہی کہ نخلِ کہکشان کی بیخ پر لایا
نیا کہہ با شعبان و فتنین گلدستہ کر ہر لایا	ہمارے دل جلانی کو شرر گویا کہ ہر لایا
عجب صوفی نیا قسم کہ بے پر لشہر لایا	کہ جو کلمہ کوئی لایا زبان پر وہ لشہر لایا
کبہی شیشہ کبہی تل کبہی ساغر کو بہر لایا	نیا رنگ تلطف اک کی ساقی رات بہر لایا
وہ سلگانی کو ہر شب ایک آکسیر گرلایا	غنیمت مین سمجہا وہ قدم اپنا اگر لایا

تہا کچہ عارتِ ملک وہ کا باعث آجو جوہر
قیامت سر پہ جو لایا یہ چرخ فتنہ گر لایا

تنگ وہ کہ پہول نہ ذکر بتان گیا	جوہر کبہی نہ جوہر تیغ زبان گیا
جام شراب پیا ہی ساقی کہان گیا	پہر حکمران بہار ہی دور خزان گیا
دم بہر کے بیل ہی جو وہ جانجان گیا	مین مر رہا ہون آہ مسیحا کہان گیا
اندہم کو منیر ہی گہر سی وہ عیسیٰ جہان گیا	وہ بدگمان ہون میان کہا نسی کہان گیا
پیری شہد کہا ہی تو پوچہو تن ہی تبو	اب وہ غرور حسن جوانی کہان گیا
زاہد شراب پی ہی کہاں فرق زخم و بہشت	کیا جانی کوئی مر کی یہان سی جہان گیا

سہرا

۳۵

مر رہا ہوں جو تم آؤ تو بچوں قسمی ہیں
جان جاتی ہوئی اونکی مسیحا ٹھہرا

آگی اوس ماہ کی یوسف کا ہی کیا منہ ہا ہہ
بندۂ یعقوب نہیں مجکو نہ اندھا ٹھہرا

جوہر افسوس کسی نی نہ رحم سی کہا
سانہہ بھی قیس نہ راناقی کو لیلی ٹھہرا

آج بھی کل پہ وہی وصل کا وعدہ ٹھہرا
مجھی ای جان قیامت کا یہ فردا ٹھہرا

رقص بسمل میری قاتل کو تماشا ٹھہرا
سعد ذابح لقب اوس ماہ لقا کا ٹھہرا

قد دلدار نہ شمشاد نہ طوبی ٹھہرا
سرو نوخاستہ باغ تمنا ٹھہرا

اونکو منظور اب آنا کہ آنا ٹھہرا
میری تسکین نکر دیجیے یہ کہو کیا ٹھہرا

دم لبوں پر ہی ترا آکی ہمیشہ ٹھہرا
آکی بالین پہ نہ اکدم وہ مسیحا ٹھہرا

کہتی ہیں روز دگر وصل کے پیغام پہ وہ
اکدن ہو گیا کیا روز کا جھگڑا ٹھہرا

شوق جنت تہا ہوئی طاعت زاہد نہ قبول
مبتلا ہی ہوس و حرص و تمنا ٹھہرا

ای بتو ظلم کی کچھ حد بھی ہی بے رحم کرو
کیا جو عاشق ہوا بندہ نہ خدا کا ٹھہرا

آیا کرتی ہیں نظر باز لڑانی آنکھیں
تپلیوں کا تری کوچی میں تماشا ٹھہرا

شمع رویوں کا فروغ اوسکی بہت بی مہر سے
بزم عالم میں وہ مہر منیر انکا ٹھہرا

کلمہ شکی یہ کہتا ہی وہ بت زاہد سے
بی نقط ایسا یہ کچھ ضد ہی سنانا ٹھہرا

نہ شہید تیغ نگہ مفت نظر بند ہوئی
جوہر اوس بت کا دریچہ میں تماشا ٹھہرا

میں شمع نور کہوں نام جانا تیری بازو کا
اگر قیصر تن کا روشن گر ہی یکا تیری بازو کا

تیری ہاتہوں شہادت سی سپر کٹتی کی تیا ہم
وہ ہر کنا سپر ہی ہی کا سپر کنا تیری بازو کا

نہ کس صورت تیسی سر کرون میں تیر دہ کی گہٹی
دل شوریدہ ہی ایجان شیدا تیری بازو کا

شرست آس سی بہتر جو ابہن حست تمہیں مجکو
شب وصلت میں سر سر ہو نکیا تیری بازو کا

کلیجا دل ہلا جاتا ہی جس دن یاد آتا ہی
جگا نجیں شب وصلت بلانا تیری بازو کا

کہی پروانکی بازو کی قت سمجہ میں یا
نہ پایا کر وصف جب ہمنی سنایا تیری بازو کا

ہوا سو شمع شب ان یکہ تسنا تیری دیر
یہی ایما مجہی کرتا ہی یکا تیری بازو کا

تصور شکل قمر کا آنکہوں سی بہتا ہی نہی کا
کشش سی دلکی کہنچا دلپہ نقشا تیری بازو کا

لطف گل پیرہنو نسی ہی سرا سر باغ کا
جشن نوروزی ہی یا میلا قیصر باغ کا

ہی گل مہتاب ہر برگ گل تر باغ کا
حضرت اختر سی چمکا ہی مقدر باغ کا

عکس شمع سی آئینہ ہی صحن قیصر باغ کا
بنگیا شعہ کی بدولت گل سکندر باغ کا

بس یہی شور لب جو ہی مقرر باغ کا
تجلت شعہ سی ہی پانی ہر گل تر باغ کا

ایک یوسف سا دہان شاہ ہر بیان ہیں بیٹھا
مصر کا بازار ہر گوشہ ہی قیصر باغ کا

ہی سلیمانسی فزون سلطان العالم کی شکوہ
غیرت بزم پری جلسا ہی قیصر باغ کا

ہیں لیکن نشک سلیمان سکندر بادشاہ
جلسی قیصر باغ ہی غیرت خضرا ہر باغ کا

دل ہی تیری فراق مین اوس دلستان کا خراب
پہلو مین تو نہین ہی بیجان جان خراب

یارب کری کسی کو نہ عشق بتان خراب
دیوانہ کوئی یون نہ ہی جاودان خراب

یکدل وہ بت جو مجھسی نہین لوگ کہتی ہین
ایکا نہین سی ہی ہندوستان خراب

رندونسی شیخ لی نہ نصیحت کی اسقدر
کرتی ہین آدمی کو بہت نصیحتیان خراب

بلبل غزل سرا ہی تو کہتا ہی وہ صحیح
مضمون ہی دردناک مگر ہی زبان خراب

یہ جای آسمان کا گہروندا ہی وون مین
میری طرحسی یہ بہی ہی گہر خانمان خراب

باد خزان تہی کیا کسی دل سوختہ کی آہ
مرجھائی پہول ہوگئی پہر وروان خراب

ہین پیر عشق مین جو ہوا لوگ کہتی ہین
یون اپنا حال کرتا ہی کوئی جوان خراب

جوہر غم فراق مین بیحد ہون اشکبار
بارش یو ہین ہی نگی تو ہونگی مکان خراب

ساقی ہین تجھسی خانہ اہل جہان خراب
کی تیری چشم مست نی مغکی دکان خراب

کیا تمکو ناصحو جو ہوئین ہم ان خراب
بدکہکی آپ کرتی ہو اپنی زبان خراب

سچ ہی غیری سی جہوتی کیون دیا ان خراب
کرتی ہی آدمی کو خود اپنی زبان خراب

نیرنگیان سہی ہین جو دستِ فلک سی
پہرتا ہون پہرتا میری طرح آسمان خراب

ای بحر جوش کا جو تو اوچہل آنکہ سی
سیل سرشک ہی میری ہوگا جہان خراب

نکلا جو دود تیرہ میری منہ سے آہ کا
کہتی ہین وہ کہ ہو نہ دہوئین سی مکان خراب

انگل نہ بیجی سوختہ جانون کی آہ گرم
کرتی ہی دم مین باغ کو باد خزان خراب

ہوتی ہی چرخ پہ جو دگا تا کہین ماہ رخ
چہو سنگدل تجاب سی محرم تمام شب
پہلوی غیر گرم وہان آپ ہی رہا
یان ہنسدی سا نسین لیتی رہی تمام شب
اوجمن مین جان عاشق بیتاب کی رہی
گیسو کی طرح وہ رہی برہم تمام شب
جانکا میری نصیب کی صورت وصال مین
سویا نہین میں بہ صدم تمام شب

بام پہ ہیں آپ جب تک ہیں یہ بیت کفتیرو	تشنہ آسا کچہ ہو گا عجب و تر جا ئینگی آپ
آنسو نکا تار ہو گی ہر گہ ابر بہار	اینی گر زلف عرق آلود دکہلا ئینگی آپ
ہونگی روح اللہ مشہور آپ ہی جان جہان	جی اوٹہو نگا میری میت پہ اگر آئینگی آپ
لالہ رویوں پر فدا ہیں تو کلہ جانے کا کیا	حضرت دل داغ ابہی کیا کیا نہیں کہلائینگی
چاہیے ہو نچیگا دل پر داغ شکل آفتاب	ای مسیحا بام گردون پر اگر جائینگی آپ
خرمن گل پر گریگی برق اے شکنبہار	کا نکی بجلی اگر گلشن میں دکہلائینگی آپ
یہ جلی گا ہر گہر چشم صدف سے تنگ	دانت مسی میں اگر یا جو دکہلائینگی آپ

کیوں نہ جوہر کو رولائی دیکہ ساغر کو
کیا ابہی اشک کی دریا میں تیرا ئینگی آپ

جہان میں کبہی دیکہی نہیں بہار محبت	یارب نہ ہو دشمن کو بہی آزار محبت
پوشیدہ نہ تہی ہوں کب سر محبت	تیر ہی سی عیان ہوتی ہیں آثار محبت
حق حق مجہی عشاق میں ہی بلندی	منصور کی مانند ہوں سردار محبت
گنجینہ سمین تہا دل سودا زدہ عشق	دل سوز سی کیا گرمی بازار محبت
ہو دل سواد روز قیامت کو بیان سے	محشر میں کہلی اپنا جو طومار محبت
روزن سی تہوں غیر و نکا آنکہوں کی اشارے	با تین ہیں ہی رخنہ دیوار محبت

جوہر مجہی تاریخ یہ وصلت کی سنائی
تو دل سی کیا واقف اسرار محبت

[illegible]

پوچہیں ہم محبت کی سودا [illegible] محبت
ہی روح میری باعث [illegible] محبت
پہر مجہی دیتا ہی فلک [illegible] محبت
ہی یہ بہی کوئی گردش پرکار محبت
محشر میں [illegible] پرسش کبہی ہوگی
پوچہی ہی یہا بہی گنہگار محبت
[illegible] جان بہی [illegible]
[illegible] اک دل پہ خریدار محبت

[illegible]

توڑی او آتش غم پھونک یا فرقت بھی — رونگٹی ہو گئی ہین تن پہ
شاد ہو و صل سے ہو رہی ہی صبح فراق — نالی کرتا ہی عبث ای دل زار آجکی رات
کانو مین آتی ہی اوس چہرہ دل کی آواز — کون پردہ مین بجاتا ہی ستار آجکی رات
شب فرقت مین ستاری نہین انکا تیر — جیسی جگنو نظر آتی ہین شرار آجکی رات
بزم احباب ہی مہتاب ہی و بادہ ناب — لطف دکھلاتی ہی کیا فصل بہار آجکی رات

خود بخود دل میرا مسرور ہوا جاتا ہی
جو ہر آتا ہی کوئی بادہ گسار آجکی رات

کبھی عاشق سی وعدی عمر بھر جھوٹ — خدا کو مان او بت اسقدر جھوٹ
بات بولتی ہین یہ بشر جھوٹ — کہی سچ بات مین بھی بیشتر جھوٹ
ہو جھوٹ کی سے پتلے تم ایسے — کہ نازان ہی تمہاری نام پر
ہین تمنی لاکھون جھوٹی وعدی — کبھی سچ ... جھوٹ
میری گھر کا ہی کو آنے لگے وہ — اوڑاتی ہین لوگ اکثر خبر جھوٹ

تیری باتون کی کثرت بد ہی جوہر
خدائی لایا ہی شہر بھر جھوٹ

ہو گئے یار خفا کیا باعث — کیا ہوئی ہم سے خطا کیا باعث
راز پوشیدہ کیا کیا باعث — تم نے مجھ سے نہ کہا کیا باعث
وعدی پر جان نہ آئی میری گھر — کروں کیونکر نہ گلا کیا باعث

خوش کر دگان وقت اقتدر ہی پہر
تعزیر ہی خدا نی مقرر ہی خوب کی
دیکہین گی کسطرحسی لہی عذاب حشر
تم ہو جو مہربان تو کیا او ر چاہیے
ساقی چلی شراب ہوا ہی طرب کی شا
ہی دم سی عشق کی یہ نسیم طرب فزا
دل شاد کرتی ہین عوض رنگ ا ہجر
خوش جلکی کہیچی گل عارض کہا کی اپ

فرع چمن کیو جہتی ہین ماجرا ہی سنج
حاسد کیو اسطی یہ سزا ہی کہ کہا سی رنج
لیتا ہی دل ہمارا جو دشمن لی دوشہا ہی نج
موجود ہی جہانکی ہر شئی سوا ہی رنج
سرسبز ہر چمن ہو بدلی ہوا ہی سنج
باد سموم باغ جہان سی ہوا ہی رنج
دیتی ہین نقد عیش مجہی خوبہا ہی گنج
بلبل چمن مین کہنچ رہی ہین نوا ہی سنج

ہوتی ہی ابتدا ہی طرب شاد ہو جیسی
جوہر کہ ہو چکی ہی بس اب انتہا ہی رنج

وحشتکری سی لیا جو بیگانہ ہی مزاج
غربت مین لو ہی کاسۂ سر مین اسیر کی
چینکٹ فی ہی مردو لبنی مد نظر مدام
عاشق کشی سی سیر طبیعت کبہی نہیں

جنگل مین آکی اور بہی دیوانہ ہی مزاج
نوبت گدائی کی ہی پہ شاہانہ ہی مزاج
اوس ترک تیغ زنکا بہی مردانہ ہی مزاج
بی درد کسقدر تیر اترکانہ ہی مزاج

کچہ زہد سی غرض ہی نہ تقوی سی کام ہی
جوہر مین رند ہون میرا رندانہ ہی مزاج

آبدار ایسی شہر ہی تیغ شرربار کی آنچ
کیا ہو جہانی سی سوا مجہی تلوار کی آنچ

[illegible]

گہر مین او سی مجمع نخوار کی کہون مجمع بالا ن مدام	شیر قالین گر نہ اوسی شیر نیستان کیطرح
تیر اشفیدا ہو جو گردون کہکشان تنجیر ہو	ماہ نو اپنا ارسان ہو طوق زندان کیطرح
یہ زمین بگڑی ہی باون کہ جا سکتی نہین	گر گئی کوچی مین تیری نخل بستان کیطرح
بنگئی پیر توسی اوس نخل کی گل خوشتہ پیوند	ہی سپر کا چاند روشن ماہ تابان کیطرح
ہیگیا ہی باغمین کیا سایہ قد یار کا	تار بستان بن گئی ہین تار پستان کیطرح
نیمچہ ترک فلک کا ماہ نو ہی ہجر مین	چرخ پر جو تارا ہی ہی تیر و پیکان کیطرح
ہو تجلی ہی پر پر چشم انجم کی نظر	رات کو نکلو نہ گہر سی ماہ تابان کیطرح
گو ربانی ہی خیال حلقہ ہای زلف سی	دشمنی ہین مجکو چہرہ ہی مار پیچان کیطرح
مر گیا مین کس پیر و پر تو چہرہ نگار کا	لی اوڑا تابوت کو تخت سلیمان کیطرح
شب اگر گذری تو گردن پہ چہرہ ہی کا جل کا	صبح ہی صبح شہادت عید قربان کیطرح
ہر ستارا ہی شب فرقت مین چہرہ فلک	کہکشان ہی تشنہ خون تیغ عریان کیطرح

جوہر انگشت حنائی کی جو مین لکہتا ہون وصف
لال ہو جاتا ہی خامہ شاخ مرجان کی طرح

ہو اپنی آنکہ کی تاری سی ہو نظر کیطرح	پہر و نہ راتون کو اسی مہربان قمر کیطرح
زمین پہ لوٹو اسی اشک چشم کیطرح	جو درد دلمین ہو صاحب سی جگر کیطرح
جو ور دا پوس دندان کی وصف مین ہر دم	زبان ہی منہ مین مسی رشتہ گہر کیطرح
بیچی رہی رخ انور سی چاندنی شب بہر	ہماری گہر مین ہو صبح نمک قمر کیطرح

اسم

[illegible]

[illegible]

اگر سہو پہنچا تیری ساعد کا سایہ
نہیں بیالہ دار آنکھو نمین سر مہ

چمن میں شاخ صندل ہوگئے ہر شاخ
یہ بہی اس چشم نرگس کی مگر شاخ

پڑا جو عکس رنگ دل ہوون کا
چمن میں بن گئی تیغ دو سر شاخ

چہو دکھلی کبھی بے پردہ رخ تمہارا چاند
وہ جبین جو اولٹ دی نقاب چہرے سے
خدا کی واسطے صورت دکہا بت لی پھر
کمال حسن پایا ہی وہ تجکو خالق نے
ہزار چرخ چہرے پایا کب یہ حسن و جمال
کتان کے طرح جیسی ہو چاک چادر مہتاب

فلک یہ ہو نہ گئی ماہ آشکارا چاند
جبین کے عکس سے بنا ہی ہر ستارا چاند
پہری فراق میں تاچند بار بارا چاند
نظر پڑا تیری کرتی کا ہر ستارا چاند
نہو گا حسن میں ہمسر کبھی تمہارا چاند
جو نکلی سیر شب ماہ کو ہمارا چاند

وہ بام پر ہین تو پہر طلوع ہی ماہ مہر
کہ نگاہ دانہ اختر سی استخارا چاند

تری تصویر کو ای مہ جو اتارا کاغذ
او نکی نامی کا ہی کسد رجہ پیارا کاغذ
وصف اوس عارض گلرنگ کی لکھی ہین تمام
اپنی ہاتہو نسی لکھا حال سب یار کو خط
نامہ وصل پہ کنایات میں لکھا ہی مگر

ورق مہر کہ صورت ہوا سارا کاغذ
کاش میں بھیجیں لکھو اسکے دوبارا کاغذ
ورق گل میری نامی کا ہی سارا کاغذ
کیونکہ آنکھو نسی لگاؤں نہ یہ پیارا کاغذ
وصل کا کچہ تو یہ دیتا ہی اشارا کاغذ

[illegible]

[illegible]

تمہارا سوختہ جان ہجر مین آگ گر لیٹے
گمان رشتۂ مشتعل ہو تار بستر پر

رضای رب ہی وگرنہ مین کیا سی کیا کہتا
ہمارا دل کا شانا ابہی منقد ہی پر

تصور اپنی گل اندام کا جو ہو دم فصد
مجہی گمان رگ گل ہو نوک نشتر پر

یہ ٹہوکرونکی تیری ای صنم تمنا ہی
کہ سنگ در کیطرح بیٹہی ہین تری در پر

ہمارا دود دل سوختہ جو چہا جائی
گمان خال رخ چرخ ہو ہر اختر پر

بنا ہون مردمک چشم حلقۂ در مین
سدا جو منتظر دید رہتا ہون در پر

اسی سبب سی پریشانیان نصیب ہین
پڑی ہی آہ میری گیسوی معنبر پر

ہر ایک شی مین عالم ہو نقش محبوب کا
پڑی جو سایہ تیرا ای پری صنوبر پر

وہ ماہرو میری گہر مین جو آج آیا ہی
بچہی ہی چاندنی تو عارض سی چاندنی در پر

یہ کون کہتا ہی ہو لپٹ سرخ ڈالا ہی
ہمارا خون ہی جو بہت ستمگر پر

سہل وہی ہی بری وقت مین جو کام آئی
یہ مہر پرستی کو ہی داغ ہجر مین سر پر

وہ رشک مہر کسی دن جو آ کی ہو محجوب
گمان خط شعاعی ہو تار بستر پر

الہی اونکی طبیعت سہی مجہی آجائی
کہین رقیب کہ مائل ہی یار جوہر پر

کہلا ہون رشتۂ الفت سی ازاں رشتہ ریز
منگاتی ہین خبر جلیبی فرنگی تار آہن پر

ہوا دل جرم الفت پہ اسیر انگلیا کی ہتکڑی میز
طبیعت صاحبو اپنی جو آئی اک فرنگن پر

وہ گوری تحکی تن آنکہو میتین کر جان نثار
چڑہی ہی فوج لندنکی یہ کالی آدمی زن پر

[illegible]

گر نہین بستان پہ قاتل حسن کچ فہمی کی بحث — گو کہ ہر گوشی کی کیون محرم کی ہین قرار
جانگداز اغیار کو ہی جان فزا عشاق کو — اڑ رہے ہوسی کی پہوٹتی کہی زلف یار پر
دیکھا اللہ ہی مسکن کبہی کرتا نہین — زاہد و گر بت نہ ہوتی کعبی کی دیوار پر

کسکی کرتا ہی زیارت بت بہی حج ہم گر نہین
کیا ہنسی آتی ہی مجہکو حاجیٔ زوار پر

مہوش جان دیتی ہین جام شراب پر — مرتی ہین آفتاب پہ بت آفتاب پر
سیر اب کر دی آکی سبیل شراب پر — قاتل مین جان دیتا ہون خنجر کی آب پر
ساقی دکہا کی جلوہ رنگین اڑا دی ہوش — کیون ہو گمان نہ لال پری کا شراب پر
عمر رواں گذرتی ہی دانتونکی دہیان مین — اپنا سفینہ جاتا ہی موتیکی آب پر
سیل فنا سی ڈرتی نہین ہم ضعیف ہین — کیا ڈوبتا ہی مورچہ خنجر کی آب پر
تلوار نک ہی دستہ خنجر کا آب آب — تہر بہی ہین میری حال خراب پر
اوس مہروش کی روبرو الیاس رنگ فق — مہتاب جہیٹ رہی رخ آفتاب پر
مفلس تیری چہری افشان کیا نہین — تار شعاع کا ہی ہجوم آفتاب پر
تار نفس ہین کہ دل بریان سینی مین — دنیا کی بند ہی ہوی ہین سیخ کباب پر
پہولون مین تیری آہنگی بلبل ہزار پا — مین مر گیا ہون اوس لب برگ گلاب پر
دکہلاتی ہی اوڑا کی میری ہوش کو وہ ناف — گر ہی پہ ہی شراب تو موج شراب پر
ابرو ہی پر عرق ہی نہ گر کی تی نگاہ — کیا مورچہ جما ہی خنجر کی آب پر

[illegible]

[illegible]

رخ گل رنگ کا عاشق ہوں نہ یو تبسم
موتی بالوں میں ہیں یا دل پر آبلہ ہیں
پاؤں پیر پٹر کی اوٹھاتی ہیں محبت چھالے
یاد ابرو میں ہے تھا کھیلتی ہیں دام

رکھے دو قرآن کو عوض لا گلستان پر
سرخ ہو یا شہ ہی یا خون شہیدان پر
کیونکر انسانکو بہلاتی ہیں افسانہ پر
جسطرح آتی ہیں رو شمعیں سر پر

وصلکی اوسنی یہ جوہر کہی ہجری تاریخ
شاد ہوا تکرو نالہ سوزان سر پر

کسکی پابوس کا یہ کہتی ہی شرف خاک ہنوز
مضطرب ہی یہ تیری کشتی میں نہ خاک ہنوز
ہی اثر میری جنون کا یہ بیابانوں میں
ہم کفن پوش ہی سیتی دفن کی تیاری ہی

راتدن طوف زمین کرتی ہیں افلاک ہنوز
زلزلی میں ہے زمین ہی بت سفاک ہنوز
گردباد آکی اوڑاتی ہیں بہت خاک ہنوز
وہ بدلتی ہی رہی آنکھو پوشاک ہنوز

مثل جوہر رہی وحشت میں جہانگرد مگر
ابھی پیری تجھسا نہ ملا بت چالاک ہنوز

کیا کیا جدائیوں میں اوٹھایا نہ چند روز
کیا ہوگا یار اور جو آیا نہ چند روز
خواب خیال بیسانہ مخمل کا فرش تہا
وحشت کی تنگی مجھسی نہ قفس تھو ہکن
تربت میں سرد مہر تیری میں گڑ و چھپا ہو

باتیں سنی ہیں سبکی جدا گانہ چند روز
لازم ہی صبر ای دل دیوانہ چند روز
آراستہ رہا ہی یہ کاشانہ چند روز
یہ میں بنا رہا جو میں دیوانہ چند روز
موقوف ہو زمین سی الزام چند روز

اور تحفہ خط ستو تسی خونریزی کر
عذر ابرو کو تیری دیتا ہی تلوار عسس
کون مانع ہو بہلا یار کی مجواری کا
دیکھکر ہو گئیں قاضی ہی ہشیار عسس
آنکھ پڑتی ہی تری دختر رز پر ساقی
دیکھتا ہی سوی میخانہ جو ہر بار عسس
ساقیا دی اسی جی گم تری دور آیا
ہو گیا اتو عابت کا سزاوار عسس

بیعانی ابر سایہ احسان میفروش | خالق دکہای بارش نیسان میفروش
ہی آج دور دور حریفان میفروش | ہی پیچ پیچ تابع فرمان میفروش
ہم سی کہین بادہ بہ دوشان میفروش | ہیں بادشاہ عصر گدایان میفروش
کس کا ہم نقد روح روان ور آئی گا | کر دیجیی تصدق جانان میفروش
بہکا ہیں لاکہ واعظ گمرہ خطر نہیں | ہی کردگار رجامی ایمان میفروش
زاہد بیکہ جانب مینای سبز تو | لہراہی دل نہ سبزہ بستان میفروش
ہی بہر مہر دختر رز پاس نقد ہوش | رکہدون اما نتا سر دکان میفروش
کیا روشنی ہوئی شب تاریک میں | ہی شب چراغ لعل بدخشان میفروش
ہی شیشہ ہای بادۂ گلرنگ کی بہار | ہی صحن باغ گوشۂ ایوان میفروش
ای شیخ لطف ابر تجہی کیا بہا ہیں | ہی پیر اپنا سایۂ داماں میفروش
پی می نہ بیٹہی کہ اوٹہا ابر جہوم کر | چلیی برای سیر گلستان میفروش
ہیں رو رہی دختر رز دی رہی | ہی بزم عیش کیا سر دکان میفروش
یارب فراغ منت مغ سی ضرور ہی | رہجای تا بجشنہ احسان میفروش
لنگر ایں تا کجا سر مغرور ایں جسکہ | ای شیخ کعبہ میں رہ دکان میفروش
کیونکر نہ ہو دماغ بہلا آسمان پر | ہی آج کون ہمسر مہمان میفروش
پی جائی ایک جام اگر اس بہار میں | قاضی کری شناعتیں دکان میفروش
چاہی جسی دکہا دی ہی سیر لامکان | ای شیخ دیکہ قدرت امکان میفروش

جان لیتا ہی میرجان تمہارا اخلاص
ہیں فدا دو نسی ہون تم ہی اگر بیزار اخلاص
میرجان چاہی اخلاص نکالوں ... اخلاص
اچہی صورت کی بہی بات سب ...
ہستی رکہتا ہی میرجان زمانہ اخلاص
ہم اگر منتظر آئی تو نہ ہوا کسل
کیا خطا میری تہی نی تو کیا اخلاص
دو نوں عالم محبت ہی کا اک جلوہ ہی
عیش کیا غم ہی ہوتا جو ہوتا اخلاص

[illegible]

[illegible]

ذرے افشانی میں ہیں پیش نگاہ یار بے
مہر خندان چھین کر بیٹھے گر ہیں رقیب
روشن کیک ہی ہر نکہ تو تسلی دلکو
جھلملا یا کرتے انکھو نکو چمکا چوندر ہی
ناک چہرے پہ ہے یا شعلۂ قندیل شمع

آتش حسن کے کھینچتی ہیں شرارے عارض
کبھی پہونچا نہیں تیغ نگہ کو کنارے عارض
دور سے چاند سے دکھلا مجھے یارے عارض
دیکھیں اے ماہ فلک سے جو ستارے عارض
قمقمے نور کے خالق نے اتارے عارض

زہرہ وش ہیکی ادا کاری مہین کھینچے ہے
غیرت مشتری و مہ ہیں تمہارے عارض

چین آئی کبھی اوس سے جو نہ کی اختلاط
تخلیط میں اوس سے ہوں مسکو مجھ سے اختلاط
با وفا تھے نہ اتنے بیوفائی چاہیے
ہو گئی خود مبتذل مل ملکے وہ ہر جائی

دل نہ قابو میں رہے گر ہو نہ ہو ہم سے اختلاط
اندنوں ہے اک پری سے حد سے بڑھکر اختلاط
چاہتے والوں سے کچھ سیکھو ستمگر اختلاط
ہو گیا مشہور انکا ہو گیا گھر گھر اختلاط

خاک کوئے یار میں آلودہ ہیں بیتاب ہوں
رکھتے ہیں سیماب سے اکسیر جوہر اختلاط

اے پری مجھکو اگر یہ شعلۂ رخسار شمع
یاد میں اوس کے نور و تشنگی دیتی ہے قتل
آشکارا چھپکی چھپکی کرتی ہے سب رنج و غم
گر ذرا بھی تو بڑھے میری تن محرور کا

ہو تصدق صورت فانوس سو بار شمع
آہ کیا چمکی ہے بیکر بزم میں تلوار شمع
کیا زبان خاموشی سے پڑھتی ہے اشعار شمع
نبض مجنون ہو تیرا رشتۂ زنار شمع

مجمع یاران بھی مجھے تھی گاد و کی ہیں
چلے ہو نہ چھیل پر دیکھو فضای عشق باغ
فقط ہی رحمت پرور دگار پر موقوف
نہیں بہشت عبادت فضا پر موقوف
جنون ہی اپنا سرا عشق پر موقوف
نہیں ہی وحشت دل کی بہار پر موقوف
بجھے نگاہ میری ہے اگر یہ نہیں
رہی یہ بات میری اعتبار پر موقوف
عشق سبکو بتا ہی میرا

[illegible]

۴۸

شگفتہ جیسے ہو دل ہمتو اوسکی غنچہ
نہین ہے سرو قد و گلعذار پر موقوف

کہان کلی غانچہ کہتی ہین کسکو نذر ونیاز
ہوا اب نا بہی اونکا مزار پر موقوف

کسیکو بعد ہے عشق کا نہ روگ ہوا
عذاب ہے میری جان زار پر موقوف

گناہ جسنی کیی کیا وہ بخشوائی گا
یہ رحمت اوسکی ہی مجہ بادہ خوار پر موقوف

پڑہین ہو فاتحہ حاصل فتوح غیبی ہون
مرون جو آنا ہوا اونکا مزار پر موقوف

تمام خلق کی خاطر ہو عام جمعیت
ہوگا دلکا میری انتشار پر موقوف

ملی کسیکو نہ رفعت بغیر جانبازی
عروج حضرت عیسی تہا دار پر موقوف

کہ نگار روشنی اگر وہ شعلہ وجو ہیر
فروغ جاہ اپنا مزار پر موقوف

بس ہی طاق پہ یاد تمہارا مصحف
ہی کتابی رخ دلدار ہمارا مصحف

وہ نظر باز ہو جنہین سورہ یوسف کے سوا
کہین ٹہری نہ نگہ دیکہون جو سارا مصحف

پیار سے منہ میری نعلوئین پہ بہت دیتا ہے
شیخ جی میری نعلین بھی پیارا مصحف

پاس سلام گلوگیر یا وصل مین ہے
کہ حمایل کا گلی سے نہ اوتارا مصحف

شیخ نی مجہی کو قربان کیا ابرو پر
زاہدون نی تری رخسار پہ وارا مصحف

زاہدون ذکر رخ صاف کیا کرتا ہون
مین بہی حافظ ہون کہ ہی یاد تمہارا مصحف

اسی نتو کلمہ پڑہا اوسی بہی عارض کا
شیخ دین کو بہی دکہاؤ نہ جدا را مصحف

او میری سینے پہ حائل یہ سدا رہتا ہی
کبہی اس دل سے تمنی نہ اوتارا مصحف

حضرت پیر جنون ساقی خمخانۂ عشق	داغ سودای دل سوختہ پیمانۂ عشق
بیخودی نشہ سر مستی خمخانۂ عشق	طرز بیتابی دل لغزش مستانۂ عشق
شعلۂ شمع تجلی پر پروانۂ عشق	صبح ہی سایۂ دیوار پریخانۂ عشق
طائر سدرہ نشین بومی ویرانۂ عشق	نخل طوبی شجر وادی دیوانۂ عشق
گنبد نقش قدم کافر بتخانۂ عشق	رہبر خضر ہی دُردی کش پیمانۂ عشق
رنگ فق ہی شفقی بادہ پیمانۂ عشق	وجد صوفی اثر لغزش مستانۂ عشق
گنبد چرخ ہی اولٹا ہوا پیمانۂ عشق	سطح عرش ہی خشت خم میخانۂ عشق
ہی ازل سی دل بدمست یہ دیوانۂ عشق	خط تقدیر ہی اپنا خط پیمانۂ عشق
شورش حشر ہی گرد رہ دیوانۂ عشق	شعلۂ طور ہی بال و پر پروانۂ عشق
طرۂ حور ہی جاروب پریخانۂ عشق	حلقۂ اہل عزا بزم حریفانۂ عشق
کف سیلاب ہی صبح در کاشانۂ عشق	خار صحرای عدم کنگرۂ خانۂ عشق

شیخ کعبہ کی طرح کیون ہو نہیں جو ہی گمراہ
لامکان سی ہی ملی راہ صنم خانۂ عشق

پہونچانا ہوں میں پیر کو ہمارا سلام شوق	بزم فصاحت میں سخن کو تہا پیام شوق
دلمین نہ کیونکی کسی سی کلام شوق	دہونڈھا لیی زبان پہ جو آجای نام شوق
پیغامبر ہی ہوتا ہی سن سنکی لو جہر	دلسوز شیر ہی ہمارا سلام شوق
اوس مست کی وصال کا نکلا نہ اشتیاق	کرتی رہی مدام محبت اہتمام شوق

[illegible]

[illegible]

ہو نہ میں شنا عمر بھی اوس قد پہ کہو نگا موزون
یہ سبب ہی کہ ٹھہرتی نہیں آنکھیں اوس پر

ہو ستارونکی گرہ بند کی ساری پوشاک
نہ لگی تار نظر سی جو تمہاری پوشاک

بند جو ہیں ہار ہو عمر دون کو محرم نکرو
کیون یہ نامحرم نگہ آگی اوتاری پوشاک

سو آئینہ ہو گئے دنیا سی جب دید یا دل تک
ذرا بھی روشنی کی پروانہ سیر جا اول سینے
شب فرقت میں تاریکی سو اندھیاری ہی یہ گھر
کسی صورت نہ آیا وہ پری پروا اپنی فانوس میں
کشش میں بلا ہی چاہ ان میرے چینونکو
دکھائی شمع جلنے جلنے میں ٹھوکر سے
تیری تصویر سی ہو کیون آئینی کو ہیا انشر
نہوں دل سوختہ جانونکی کیون پروانے

نہ آیا لاش کی بھی ساتھ قاتل پہلی منزل تک
لگی آنسو بہانے سوز غم سی شمع محفل تک
الٰہی بے اثر ہی نور شمع ماہ کامل تک
فتیلا کیا جلا دی سب کتاب نقش عامل تک
فلک سی کھینچ لائی ہی بلا کو چاہ بابل تک
سیر لاشہ تو گیا ہی جان پا پیکر گل تک
جلا پروانہ رخ سی تیری آئینہ دل تک
کہ شمع حسن سی روشن ہو گئے فانوس محفل تک

یہ اوس تلوار کی جھنکار کیا نغمہ ہی حدت کا
کہ جو ہیں مثل صوفی وجد میں روح بسمل تک

طوبی ہی نام ہر شجر سایہ دار گنگ
چشم اپنی تنگی ہی حباب کنار گنگ
عزت میں بھی ہی لطف جو پہنچے کنار گنگ

ہمسایہ بہشت ہی قرب جوار گنگ
آنکھوں میں سیر ہی ہی بہار گنگ
مانند آل کاش دامن لے کنار گنگ

[illegible]

[illegible]

نہین ہی باغ تمنا بہار کے قابل
ہوئی نہ وصل بت گلعذار کی قابل

حدیث زید ہی کب اعتبار کی قابل
یہ جبر وہ ہے نہین اختیار کی قابل

تمہاری نقش قدم پر نچھاور کیون نکر
یہ گلزمین ہی ہماری مزار کی قابل

ہماری طرح تمہارا بہی چاہتا محبوب
جو ہوتی زاہد و تم اپنی یار کی قابل

نہین تیری دل سنگین مین آتش الفت
یہ سنگ وہ ہی نہین جو شرار کی قابل

شرار آتش موسی نہان ہو حسن مین
نہین وہ سنگ ہماری مزار کی قابل

ہواونکی پای حنائی کا نقش مرقد پر
یہی چراغ ہی اپنی مزار کی قابل

تمہاری عشق نے ایسی لی ہو گئی ہم شرمسار
رہی نہ لائق گل ہم نہ خار کی قابل

کبہی تو نیت فتراک کیجیے اس کو
یہ مرغ جان ہی تمہاری شکار کی قابل

عذاب قبر سی ہم چہوٹی لاغری کی سبب
نہین ہی جسم جو ہووی فشار کی قابل

گناہ مجہسی ہوئے بیشمار اسے زاہد
نہین مین پرسش روز شمار کی قابل

کدورتون سی کرو دل کو صاف ای حیدر
یہ آئینہ تو نہین ہے غبار کی قابل

فرقت مین شعلہ خیز ہی ایسا ایاغ دل
ہوئی سیاہ سر پہ مین دو چراغ دل

چمکا ہی الفت رخ رنگین سے چراغ دل
روشن ہوا ہی روغن گل سی چراغ دل

فرقت مین پی رہی ہین کسیکی لہو کی گھونٹ
خون جگر ہی یہ ہی ہمارا ایاغ دل

سینہ ہی لوح قبر شہیدان آرزو
شمع مزار ہے اپنا چراغ دل

٥١

[illegible]

خشت خم گو مین بہی ہوی سر آسمان پہ ہم
بادہ نوشی کا کری ذوق بس اتنا حاصل

مسکن ہی گل روان جنونکا فضای گل / غنچے چٹکتی ہین یہ ہی بانگ درای گل
دیکہی جو ایک شمہ شمیم وفای گل / بلبل کری ہزار زبان سی ثنای گل
جوش بہار نی سر سودا اُبہار دیا / کیا کیا کہلائی گل مجہی کیا کیا کہلای گل
دیوانگی کی اپنی ہی شورش بہار مین / بلبل کیطرح کرتی ہین نالی برای گل
ساقی وہ یاد آتی ہین رنگین پیالیان / نشتی مین چومتا ہون کف دلربای گل
ابر سیاہ جامہ ماتم ہی ہجر مین / ہین زخم خونچکان مجہی چاک قبای گل
گر صرف جام می نکیا اس بہار مین / کس کام آیا سانہ جو زر لیکی آئی گل
خندان کبہی کبہی متبسم کبہی خموش / کیا دلربا ہی شاہد رنگین ادای گل
چونکی بی سبب یہ خزان مین صدا نہین / ہر برگ کی زبان پہ ہی ماجرای گل
پیدا ہوئی کبہی زیادہ ہوا یہ مزاج ہین / ہی شاخ چوب تخت سلیمان برای گل
عاشق سی ہی قدر و قیمت معشوق جوہر / ہی نقد جان بلبل شیدا بہای گل

جوہر کرو نہ سیر چمن کیا فراق مین
خنجر سی کم نہین مجہی ہر برگ ہای گل

ہوتی نہین کب سرو مین ای رشک چمن ایسا / تم ہو تصدق یہ نہین کسکو تمنا
ہین پہول پہ تیر ستم سی قدمین پہ گرتی پہول / ای جان جہان باغ مین آ تیری کئی پہول

بچہائی ہی میرا ابر ای سنم یہین بہول
جو دلمین چہپا ہی وہی ہر رنگ سی ہی

جوہر ہی پای بلبل دل خار وطن بہول
رو رہا ہون مین تصور مین ہین وہ ابروی چشم
راتدن صرف طہارت ہی ہین ... ابروی چشم
آفرین ... اشارہ ... ابروی چشم
معجزہ دکہلا دیا گویا کہ ابروی چشم
رو رہا ہون ...
باغ حسن یار مین ...

ہی طریق اپنا بہی وفادار سے | ہی تمہارا اگر شعار ستم
دیکھکر مجکو روکی کہتی ہین لوگ | یہ جو اسنے یہ حال زار ستم

ظالمون مجہین کی یہ روز حساب
کرلو جو ہم پہ تم ہزار ستم

عاشق ہین صنم قابل کشتن تو نہین ہم	گر ہین تو گنہگار ہین دشمن تو نہین ہم
بدخواہ تری اوبت پرفن تو نہین ہم	صد شکر تری دوست ہین دشمن تو نہین ہم
گھبرا کی یہ کہتا ہی ہمارا دل بیتاب	سختی یہ نہین پارۂ آہن تو نہین ہم
کیون خاک نشین ہے پئے ہم گشتہ ہمارا	کیا صورت سی نقش سم توسن تو نہین ہم
عاشق ہین مسی لب کی ہین کیون ان آج کو جانیں	شیدا ہی گل و غنچہ و سوسن تو نہین ہم
دل نے جو کہا بلبل نالان ہون تمہارا	کہنی لگی ہنسکر گل گلشن تو نہین ہم
لیجائینگی محشر مین ولا انکو شہادت	اب چھوڑنی کی خونکی دامن تو نہین ہم
کیون رند ونسی جھک جاتی ہین اپنی سر	رکھتی ہین کہین شیشی کی گردن تو نہین ہم
مین زانگلی سی جو لگاوٹ کی یہ بولی	ناری یہ کیون ہنستی ہین برہمن تو نہین ہم
پامال روش کیون ہین کسیکی دم گلگشت	کاہیدہ ہین سبزۂ گلشن تو نہین ہم
دکھلا دی خدا کو کسی بت سی ملادی	یون قائل ہر شیخ و برہمن تو نہین ہم
کیا وجہ کہ جون دل دیدہ سی ہی تنگین	زخمونکی طرح رکھتی ہین دامن تو نہین ہم
کافر جو کہا مینی تو جھنجھلا کی کہا یہ	ہین کچھ تیری نزدیک فن مکر تو نہین ہم

۵۲

دانت ہیں ٹیڑھی کی کہ چیتن دہان تنگ کو
خندۂ دندان نما ہی چشم دامن گیر میں

سبحہ پر موقوف ہی یاد الٰہی دیکھ لو
یاد آتی ہی خدا کی جب گرہ ہو کاکل میں

جام آب آتشیں ہی کہ بجھی روشن چراغ
شام ہی چھائی ہی بن کی لی کہ گھٹا گلزار میں

اور زلیخا سیری یوسف کی جو لیجا ہیں شبیہ
ہوا ہی سودا دگرگون میں سے بازار میں

تجھ سے اے خورشید رو دونا ہوا لطف بہار
سایۂ رخ بن گیا سورج مکھی گلزار میں

اپنی کو جیسی جو تم نکلی تو یہ حیرت ہے مجھ کو
آفتاب آیا ہی کیونکر سایۂ دیوار میں

قاتل بیدرد خموشی میں سے ہر زخم کو
ہنسکے کہتا ہی کہ شبنم ہی گل بیمار میں

تو نہی چہلکا سا قیاس ساغر شراب لعل کا
اور وہی اور وہی کہ آج ہی گہٹا گلزار میں

دیکھی اوس گلبدن کی جسم خوشبو کا اثر
ہو گیا کی آگئی ... میں

تھا خار رنج وقت نہ کیا دل کو فگار
گہ کبھی کانٹو میں تھا جا کر ... گلزار میں

مہ پارون کی کر تونکو کہتا ہی قاتل ...
... بیل ہی کیا ... دامن گیر میں

اوس پری رو ... کا ہی اہتمام
شاخ گل ... گلزار میں

یہ اشارہ کرتی ہیں جو وہ ابرو ہی سیاہ
نقش کیا تیغ قضا کو اسکی زنگار میں

جیسی جو بال کا ... اسکی پہلو میں
سو سایہ گر آیا کا تہیں ... گیسو میں

کرامت ہی کہ سورج ہی شب تاریک گیسو میں
ستارے ہیں تکو ہیں عجا ہی ...

صنم کیا چشم خورشید ہی تیری ...
قیامت ہے کہ یکجا چاند سورج دیکھی گیسو میں

تم جو آئی دور مین ہی جا غ گل باغ مین
ہی گلابی غنچی کی لبریز قلقل باغ مین

تیری الفت مین ہی نالان ہر گل باغ مین
غنچہ گل بنگئی منقار بلبل باغ مین

کشتہ خونین کفن تیرا ہی ہر گل باغ مین
روضہ خوان تیری شہیدون مین بلبل باغ مین

کیون نہ ہون مجنون نکہت مین بلبل باغ مین
محمل لیلای نکہت ہی ہر گل باغ مین

کسکی آنے سی بپا ہی اسقدر غل باغ مین
ہر روش ہی کوچہ منقار بلبل باغ مین

چٹکیان تمنی بجائین تو یہ سمجھی عندلیب
طائر رنگ حنا کرنی لگا غل باغ مین

فصل گل ہی یا قیامت شیشہ ہی
کشتی صہبا کا بندھا جاتا ہی پل باغ مین

تم کرو گلگشت تو ہو لی نمو بالا جمیعت
چال سی تجھ کل تیری آئی تزلزل باغ مین

بیت علم لکھی گا ہی گل تیری کاکل کی صفت
باغبان کرتا ہی مشق خط سنبل باغ مین

فصل گل ہی آتی ہی صیاد گلچین کی ہون
ہوگیا بلبل کو برق انداز ہر گل باغ مین

نالہ آتش فشان کا ضبط اتنا چاہیئے
داغ دی گا ہر ای منقار بلبل باغ مین

ہم کرو اس مین سیر ہوا چاہئے ہے لگے
تو بیان تھا مین غنچہ گل باغ مین

تیری جلوی سی شکست رنگ کی آئی صدا
طائر رنگ چمن نچا ہی بلبل باغ مین

نازسی جب کاو رنگین خیرانی انگلیان
شور بلبل جا سی ہی گل باغ مین

گلگشت چمن آج وہ ناز دماغ
اسقدر او بلبل نالان کر غل باغ مین

ہوگیا سائی سی اوسکی جھکو ہی پیچ جنون
تنگیا بال پری ہر تار سنبل باغ مین

۵۵

٥٦

جو چھوڑی دختر رز ہی تو مجکو دیکھی ہیہو
لگی گا جو ریسی کشش دل بغیر انسان ہے
یہ شور ہی تیری بسمل کا کہ ہای تیغ پہ تیغ
جنون نی چھوڑی نہ زنجیر [illegible]
عجب [illegible] جا ہی جو ہر دم [illegible]

طلاق دین جیسی بی بی غیر پہ حلال نہین
ادا نہین ہے کرشمہ نہین جمال نہین
دہان زخم کی صورت وہین تو لال نہین
گری مین کون کسی کا شریک حال نہین
چلی شہ تیغ تمہاری وہ چال نہین

کہین گی قاتل جو ہر زادونکو ای جوہر
بسان تیغ ہماری زبان لال نہین

ہوگیا ہی زخمی تیغ نگہ دل اندر نون
بسمہا جاتا ہی یکایک خانۂ دل اندر نون
ہی دم آخر دقیقہ مرگ کا باقی نہین
فصل گل آئی تھی پہر ولولہ پیدا ہوا
عاشقونکو آپ تیی ہین جو گلشن مین مزا
وصل کی سوز [illegible] کا ہی مجکو ہجر کا
دائر گرد و نگاہ دینا ہی نوا ہی ساز عیش
کوس کرتی مرحلہ کرتا ہون ہی بیکلی
خال رخ پر آرزو مند فنا ہین آنکہین لگی
[illegible] کی صدا

مین تڑپتا ہون بسان مرغ بسمل اندر نون
آفت نو [illegible] ہی ہر راہ منازل اندر نون
اب گھڑی ساعت ہون بیکل نہایت دل اندر نون
دیکھی ہی [illegible] مایل اندر نون
کاسۂ گل لیکی ہین بلبل [illegible] سایل اندر نون
او بیکل ہر گھڑی ہوتا ہی [illegible] دل اندر نون
مہربان ہی [illegible] مایل اندر نون
دی رہا ہی کوس رحلت کی صدا دل اندر نون
مردم چشم تمنا ہی تیر آتل اندر نون
ہی شکستہ دایرہ حرف [illegible] دل اندر نون

دل دیکی قاتل [illegible] تیغ زبان
[illegible] دل کا سودا [illegible] جان من نہین
[illegible] اتنی ہی ای گلبدن نہین
[illegible] نہین
[illegible] انجمن نہین

۵۸

کمہلا گئی عذار تری اک نگاہ مین
الجھی ہوئی ہین حلقۂ گیسو مین جان و دل
صحبت مین نوجوانونکی رہتی مدام ہے
اللہ رے صفائی کہ آتا ہی منہ نظر
بیکر شراب ہوتی ہین شوخ اور بہی حسین

نازک تو ایسی گل بہی ہا ہین یاسمین
کچہ عاشقونکو حاجت طوق و رسن نہین
پیر مین شوخ مثل شراب کہن نہین
کس روسے کہیے آئینہ و نکا بدن نہین
مشاطۂ حسن کو ہی شراب کہن نہین

دکہلائی جوہرون کی چمک تیغ یار نے
جوہر ہین تو رغبت سیر چمن نہین

صد چاک ہو گیا ہی دل زلف پر شکن مین
دل محو ہی بہ یاد گیسوی پر شکن مین
آیا وہ گلبدن کیا گلگشت کو چمن مین
وہ بت کرے جو باتین پیچ سخن مین
تم خال رخ دکہاؤ انگل اگر چمن مین
بلبل کی بہینی بہینی خوشبو ہی کیا بدن مین
کچھ فرق بہی نہ رکہا اس ضعف موج و تن مین
ہوتی ہی کنگہی ان کے گیسوئے پر شکن مین
کہینچون مین آہ سوزان گر ہجر گلبدن مین
بینا ہو چشم نرگس گویا ہو طفل غنچہ

آئینہ بن گیا ہی کنگہی تری چمن مین
ہی شاخ عشق بیجان ہر رگ میری بدن مین
پہولی نہین سمائی غنچی جو پیرہن مین
بجا ئین سارے غنچی ناقوس سے چمن مین
پیدا ہوں داغ لالہ کہلا ہی یاسمن مین
ایسی نہین مہکتے تو بوئی کلی چمن مین
مانند بوئی گل ہی اب جسم پیرہن مین
کرتا ہی دردشانہ اس شانہ بین بدن مین
ہو جائی شمع روشن زہرہ کی انجمن مین
جائی جو وہ مسیحا گلگشت کو چمن مین

سرمی کی تحریر کیب ہی گرد چشم
ہین ہرن چوکڑی ہوی زنجیر مین

ذکر کسکی آتش رخ کا کیا
تیر گئی چہاتی اب تقریر مین

غرق ہوگی کشتی عمر خضر
آب ہی انکی تیری شمشیر مین

گیسوی شبگون پہ افشان نہین
ہی چراغان خانہ زنجیر مین

سایس حیرت سرائی کرتے ہین
پیہر رہی ہین عالم تصویر مین +

ساتی جہنکی تمہاری چاندسے
کم نہین ہو چاند سے تنویر مین

عزم ہی صحرا کا کہان ای جنون
پا تراب اب خانہ زنجیر مین

دام ای جوہری با بہر مرغ روح
پارہ کا دوڑا نہین شمشیر مین +

دیوانی اندنون جو کسی گلبدن کی ہین
گلہای داغ پہول ہماری چمن کی ہین

جو زہر نوش دست بت سیمتن کی ہین
وہ پیر و طریق امام حسن کے ہین +

کہتی ہی ہمکو ساری خدائی شکستہ دل
آشفتہ جیسی زلف شکن در شکن کی ہین

رخساری او خالون کی کیا پوچہتی ہو وصف
وہ آئینی حلب کی یہ نافی ختن کی ہین

پروانی تیری بزم کی ہین یا وہ مشتری
تیاری اشک شمع تیری انجمن کے ہین

تیر بلا کی سینہ و دل پر ہین بار ستمین
یارب ہدف یہ کونسی ناوک فگن کی ہین

کہتی ہین لوگ اتنو ہمین ہی لبسان غیب
مداح اندنون جو کسی بد دہن کی ہین

آتی ہین شمعین مردہ نظر اوسکے روبرو
فانوس ہای شمع یہ دہوکی کفن کی ہین

تلخی ہجر تصور میں ہی آئی جو نظر
آبرو میری یہ رکھیں گی دم رخصت یار
اینچہ جلوہ نظر آیا یہ کیا حیرت زا
میری جانب اٹھیں اسلیئی اک حیلہ سی

طالب دید کی کرواگئیں ای ما آنکھیں
سر خرو مجھکو کرینگی میری خونبار آنکھیں
آنکھیں تیرا گئیں حسن کی کیفیت جان آنکھیں
ورنہ کب مستی سجالی ہیں بیمار آنکھیں

دیکھیں بہر تماشا کیا یہ دکھائیں جو ہمیں
لی چلیں ساتھ میری حسرت دیدار آنکھیں

دل کو شیخ حرم ابرو میں ہے جھکگئی آنکھیں
دیکھو خوناب جگر سی ہیں سدا تر آنکھیں
جوش حیرت سی ہوں گریان بھی تصویر
گل نرگس نہیں حسرت دید میں یار
[illegible] عشق سی قیامت ہی آتا ہی نظیر
[illegible] نظر آیا نہیں [illegible] کسطرح
تیری دیدار کی کیا دولت بیدار سی ملی
تو ہی عارض تابان کی نظارہ سی ہی
شوق دیدار میں ہر سمت لیئی پہرتی ہیں
حلقہ در کو کہیں یار کی اب حلقہ چشم
نہیں ممکن کہ ہٹی او رخ تابان سی نگہ

آئیں جب روانی نظر تیری بہت [illegible] آنکھیں
خونفشانی سی نکالی ہیں میری [illegible] آنکھیں
اشک آتی ہیں نظر اور نہیں تر آنکھیں
نکل آئی ہیں میری تو بہی باہر آنکھیں
ہونگی محشر میں گنہگار [illegible] سر آنکھیں
بن گئیں آپ کی جلوہ سی ہر آنکھیں
ای پری تیری [illegible] لٹ میں [illegible] آنکھیں
عارض نور سی روشن ہیں سراسر آنکھیں
مجھکو اب شکل نگہ دیتی ہیں چکر آنکھیں
عاشقونکی جو لگی رہتی ہیں در پر آنکھیں
صاف آئینہ عارض کی ہیں جوہر آنکھیں

نشہ کی عالم میں کیفیت کا دیکھا انقلاب
جام خالی ہو گئی سر آنکھیں ہو گئیں

چوہر آئینی کی صورت ہی صفائی لیکی دل
دیکھنا کیا شوخ کیا عیار آنکھیں ہو گئیں

کیونکر رہے کہوں دلبر تمہاری ہتھیلیاں
ہیں گوری گوری چاند سی پیاری ہتھیلیاں

چھپ جائیں لیں کیوں نہ تمہاری ہتھیلیاں
چہریاں ہیں انگلیاں تو کٹاری ہتھیلیاں

کیونکر نہ دلربا ہوں تو پیاری ہتھیلیاں
ہیر کی پہونچی لعل سے ساری ہتھیلیاں

چھو لیں حنائی جیسی تمہاری ہتھیلیاں
جلتی ہیں مثل شعلہ ہماری ہتھیلیاں

اونگلی ہر ایک خنجر تیران سی کم نہیں
بسمل ہو دیکھلی جو تمہاری ہتھیلیاں

تالی میں پیا اوج کی صدائیں سنی نہیں
ہیں تا رخط دست ستاری ہتھیلیاں

پھیری جو پیار سی رخ رنگین پہ اونگلی ہاتھ
گلگ ہو گئیں ہیں ساری ہتھیلیاں

کیونکر رہے دل نہ بسی کیف رنگین یار میں
رکھتی ہیں خط سی داغ شکاری ہتھیلیاں

ہیہات میرا دل تو سر دست لی لیا
کیا دلربا ہیں بیکی پیاری ہتھیلیاں

چوہر کا دل نہ یار ہو پروانہ کس طرح
شمعیں ہیں ہاتھ شعلہ تمہاری ہتھیلیاں

پہول ہیں محرم میں کہی ہیں پیاری چہاتیاں
پہول پان لیعنت گل ہیں تمہاری چہاتیاں

اپی تو قدرت خدا کی شیشے او تیہر کا ساتا
تم ہو نازک سخت ہیں لیکن تمہاری چہاتیاں

ہاتھ ملکی تو فرقت میں ہی واحسرتا
سینہ کو چاہتی ہیں وہ پیاری چہاتیاں

ای بت عنزالی وی بیٹی ہیں تیری ہیں دل جتا ہیں ہی ...
دیبا الہ دار سرمہ نگاہ غضب کیا
مستوں کی کوئی دیکھا ہی ... ہیں
کس کس بلا میں تیری ادی مبتلا ہیں ہم
گردن میں طوق ہی ہیں زنجیر پا میں ہیں
ایجان ... دل صد جا کی ...
ہر ... جو تیری زلف گرہ گیر پا میں ہیں
ملتا ... لطف ... سیر میں
دیتا جو پانو ... بت لی پیر پا میں ہیں

[illegible]

[illegible]

وعدہ جھوٹوں تو کر لیا ہوتا
کیون زبان پر ہی بار بار نہین

جوشش دل سی گرتی ہین آنسو
اپنا رونی مین اختیار نہین

مدعی کی نہ میری حق مین سنو
قول حاسد کا اعتبار نہین

یار آتا ہی او دل بیتاب
کس لیے اب تجھی قرار نہین

بخدا دل ہی صاف آئینہ
ان بتون کی طرح غبار نہین

کوئی دم مین ہی پیش کوی عدم
زیست کا خاک اعتبار نہین

اب تو دست جنون کو فرصت ہے
کہ گریبان مین ایک تار نہین

قتل جوہر مین کیون تامل ہی
پاس کیا تیغ آبدار نہین

مست بوی بہار وحدت ہون
بلبل گلشن حقیقت ہون

مست و مدہوش جام الفت ہون
سرخوش بادہ محبت ہون

جلتی ہین کیا رقیب حسرت سے
اوس پریسی جو گرم صحبت ہون

کیون نہ ہو خون خشک اے گل تر
زرد برگ خزان کی صورت ہون

رکہکی ہو تشنہ ہون یہ ہو تشنہ قتل کرو
طالب شربت شہادت ہون

سامنی منہ کر وا دہر دیکہو
منتظر آئنی کی صورت ہون

نور کی صورتین بنائی ہین
مین تو قربان دست قدرت ہون

نار دیکہو جبل کی سے کہتے ہین
ہیچ تاب و پری کی صورت ہون

٦١

[illegible]

[illegible]

ہو چکی سب سی لبوں پر ساقیا دم آگیا
ساغر لبریز ہی پیمانہ خالی نہین

کنج مرقد میں بہی ہمکو چاندنی کا لطف ہے
کب خیال عارض تابان سی وہ خالی نہین

پای رنگین پر گل تر کا گمان ہونی لگا
جلوہ اونکا کب بہار گلشن خالی نہین

کان پر لعل بدخشانی شفق کا عکس ہے
پان کی لیکن لب لعلین پہ لالی نہین

دل شگفتہ ہو گئی کہتا ہے وہ سینہ دیکھکر
بہتر اس سی باغ عالم میں کوئی لی نہین

اور بہی ہی عشق غم ہجر میں پیمان نمایش
دود دل چہایا ہوا ہی یہ گھٹا کالی نہین

اشک غم ... سبب نہی غم اسمین ... نقش پایا ہے
جا بسو مین کشور دل کا کوئی والی نہین

وحدہ اک عالم کو آتا ہی ہماری نظم پر
جوہر اپنا کو دیکھا ہی شعر جو خالی نہین

رند ہونکی آئی شیخ کسی کام کی نہین
آزاد مرد دام مین اسلام کی نہین

ایمان عشق زلف ہی بند تو کیا مین
کافر مین جو معتقد اس لام کی نہین

ہم مست ہیر جام سی کہتی ہین سلسلہ
خبر نا ہیر سی اور کسی کام کی نہین

کعبی مین بیٹھی ہی مست ذرا سی جنون کی سیا
کب لتی تیر ری جا نہ حرام کی نہین

شیخ جی ہی وحد مین آگئی ہین نغمہ سنج
کافر مطیع بید کی احکام کی نہین

ہی کفر بندہ نماز مین خالق سی پھیرنا
پابند اس سبب ہی ہم اسلام کی نہین

جوہر ہی الغرض زاہد و یمن دلچو
جھگڑی وہان پہ کفر کی اسلام کی نہین

[illegible]

بیسبب جس گهری ای شیخ دیدار خدا هوگا
کرونگا یاد جلوه وس صنم کا مین قیامت مین

خدا غفار هی بخشیگا کیون محروم سمجها هی
نهین بیچ هین جو ممی مبتلا هین حماقت مین

سنا ذکر شهیدان جبکه طوطی جلد کی هونگی
وه بولی هم بگڑ لایا اگر تنگی جا کی جنت مین

ملائی حرف کچه ایک محبت گرچه رکهتا هی
ذرا سی تا تاثیر جاتی هی آخر کو شکایت مین

بیان خام کهلایا هی حلیم گنده جاتا سے
مزی کیا جانین ... نعمت مین

نهی گی قمری حق گوی گلزار جهان جوهر
هوا نهی ... عشق پاک سرو قامت مین

تیغ او قاتل بجها لی زهر پرتاثیر مین
کچه بلا بل کهول دی آب دم شمشیر مین

آئی هین مجنون بهت عشق بتی پیر مین
اپنی قد هونگی هی کب ... خانه زنجیر مین

خون کشتو نکا نهین لگا هی و قاتل جا بجا
یه دهان حلقه های جوهر شمشیر مین

تو عبود ریا مین نهایا بلبی تنگ شوخ جسم
ملگیا خون سر فرهاد جوئی شیر مین

قتل تو کا فر کریگا کیر بولا سے بیگناه
درج حرف خط کوئی هین تیری تحریر مین

کها تمین وسکی بلائی کی هو نهین غیر سے
بیش دیکهون کسکی جاتی وصلکی تدبیر مین

بای حسرت ... اوٹها بخت خوابیده تو کیا
کیا هوا غل کر کی بر پا خانه زنجیر مین

تیری خط دست کو کهتا هون صیاد دل
دام رهتا هی همیشه دست آهو گیر مین

دهیان مین هین پر معانی کی اسطرح هم مست مین
جسطرح صوفی هو مستغرق خیال پیر مین

تیرع مین یاد هین ... تلوار ...
کیون نهون سیرنگ ... حال ... تقریر مین

٦٣

کہدو عیسی سے شب ہجر تنگ ہی پل افلاک عمر
اشک کو تکا دریا ہمارا آ گیا ہی جوش مین

کیون نہ شرکون ہیبت لپور دیکھکر مانند صید
دل پہنسا مچہلی کی صورت حلقہ ہای گوش مین

ضبط راز عشق کب سودائیون سی ہو سکا
بک اوٹھی لب جو کچھ آیا جنون کی جوش مین

دل ہمارا ہو گیا گرداب بحر مین عرق
جا پڑی اپنی نظر جب حلقہ ہای گوش مین

نجحت دو تین سیکھی معذور ہم مستی کی وجہ
ساقیا دیکھا نہ ہند و اعظ کا اپنی ہوش مین

نالہ مین گر کبہی میری دل پر شور کا
سانس کی پردون کا عالم ہو تمہاری گوش مین

وانعت پر آسمان کی گرتی ہین گریان ہی
دیکہکی ولا نہ سمجھا بار شون کی جوش مین

صدقی ہوتا ہی دل وارفتہ جو مانند کبک
ماہ ہی ہالی مین یا محبوب ہی آغوش مین

تھی وہ پہنا تو یہ تاریخ جوہر نی لکھی
لعل کا اچھا آب و نیزہ تمہاری گوش مین

ہو گئین وصل کی کیا وہ اجیالی راتین
آہ اب بکہتی ہین ہجر کی کالی راتین

گہر ہی جلوسی اوس ماہ کی ہون کیسی نہ پر
دور یا رب ہون جیسے انکی یہ جالی راتین

صبح ہونی ہی نہین آتی ہی نظر قسمین کیسے
ساری دنیا سے ہماری ہین نرالی راتین

شام سی صبح ہوا کرتی ہی منصوبون مین
باتین کرواتی ہین کیسی یہ خیالی راتین

دیکہ اک جو تصرف مین ہی اپنی زاہد
وصل کی کب ہین کرامات سی خالی راتین

پیاری منہ سی وہ ٹپکا کرتی ہین گاہ مین یہ
پاس جوہر ہو وہ ہونٹی میری والی راتین

[illegible]

اللہ ری وہ چتون میں یہ شوخی یہ شرارت	آئی وہ صنم بانکا بالا مری گھر میں
خالی نظر آیا تو بھرا آنسوؤں سے صحن	افلاک بھی قد کا ہی تہ و بالا مری گھر میں

وہ یار دیا شمس و قمر جسمیں ہیں صدقے
جوہر کیا خالق نے اوجالا مری گھر میں

پوچھ لیتی ہیں وہ سب لبسی ہماری باتیں	حرف مطلب کے سو اسنتی ہیں ہمارا باتیں
وصل میں تکتے کبھی جو تجلی کی تقریریں	ایسی سنتی ہیں نہیں آنکھیں ہیں پیاری باتیں
جو بھی سنتا ہی ہیں جو تمہاری سنتی ہیں شیریں سخن	تمہی کیا آگے تھا وہ گنواری باتیں
یاد کرتی ہیں مزا وصل کی تقریروں کا	دل میں ہم سوز لگتی ہیں تمہاری باتیں
حال کہتا ہوں تو گھبرا کے وہ بول اٹھتی ہیں	دل ذو ہر کتا ہی جو سنتی ہیں تمہاری باتیں
بس وہ ہر ایک سے مشغول نہیں ہوتی ہیں	یا سنتی ہی سمجھتی ہو ہماری باتیں
مسکراتی ہیں جو عمر کہ یہ چتون چتون	دل میں ہم خوب سمجھتی ہیں تمہاری باتیں
سچ ہی مشکل کا کہنا نہیں ہی ہم سچ سچ	شرم سی شمع بہتی تو ہم سنتی ہیں پیاری باتیں
تو کسی چوک لبسی ہر ایک بات میں کہہ جاتی ہیں	دل عاشق میں چبھو سے ہیں کہا سی باتیں

یہی جوہر میں کہا کرتا ہوں ناسخ کی طرح
ہاں وہی وہ پیار کی آواز وہ پیاری باتیں

حسرت ہیں سب کی آپ اگر گفتگو کریں	زاہد و آج بیعت ست سبو کریں
تصویر جانے سے جو ہر تیرا روبرو کریں	ماہ شفق بانگ سے کلیجا لہو کریں

٦٥٠

ای شیخ کعبہ ہم وہ کرامت کی رہ زمین
ظرف شراب جام میں تیر ظرف وضو کریں
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

تم وہ گل ہو کہ جدھر ہو کی کھل جاتی ہو | روشن باغ گلی کوچی مہک جاتی ہین
کب ہی شاخ گل سنبل ہین نزاکت کا یہ رنگ | بار گیسو سی وہ ہر بار لچک جاتی ہین
تھما جاتا ہی غصے مین ہیو کا چہرہ | شعلۂ آتش رخسار بھڑک جاتی ہین
زیب طاہر سی ہی ہو جاتا ہی اکثر پردہ | عیب النسا کی ہو شناک سی ڈھک جاتی ہین
وصل جب تک نہ ہو کیا آنکہ لڑانی سی سرور | مین نہین مے مین جو دو جام چھلک جاتی ہین
ایک نظارے مین جاتی ہین عاشق بیہوش | آنکھین ملتی ہین کہ دو جام چھلک جاتی ہین

شیشۂ بادہ یہ رکھتی نہین ہی جو مہر
مست سر دختر قاضی کا یہ ڈھک جاتی ہین

خیر سیندر بیب جیسن کہین ہے اچھی نہین | جھیل ہی نہین یہ پان نہین میسی نہین
ہین میوہ ہای تر یہ کہین اور کب نصیب | یہ نیشکر یہ آب نہین کیلا بھی نہین
لی زعفران جوز و قرنفل نہ قافلہ | کیوڑا یہ ہو تیا نہین یہ کیتکی نہین
کہین یہ مصر کی نہ یہ نعمت ہی تمیز | زیور نہین یہ وضع نہین بانکی نہین
شکر کہک یہ ترشی انہ یہ صرح تیسر | کہان یہ کہان کیا مزا ہی جہان یہ کوئی نہین
چشمی بہشت کے بھی اسی سرزمین مین ہین | ہندوستان سے جا کوئی بہتر کہیں نہین

جوہر ہی جای فخر کہ ہندی نژاد ہون
اس سرزمین سی چرخ کو بھی ہمسری نہین

مثنوی
اور ہی جو علم طب الٰہی ہین بیان ہم زمین ہو | وہ ہون جو اہ ترا ایکل کہ ایک تن سے ترا ہون

[illegible]

[illegible]

در صنعت توشیح کہ از ہر مصرع نام معشوق بر سے آید

ناز وانداز وادا کا ہی صنم دیوانہ ہون	آہ جو چاہو کرو مجہہ پہ ستم دیوانہ ہون
زہ رو شور حسن لیلی سی ترا گر ہی زیاد	واہ دا کس رہ مین مجنون سی کم دیوانہ ہون
بی اوٹہائی جور کی آتا نہین انکو قرار	یار غش دشت گرم ہو مین ہم دیوانہ ہون
گفتگو سی عاشقون کی فاش ہو جاتا ہی راز	مدعی بہکیل گیا مین بیکلم دیوانہ ہون
صحبت اغیار مین ہمکو مین دیکہون کسطرح	الیسا کب میں نشے جمعیت الغم دیوانہ ہون
حسب دلسی بات حبیب کی کرلیا شیدا مجہی	یا تون کا مین آپکی ایسکے قسم دیوانہ ہون

بانہ آیا ہر مصرع سی جو ہی نام یار
ادس پری پیکر کا کیا جادو ہی تم دیوانہ ہون

سیر گلزار رقیبون مین کیا کرتے ہو	کیسی گل ہو کہ مجہی خار دیا کرتی ہو
لب پیالا کیا یہ نہین عشق جفا کرتی ہو	لگہ یہ یاقوت کی تختی پہ کیا کرتے ہو
صید نا نگہ ناز کیا کرتے ہو	طائر دلکو بہی تم رشتہ بپا کرتے ہو
کون سنتا ہی جو تم منع کیا کرتی ہو	واعظو خود نہین سودا ہی کیا کرتی ہو
چشم پر اشک مین بیٹہی ہو تصور سی علم	موتیو نہین میری دلدار ملا کرتے ہو
آئی ہو اب میری تربت سی ٹہیکر رونی	وعدہ وصل پہ مرگ فنا کرتے ہو
تم مین ہی پر تو اعجاز کہتا ہے کیا	تانہ دل مین زبانی کی رہا کرتے ہو
کہتی ہین کام نہین کیا میری گہر سی احسان حسیب	تم ونگی محفل آباد کیا کرتے ہو

67

قتل عشاق سے بخت ہوی جاتی ہین
سرخ ہو باعث سی شہیدون کی کیا کرتے ہو
نام کا بہی سمجہتا ہون نگین پہ لب لعل
تم جو بیمار میرا نام لیا کرتے ہو
سخت حیران تمہارا نازنی مین تمہین
صدمی یار تو ہی وقت کی سہا کرتے ہو

[illegible]

چشم انجم ہوی چیکی ہی تمہاری حسن سے | پی ہیبت تاب و نکا کب ہی جہلا نارات کو
رونق روی جانفزا بی جسم بیجان ہو گیا | ہو گیا سیل فنا کانون یہا نارات کو
باغ بی تیری مجہی اک دشت آفت خیز تہا | تہا چراغ غول کا ہر گل زبا نارات کو
کرتی ہین ہنسی لگا کر خندۂ دندان نما | کہولتی ہین موتیونکا وہ خزانارات کو
مضطرب ہین بیقراری کے ہو کر ہو دن سے | وصل کا وعدہ تو کر لو پہر نہ آنا رات کو
انکو کہتی ہین صبا جیب دستہ گل کرو | دیکھتا ہون تو کہتی ہین گریبانا رات کو
جو گی گودند ہمکی تو تجلی کا غضب تیر سین | کور ہی کا وصاف ہو گا ما نہ پانا رات کو
کس میں بہ انجم نشان ناوک لا روز ہین | ہی ہماری آہ کا گردون نشانارات کو
کہول دو گیسو کا دل پر داغ کا | گا ہی گا مرغ چمن اپنا ترانا رات کو
کہو لگر چوڑا دہر تیر نگہ چہوڑا اودہر | شہر کرتی ہو لگا تی ہو فشانارات کو
جو مزا ہی عشق پنہان مین کہا ظاہر مین ہے | یاد ہی واں قمر چہپ چہپ کی آنا رات کو
کہل گیا تسی لگا نی مین اہین مین کا | ہمنے دیکہا جو چن کو قمر کا انشانات کو

وصل سے شب ہنسی کی تہی اپنی ای جو قمری
جو لب بام ہی ہمین ہی یاد ہم تین لا نا رات کو

اپنا ہو وہ بت شیرین صفات | ای جا ملق ایسی ہی لوگی ہو کی ذات
کہتی ہو مینا کے تہسن بات ہو | کیا ہنک پاک مندی ہو گیا ہنک ذات
سن لی لگاکی کان جو دو صفت | پالا تمام خلق مین یہی بات ہو

[illegible]

69

صدائی صور اسرافیل آئی حشر برپا ہو
سو لپٹی ہیں گیسو عنبر ایمان دل کی شکن

تمہاری پاؤن کی گہونگہرو کی جسدم چہچہا
اوسی بیٹہو تنہ میں گردن کہ بر حق کا خنجر

مری اٹہی مسلمان اور ہندو لوٹیرا ہی جو ہر
جگہ ملتی نہیں مردونکو تکیہ ہو کہ مرگہٹ ہو

بیم و امید ہی دل امیدوار کو
پہلو سی گلمین دیکہتا ہون جبکہ خار کو
لو موت کی حوالی کیا جان زار کو
مین زندہ دل ہون دین مجہی بادہ خوار کو
سارا بدن ہی پہول سا رنگت گلاب سی
تربت پہ میری آ نگار روتی وہ شمع رو
پہانسی گلی کو تنگی ہی اک رگ گلو
اون گیسوؤن نی اور بہی جہٹکا دیا حسین
چہرہ چہرکی منہ رقیب نظر سی اوتر گئے

گیا بقرار یان تمین شب انتظار کو
حسرت سی تہام لیتا ہون قلب فگار کو
اب خوش ہو دیکہ دیکہکی میری مزار کو
تاثیر چلی ہی مردونکی طرف مزار کو
کیونکر کہون مین زندگی خیال یار کو
تربت مین دیکہتا ہون چراغ مزار کو
جہوکر بلا مین پہنس گیا گیسوی یار کو
کیا کیا گہٹا بڑہا تی ہی لطف بہار کو
کہوئی نہ آپ دمی اپنی وقار کو

جو ہر ہر ایک کوچہ یہان رشک خلد ہی
دیکہین بہشتی آگی ہماری دیار کو

بہار پہر نصیب گلی سال ہو کہ نہو
گلی لپٹ کی سی ملو پہر وصال ہو کہ نہو

پیو یہی بادہ گلگون حلال ہو کہ نہو
کمال حسن یہ ای مہ جمال ہو کہ نہو

گر کبھی تا نفس طول ریاضت کھینچی	تار برقی سی سوا گرم خبر پیدا ہو

شعر جوہر نہوں کیوں صاف لقول نقش
جوہر پاک سی پاکیزہ گہر پیدا ہو

پہر بہار آئی کہیں سودا نہو	دل کسی گلفام پر شیدا نہو
اپنی دشمن پر بہی یہ صدمہ نہو	یار سی چہٹ کر کوئی تنہا نہو
ختم ہر ایک صحبت جانئے	پہر میسر ہو یہ جلسا یا نہو
ڈرستی مطلب اپنا کہہ سکتی نہیں	ہون وہ آزردہ کہیں ایسا نہو
گر گذرتا ہی نگرانی کی ہمی بات	آدمی کا دل کہیں [illegible] نہو
وصل اپنی یار کا حاصل رہے	اور قسمت میں خوشی ہو یا نہو
گلیوں میں اس خسی جھبکی چاندنی	ماہرو منہیں پہ گر جسکا ہو
خانہ خانہ عشق کیا جاسے نہ وہ گل	جسکا دامن خار سی اولجھا نہو
ضعف سی لب تک نہیں آتا سخن	بات میں جب تنگ سخن تکیا نہو
بی مروت بی وفا ہو آدمی	سنگدل ای بت کوئی تم سا نہو
لوٹتا ہوں سایۂ دیوار میں	جان دی پریوں کا دیوانا نہو

ہو نہ پہلو میں یہ دل جوہر اگر
اپنی ہاتھوں آدمی رسوا نہو

کسقدر نام خدا اونچی تہی شان لکھنؤ	عرش کی رکھتا تہا کرسی ہر مکان لکھنؤ

اب کہاں وہ لطف عیش و عشرت پہر جا تیرتیم
قدر حاکم یہ نہی جیسا تہی وہ سلطنت
بادشاہ وقت تہی گہر بیٹہی سب آرام سے
آبرو کسیکی بارت کیا کہاں کا امتیاز
سبکی سب لے زر تہی لیکن آبرو ظاہری
یا نو مہر اقلیم کی خلقت کا مسکن تہا یہ شہر
چرخ دون نے قہر کی گردش سے دی اسکو شکست
فخر دارِ ہی تہی ہندی سو دین بہت
شور انگریزوں کی ہل چل سے ہی تا گردوں بلند
آمد عیسی کی کہاں اب سمجہی کی ڈہب
آدمی کیا چپا پانو تک بہی ہیں
پوچہی کیا فہو ... کیا ہو میں
پہرتی پہرتی شہر میں جہاڑو و صفائی
جان عالم جلد نکلنی سی ملیشین یا مراد
کچہ عجب نگین مراد ... یہ تہا گلزار شہر
سیر مجہی کہکر بولا ... وہ میری جو شناس
اب چہپایئے کیجیے ... نبیع

لندن یا ... تہی میان لکہنو
ہاں جاہ و بادشاہ قدردان لکہنو
عیش و عشرت عام تہی بہر جہان لکہنو
ہوگئی یکسان کسان ناکسان لکہنو
عہد کی ... گہرلی جلد جان لکہنو
اب عبادت گاہ ہی دار الامان لکہنو
شاد شہر انکو ہیں اب پاجیان لکہنو
ہو گئی گرم فغان ای مومنان لکہنو
حضرت عیسی بہی سنتی ہیں فغان لکہنو
اولیٰ دم بہرلی لگی ہیں سب مردمان لکہنو
دادی کو ... پہرکی بلا سیران لکہنو
رہ ... ہو الاماں ... لکہنو
جو تہی ... ہیں لکہنو
یوسف گم گشتہ پائی کاروان لکہنو
یا خدا سرسبز رکہنا بوستان لکہنو
... شاعر ... لکہنو
... تہیں لطف زبان لکہنو

[illegible]

[illegible]

جو ہمسری شاہد اسپہ کنہیا کا نجرہ
رکھتا ہی دوجی کو میرا خالق ہنر ارمانہ

کھینچ یاری جو کمان ہی بحر ... ساتہ
یکدلی کی تیری تجھ نی یہ تیر کی ساتہ
وعدہ وصل کیا بات بدلی نہ اب
... زاہد تیری تحلیل ہی تحلیل ہوئے
شعلہ ہی ربط ہی شمع کی انگشت نما
حسن اُنکی ترقی ہوئی ہی سود ...
خاک دنیا میں ... تنگی ... کا
شمع روئی ہی سدا جانکو پروانون کی
... کہیت میں ... نظر آتی گی
ہی کمان ... ہی تلوار

دو دلن کو شہ ... میں ... تیر کی ساتہ
... تیر ہی ... تقدیر کی ساتہ
رنگ بنا ہی بدل جائیگا تقدیر کی ساتہ
وصل میں فتح ہوا نعرہ تکبیر کی ساتہ
... سوا نہیں ... تقدیر کی ساتہ
سلسلہ ہی ... زلف گرہ گیر کی ساتہ
گر جدائی میں نہ سوتی ... کی ساتہ
... ہی عشاق کو ... تیر کی ساتہ
... دیدہ خونبار ... کی ساتہ
... ہی مجھ عاشق دلگیر کی ساتہ

مرگیا ... نالان ... غم
... کی گئی دلگیر کی ساتہ

آج کسکی ... سیری آنکہ
آئینہ ... سیری آنکہ
تیغ ابرو ... سیری آنکہ

کیون ... سیری آنکہ
رنگ ... سیری آنکہ
... حلقہ جوہر ... سیری آنکہ

[illegible]

ست کو بہوکی باغ عصی بیچ نالوں کے
سقدر ہجر مین مرنیکی تمنا بہی مجہے
یان جاتی ہی ابہی آنا اگر ہو آگو
ہری قامت کی نظارہ ہو کو عجب کیا ہی اگر
ب کیا بہی و ابرو کا تمہاری مذکور
سی کی سر یلانی کی سدا ابر آکے
سازو برگ در ابجان ہمہا ہو جاے
یون محبوب عجب کو دشمنین ہین ہمشن کی نزل

گرد باد اپنو نظر آگ بگولا آسکے
اجل آئی تو کہون حضرت عیسے آسکے
بعد مرنیکی اگر آئی تو پہر کیا آسکے
سرو گلزار سی فردوس کے طوبی آئی
کیون دکہاتی ہوی تلوار تمہیا آسکے
کبہی آتا نہ کہا آپ نی اچہا آسکے
نامہ بہی جو تیری کان کا تیا آسکے
داد دینی کی لئی خبر سی سودا آئی

آگیا ہجر مین دم اپنا لبون پہ جو بہی
جان بچ جاتی جو وہ رشک مسیحا آتی

ن کرنی مین انکو شعاع خورشید روشن کے
یادہ ہی ضیا نہیں سی وہ شمع گریز کے
ہو گی خونریز عالم نہیں ناوک افگن کے
یامت زا ہو گی نا تیر ادب تیری چتون کے
نتی رکہی لو کی ناک ہر اک لو ہی تنکی
ودہ زہرہ شمائل نا [illegible]
نظارہ جہانک کہیں نظر بار [illegible]

سنا ری چرخ اطلس کے سنبک کو کو دامن کے
پہری پروانہ تیغ ہی چراغ روز روشن کے
نشیمن ہی دستہ سو فارسی کہیں چیکون کی
شعاع آفتاب [illegible] تیلی ہی چلیمن کی
سر ہچہا شمع سی شمع آہی تیر روشن کے
دل صد چاک سی آئی [illegible] آواز گن کے
نہی [illegible] شبنم ہر دو آج [illegible] شبنم سوزن کے

کہتا ہون بسکہ اوصاف گل جیسا یار
آگ کی جانب بہار غیبت اوسی کے ہونگی نہو
ہو گئی تقصیر اگر مجہ ناتوان نی رو دیا
آفتاب حشر سمجہا چہرۂ تابان کو مین
دوست گر ایذا دیتا ہو کم نہین ہی دشمن سی

کم نہین تحریر میری خط گلزار سے
کلک کو بہی عشق ہی تیری گرفتار سی
آنہ میری باندہ دیجی آنسوونکی تار سی
ہوگیا جب حشر برپا یار کی رفتار سے
جان کا خواہان جو ہو تو غیر بہتر یار سے

کثرت گریہ نی جو میر کہولی ہی پر وا نگاہ
پر بندہی مرغ نظر کی آنسوونکی تار سی

باعث گریہ جو شور عشق زلف یار ہی
بعد مردن بہی سر سودای الف یار ہی
اشک شیرین چشم مین ہی دیدۂ گویا ہی
ضعف کا پتلا بنا ہون جسم ایسا زار ہی
ہر بت کافر یہ جان زار کو تہہار سے
کہینچ کر سولی پہ دکہلا دو ایسی دار فنا
دیکہکر اونکی صدا رنگی کثرت جلتی ہی
جان آتی ہی لبون پر ہجر مین بیجان جان
ورد ہی دونکا وقت مین ہمین صبح شام
جان اگر دین جاتی گی حق حق کہی کہتی ہین ہم

آنسوونکی تار مین زنجیر کی جہنکار سے
قبر مین مار عذاب آ کی بار غار سے
دیکہئی لبریز جام شربت دیدار سے
پیرہن کیا دوش جان جامہ تن بار ہی
ای میری خالق کرم تیرا مجہی درکار ہی
عاشق قد بلند ایجان بہی خدار ہی
دل کباب آتش سرگرمی بازار سے
لب پہ لب کہدو یہ آب زندگی درکار ہی
رشتہ تسبیح اپنی آنسوونکا تار سے
قامت دلدار سمجہا جسکو ابدال وار نی

خال رخسار عرق آلود کب ہی یار سے
جو کبہی جانبازی چومون اوسکو پای شیخ
عشق مین سر دار بنایا ہی وہ سر دار ہی
ناتوان ہوکر مری بہر گردش افلاک سی
اوٹہ نہین سکتا کبہی بہاری خاک سی
بیٹہی ہین ہم دامن صحرای وحشتناک سی
خلعت گردانی تن بری سودای شاک سی

ہوگئی آخر ستارا اس شہسوار حسن کے | مر گئی ہم جنبش زخم حلقہ فتراک سے
بہری شب تا فلک یاں نظر آتی ہیں سب | بر ستارا کم نہیں ہی دیدۂ نمناک سے
زاہد وکیوں چشم پوشی بادہ انگوری | دخت قاضی ہی اسی نا کو نگاہ پاک سے
عشق کی کشتی کو زندہ کرسکی ممکن نہیں | قابل نہیں ہیں مسیحا آئی گر افلاک سے
جل میں ہم شوق گیسوے معنبر میں اگر | بو ہی عود سوختہ آئی ہماری خاک سے
پیرہن کاغذی واں کیا ہی دامان نگاہ | آنکھ ہیں ہیں تو نقارونقش تیری شناک سے
ہوں نہاد شکی انہیں خلعت سے قائل ہر خراب | ہم بھی ہیں والبنگان من قراک سے
دشت کا سجادہ ہے جادہ ہمیں انشیخ دین | ہم ہیں اپنا صحرا ہی ضبو کی خاک سے
ہاتھ میں بھی ... لیست مجہ بیکش کی ہی | قبر میں بھی ہوں جبہ جو شناک سے
اوس انکھ میں ہما ہیں بھی شش انگلستان | حور کی حلوں کو کیا نسبت ہے پوشاک سے
پاکبازی کا جنہیں دعوی ہے وہ مکار ہیں | دلولہ دل کا نکلتا کب ہی عشق پاک سے
سنگدی پر تم ہی ... ہوبان سجد نہیں | زاہد ہی کون منکر ایسی جا پاک نفی
اعتقاد زاہد تو ... آئی کس طرح | کیا ہو کافر زادہ بداصل بنی پاک سی

رعب سی جو میر فریب ... تو سہتا ہی نصیب
دیکہکی میں غیر کا دم ہی ہماری ناک سے

مصحف رخ پہ نمایاں جو کوئی تل ہوجای | بی نقط آیۂ قرآں پہ باطل ہوجای
یہیں بیاگیر فقارہ وہ قاتل ہوجای | خوف ہی گیسوی پہ خم سلاسل ہوجای

٧٥

کیا صفائی ہی بہی ہی چاندنی

ہی دم شمشیر ترے جھوم یہ چاندنی

کیا صفائی ہی بچی ہی چاندنی

ہوئی تمکو اکسیر چاہت ہمارے

بہت زر ہی ہو دولت ہمارے

ہمنی زلف شبگون مین نشا ہمارے

اجل لائی یہ شام غربت ہمارے

الہی یہ کیسی خلقت ہمارے

یہ آجاتی ہی کیون طبیعت ہمارے

پھر شفق مین نظر آتی سب کو
اپنا اللہ مددگار ہی کیا پروا ہے
وقت وصل کی لوٹا کرون پہروں
وا ہوگا کسی صورت سی مرا عقدہ دل
اشک خون آج اثر اکسیر کا دکہلا دے مجہی
کیا اثر نقش قدم مین ہے اگر یاد نہ سے لگے
ایسی نکہت تری کہتی ہے نسیم گل
وصل ہوتا نہیں یار تو وصال اپنا ہو
سر کھینچ جہنم صنم کی جو لکھی صف قلم

دست گلرنگ تمہارا جو حنائی ہو جائے
ہمسی برگشتہ اگر ساری خدائی ہو جائے
صلح ہو جائے کبہی ولنسی لڑائی ہو جائے
دو جو اک بوسہ تو ان عقدہ کشائی ہو جائے
طوق آہن سے گردن میں طلائی ہو جائے
تابع حکم ابہی ساری خدائی ہو جائے
نقرہ طوق جو پہنی تو طلائی ہو جائے
ہجر کی غم سی کسی طرح رہائی ہو جائے
عین تحریر مین سر کی سلائی ہو جائے

دیکہتا ہی رخ جانان کو صدا ای جوہر
چشم آئینہ کو بہی چشم نمائی ہو جائے

قتل عالم کرتی ہی فرقت کی شب پر چاندنی
شعلہ عارض سی ہے بے مضطر چاندنی
نور کا عالم دکہاتی ہی سراسر چاندنی
دیکہی گلشن مین جو اگر وہ سمن بر چاندنی
حسن کا جلوہ دوچندان ہی شب مہتاب مین
پاک ہین گرد کدورت سی سدا روشن ضمیر

کہیت کشتو نکی دکہاتی ہی سراسر چاندنی
ای پر پروا چلی سیماب بنکر چاندنی
تنگی ہی کیا ردا ای نور تم پر چاندنی
جلوہ دکہلائی گل مہتاب بنکر چاندنی
ہو گئی نور علی نور اونکی رخ پر چاندنی
خاک آلودہ نہین ہوتی زمین پر چاندنی

[illegible]

کرو غیر سی باتین اب یہ نہو گا
زمین خلد کرتی بزم طرب سے
قصور جو ہی ناچ گانی کا وسکے
کہا صوفیون نی کہ حال ان کو آیا

گئی ہی نہین ایسی غیرت ہماری
فلک دیکھ سکتا ہو عشرت ہماری
ہوئی جاتی ہی اور ہی گت ہماری
ہوئی جس گھڑی غیر حالت ہماری

حسینونکو گھورینگی جنت مین جو ہم
چھٹی کی نہ مر کر یہ عادت ہماری

کیا تہمت ناحق یہ میر حسین جی ہی
پیارا تب ہجر کی بس جی پہ بنی ہی
تم قاعدہ دل لیتی ہو ابرو کو دکہا کر
تجھے نہین کچہ کوئی لگائی کہ بہائی
اک شنک سلیمانکو جو ہی خواب مین دیکھا
ترسانہ لب وصل کو وا اشت عسے
کفار مین یہ جلوہ عجب بات ہی برعکس
کوتاہ بہت ہی شب وصل اسکو بڑہا دی
ایجاد میں صبح تو کھلتی ہوئی دیکھو
کمخواب ہی مخمل تری سونی سی ہی پر
ئی حقی کی ہی ئم ہی تری شاخ گل تر

مین جاگتا ہون ابہی ہی مین آنکہ لگی ہی
اعضا شکنی ہو چکی اب جان شکنی ہی
صانع نی یہ کس تہبر کی تلوار گڑہی ہی
یان شمع صفت سوز غم عشق جلی ہی
آنکھو نسی میرے منتظر بہو کی اوڑہی ہی
مہمان کوئی دم کا ہو نہ جان چلی ہی
پہنچی ہوئی کس نور کا سایہ یہ پری ہی
قدرت تیری کیا جگی ان کو نین تیرے سپے
اس غنچہ گل مین بہی نہانا ہی
نقش آنکہ سی تصویر نہالی کی اڑی ہی
ہی بہول ایجان کہ سونی کے کلی ہی

حیرت مین کیا عجب ہے جو انسان رہ گئے — تم کو خرامتی دیکھکی حیران رہ گئے

ناوک کمان مین جو رکی ایجان رہ گئی — کیون لپیس کرکی قیس کا سامان رہ گئے

چہیرا جو ذکر مینی رخ و زلف یار کا — حیران کتنی کتنی پریشان رہ گئے

شب ہو گئی بسر ہوین بوس کنار مین — دل ہی مین آہ لگی سب ارمان رہ گئی

سچ ہے ہی جہوٹی وعدی ہزارون کیا کبھی — اک شب کبھی نہ گہر میری مہمان رہ گئی

مین ناتوان گیا تہ ہی کہ چاک در کی راہ — حیران ہو کی ساری نگہبان رہ گئی

بعد فنا ہی آنکھین ہماری کہلی ہین — دلمین کسیکی دید کی ارمان رہ گئے

کی کیون نہ کنگہی جو میری جان بیچ کہو — تنہا کس کا غم جو بال پریشان رہ گئے

جوہر نہ نکلی ضعف سی وحشت کی ولولی
ثابت یہ دامن اور گریبان رہ گئے

ازل سی سرکشی ہی مین کیفیت ہی عالم ہمکو — جبین اپنی ہی جا تحریر خط ساغر جم سے

حقیقت اپنی نظرون مین نہین ہے ساغر جم سے — کٹوری جیسے نہ آئی اپنی سی میکش پی کی تحریر

دکہا بین سیر جدبے ہی اخر دو مین شبنم کے — تری مژگان نہین قاتل صفین مین ماتم کے

دکہاون بلبلو تاثیر اگر مین آہ پر غم سے — ہر اک نخل چمن بجا ہی صنوبر نخل ماتم کی

نہ زار اپنا اگر دیستی نکلی چشم پر نم سے — تری فرقت مین رو رو کے سوئے ننگیا غم سے

زبانی سب ہی دیکھی کی اہانت اہل عالم سے — لبسان شمع کشتہ کسنی تحریر انکہو بزم کی

سفید انکہین ہوئی ہین رو رو کے بیچ جانان مین — سفید جانہائی شبنم مین ہے صبح ماتم کے

۷۸

٧٩

چھپیگا خون کب قاتل مرا یہ شہید نہین
شہادت کو دہی گی گی بجنبہ دیگی تیغ یار کی

غم فرقت مین بہی گرچہ دو لمبی عالم ہی
بہ گل مین دسنانِ منبرپہ جہو محرم کی

زیادہ جنکو ہی شور بزرگی انکی پہپہکی مین
گواہ فیض شوربیت بہی آتجاپہ زمزم کی

وہ مین سرحلقہ ماتم نشینیان سر بستہ ہے
مو نہ ہی جو زلف حلقہ ہائی زلف برہم کی

بہجی آتی ہی اس گلشن نوا ہجرانِ سینی سے
ترچھی نال مین وہ جہرہ میں تا ثیر ہی سم کی

کروادس ہنگ سنگ کو سجدہ جا کی نیت ہے
میری اللہ کرتا پیدا اس عزم مصمم کی

نشور لگی آنکھ مین سرمگی نظارہ قاتل
وہ ماتا ہی محرم کا یہ سیلی ہی محرم کی

شب تاریک فرقت دیکھکر مین مر رہا تھا
بسیر پونچی فلک کی ہی شاید صبح ماتم کی

ہی وہ جوہر فولادِ تیغ مختصر ای جوہر
شہادت تیغ قاتل سی ہوئی مجہ کشتہ غم کی

خال مشکی لب تمہارا عارض پر نور ہے
جسکو بلبل کی نہین جا جب نہ کافور ہی

ہم نجت مین گئے عشاق کا دستور ہی
دیکھو کیا دلکو وقت برای حور ہی

دیکھ ساقی ابلی مست ہیں وہ مستور ہے
محمل مست لعنت ہر دانہ انگور سے ہے

سننی ہین کانون سے آنکھون کبھی دیکھا نہیں
راگنی کس طرح سی پردہ مین وہ مستور ہی

بیٹھی بیٹھی گھر مین نی ہین ہر دم نغمہ ساز
اب سراپردہ بہی اونکا پردہ طنبور ہی

جان تنگی مین دیوانہ نہین ہر طرح
کون جانی وضع کیا او کیسی شکل حور ہے

نیند چشم عقل کبھی کچھ نہ دیکھی اونچ نیچ
آئی جو یون عشق کی سہی نہیں سوجھا ہی

ڈھونڈھ ڈھونڈھ کی مجھکو نہ پائی گی اجل بیچ جگاو — سر شفقت سی جو داماں ڈیکھو رہی
زاہد اکہو دن نہ باتین ہین کیون غرور — مجھکو کب شیر کی طرح سودا کہ وصل حور ہے
حیف ہی لیکر تو انکھو مین ہی مشکل نگاہ — کہتی ہین غفلت سی ہم کسطرح کہین دور ہے
بادہ سر جوش شیشی مین لی ڈکر کیا — لاکہہ مستی ہو ہمارا راز دل مستور ہے
ڈرتی تہا سو نہ کی آنکھین بند کر لین یکبکہ — چاند ہیبت سی نہ نکلا وہ شب جو رہی
کس لب نو شین نی اپنا کام دل شیرین کیا — زہر حسرت سی لبالب کاسۂ فغفور ہی
وہ حرف سب جسنہ ہو تمہین انکھڑاتی ہین قدم — آبلون مین پانون کی کیفیت انگور ہی
چھوڑ دو سنا ہین نظر ہر شکار مرغ دل — تم ہو سنا حسن شاہو نکا بہی منظور ہے

قول ناسخ سچ ہی جوہر نا خوشی کا وصل کیا
سفیی سی سینہ ملا دل سی وہی دل دور ہی

دل شہید تیغ ناز قاتل مغرور ہی — زخم سی جاری لہو کی جاہی انگور ہی
غیرت برق تجلی اپنی ہت کا نور ہے — داغ دل ای حضرت موسی چراغ طور ہے
مست ہون کیفیت گلشن ہی فصل بہار — شیشہ ہی ساقیا پیمانہ انگور ہے
موسی انکھوں سی لگائی سیری خاک عبر کو — سنگ مرقد یار کی ٹہوکر ہی سنگ طور ہے
جسکی عاشق دار کیچھی ہین دوا و نکا ہم — داغ دلکو احتیاج پنبہ مستور ہے
وصل ہو جو ستمگر کتنا ہی کل بیتا ہیں — تا نہ ملتی رہتی ہین عاشق سدا دستور ہے
تفتہ مین مسرور ہو ہوکر یہ بکش کہتی ہین — آسمان ہی تاک پر دہ مین خوشۂ انگور ہی

۸۰

[illegible]

ملا کو منہ رہی بوسی سے محروم | بھری آب بقا سی آہ پیاسے

نہ ہو نہ شوریں کی ہم الفت سی جو ہر
جو کاٹن ہے وہ تیغ جفا سے

لو دور آفتاب کی ساقی نی راہ کی
شوخی لب سی سی شیر ہی آتش پا کی
جاتی صف قصر ہین ہین تیغین نگاہ کے
کیا شکل ہے ہی شیخ شریعت پناہ کر
انگشت ہو الف زخم پر ہی تیغ
تار نظر پہ ڈور نگی انکھوں کی پتلیان
دم دیا کیسی وہ بت دل مجھ دیں گیسا
اسی یوسف عزیز کنوان گھر مصر چاہ کر
زاہد اثر یہ اپنی سینہ کا سیون کا دکھنہ
کہتا ہوں خال عارض تابان کو
پرستش ہوئی تو داو خشر کی
ساقی نی غرق نشہ صہبا کیا مجھی
ابانظر اک آینہ زنگ بستہ ماہ
چھیڑی اسی کسی پی نی یہ گلگون ناز کو

بدلی نہ آسمان پہ ہو جای ماہ سے
کیا تیز ہی شراب پہ قند سیاہ کے
بیٹھی کہون مین سر پہ گرد سیاہ کے
صورت خدا دکھا ہی نہ او عشق سیلو
قاتل یہ حالت اب ہی تیز وا دیوانہ
دیکھی جو ساحری بت جادو نگاہ کی
زنار بنگی واعظ سبحہ مین اہ کی
حاجت قصد دل کو نشتر انگلی جاہ
دل کی طرح سی کبھی رنگت سیاہ کی
یہ ہو پر وہ ہی ماہ کی حسن مین ماہ
تو قبر مجھ سی لوح چھپی میری گناہ کے
خود آ کی نوح نی میری کشتی تباہ کی
اک شک سی کی بحر مین جب سے منہ
دور کر نہ ہی انگشت نگل گرداب کر

۸۱

[illegible]

بوسہ رخکی طلب صاف دیتی ہین جواب
جا کی آئینی مین پہلی منہ تو اپنا دیکھیے

ایسی لٹی ہی آکی زلفونکا وحشی جاسکے
تیلگی زنجیر ہی تجکو رگ یاد سکھیے

جی او بہو نگاہین او سید مم جا نگر تم کی صد
کچہ لب جان بخش سی بیت یہ فرماد یکھیے

پہیک کے ملنا مہو تو ہی پہی لیجم غوشی کہا
قد خم گشتہ ہی آغوش تمنا د سکھیے

نقب سا تج بت سی نظار یکو آئینی نکل
دیکھنی والو نکو اپنی آپ گرداد سکھیے

خاک کی ذرہ سی ستار ہی نقش سم تو لا
آپ اپہی شمشیر نازنا کی جہکاد سکھیے

آکی گا ہو نچال پی دستی زمین شہر مین
چال کا مضمون نہی آپ بند ہو اد یکھیے

میلی مین کیا دیکھتی کا ایسی پہیر کرن
آئینی مین جا اگہر بیٹھی تماشا دیکھیے

ہجر مین سیر چمن ہی کسطرح فرصت نہو
یاس ہا گلرو نہین محسود ہی گل کیا دیکھیے

کہتی ہو ملتی نہین ہی نبض بیمار عشق
آکی چشم تغافل تی یہ کہو یاد سکھیے

کب ہی جہالا ہو تیکا عارض پہ ذرہ پر
ماہ کی پہلو مین ہی عقد ثریاد سکھیے

جیخ کو مسلخ کیا تیغ نگاہ نیر سے
غنچۂ چشم ہر بانی ہی ہر ستارا د سکھیے

آبسی جا آنکھین بیچ حبا مین ہی کہ شیدا بیت
نیکہا ہوا مردم چشم تمنا د سکھیے

خال لبنا نہین شیریں لب جان بخش میں
پہلو ہی عیسی مین بیٹھی مین نصارا دیکھیے

عشق مین جو سیر کرتا ہی جو آزادی کا دہیان
بدلی آئینی کی وہ نقش کف یاد سکھیے

دل سوز انسی بہلا آہ کہان دور رہے
غیر ممکن ہی کہ آتش سی ہوان دور رہے

[illegible]

ای شاہ حسن کبھی خیال اس ضعیف کا
جاگی نصیب تی ہوئی پایا یار کو
وحشت ہی جا کی پشت لیں خاک اڑائیے

چیونٹی کی یاد مثل سلیمان نچھوڑیے
لی لیجی بوسہ رخ تابان نچھوڑیے
مانند گرد باد بیابان نچھوڑیے

آنکھوں سی دور ہو تو تصور میں دیکھیے
حسرت نظارہ رخ جانان نچھوڑیے

دل ہوا آخمی تیغ ابرو نگہ کی تیر
قید میں ہی زار ہوں [illegible]
گو ہی مجبوری [illegible]
تیغ ابرو دیکھ کر قاتل مجھی آیا ہی غش
لیکی دل فولاد میں انکا ہی [illegible]
رخ پہ جو وہ کاکل پیچاں [illegible]
[illegible]
کی سبل اس تشنۂ الفت کی [illegible]
[illegible] جسم زار [illegible]
عشق حیرت زا جو دکھلاتی کبھی تیر نگاہ
ضبط کیونکر عشق مژگان ضمن میں [illegible]
دیکھتی ہی دیکھتی ہو جائیگا حاصل کمال

زخم دل وا ہوا انکی آب دم شمشیر سے
[illegible] دانۂ زنجیر ہی
[illegible] اسباب ہی غافل [illegible]
[illegible] آب دم شمشیر سے
[illegible] عاشق دلگیر ہی
خال عارض [illegible] دانۂ زنجیر ہی
نخل ماتم [illegible]
[illegible] آب دم شمشیر سے
اب نظارہ کر [illegible]
[illegible] حسرت [illegible]
نالہ دل چھپتی ہیں پہلو میں اپنی تیر
ماہ تابان ہوگا آئینہ تیری تنویر سے

[illegible]

اوس چشم مست کا دل بریان کو ہی لطف — پوچھو ربط شراب کو ہی کباب سے
جاتون اگر نازسی رکنیکی پاؤن وہ — آنکھین لگادو تم بھی اوونکی رکاب سے
مہتاب بہی سرو دمغنی ہی باغ ہی — ساقی چھکادی جلد مجہی اب شراب سی
آب حیات لائی اگر خضر کیا ہیون — بہتر نہین ہی اوونکی دہن کی لعاب سے
دکھلاؤ وصل مین نہ مجہی صد ہزار ناز — دم اگیا لبون پہ تمہاری حجاب سے
یہ ذوق بادہ ہی ہمہ تن خم مین ہیا — بہردی ہمارا کاسہ سر تک شراب سی
قطرے عرق کی خوشہ انگور سے — آیا پسینا رخ پہ جو تاب شراب سے
بہونچا پسیل گریہ سیتا اوج پر — بدلا ہی آفتاب کا ساغر حباب سے
ہم تیرہ بخت صر گئی ایک تیرگی — ای زلف یار فائدہ اس پیچ و تاب سی
دیکھی اشارہ آنکی گر چشم مست کا — بہر لائی اپنی خم کو فلاطون شراب سے
طوطی ہمنوا آئینہ ہو جائی ای سخن — تقریر اگر کری میری عالم جواب سے
آرایش او حسن خداداد اوسکی — سنبل جوان سیاہ ہوون جو خضاب سے
دیکھی نہ جہوٹی وعدہ نہ ہیکو تسلیان — جاتی ہی تشنگی کہین موج سراب سے
مدت سی دل لگا رہی جن بہر کی ہمی — وعدہ دیکھی نہ تم دلکو ہماری شتاب سے
راحت سنایی ایک ہی سو جوان — حقی اگر آشنا نہین ہین یار دل خواب سے
ای شیخ عصر اتنی فضائل نہ رانج — تا پیچ ہی اخذ مناسب جناب سے
اک لحظہ مین ہرا بھنگی سست الکا مرو — جو سرا امید ہی یہ خدا کی جناب سے

[illegible]

کہتا ہون صاف صاف اوسکو جو نالہ لطف ہے
ای شانہ زور کب سے اس ترسیل مزہ ہے

شہد ہی ہوا ہی اور لب جو شکر آب ہے
افسوس وہ پری ہمین اپنی بغل مین ہے

عشاق کو وہ درد محبت اوٹھاتی ہین
یہ زور پہلوان مین طاقت تیل مین ہے

ہم اونکو چھیڑ چھیڑ کی تکرار کرتے ہین
دل جانتا ہی لطف جو ردو بدل مین ہے

دیکھا جو قصر یار تو خوش ہوکے گنبد پایا
دیوار قہقہا کا اثر کیا محل مین ہے

ایجان تیرے لب شیرین کی روبرو
کچھ قند مین مزا نہ حلاوت عسل مین ہے

تکیہ انہین خدا پہ اونہین نہی پاندیہ یا
تفریق ہیگی اہین اور اہل دول مین ہے

اندر ہو پارہ سا ہین تو باہر شراب خوار
جو لطف نیک بد ہی فرنگی محل مین ہے

فرقت مین درد کرتا ہی ایسا کہ الامان
پہلو مین دل نہین کوئی پھوڑا بغل مین ہے

٨٥

پریونکی جھگھٹون مین رہا کرتی ہین مدام
جوہر تمام ملک سلیمان عمل مین ہے

بدلتا ہی ورہی جہان کیسی کیسی
دکہاتا ہی چرخ آسمان کیسی کیسی

نہ تن سی رہائی نہ فرقت سی فرصت
اوٹھاتی ہی صدمی یہ جان کیسی کیسی

نکلتی ہی آنکھین فرقت مین آنسو
رواں ہین یہان کارواں کیسی کیسی

سکندر نہ دارا نہ کاوس کے ہین
ہوئی دفعتہ بی نشان کیسی کیسی

نگاہ و قہرہ کی نہ عاشق سے پوچھو
لگی زخم تیر و سنان کیسی کیسی

نہ عقدہ کہلا اونکی موئی کمر کا
مبصر تری ہی درمیان کیسی کیسی

[illegible]

لیتا نہیں ہے نام بھی اب کوئی مصر مین	بازار یوسف آگے تمہاری کساد ہی
مصرع ہے جبکہ جامت سوز نکو ہی شان	شوخ جیسی ہاتہ اوٹھا کی کہا ستمزادہی
روح خدا ہی سب مین ستانا نہین	وہ دشمن خدا ہی جو اہل جہاد ہی

جو مہر کو جہوٹی وعدہ پہ کہا دیتی ہو فریب
کہا او قسم ہے اب تو نہین اعتماد ہے

[illegible] چاہان سے	زخم ہوا او دن آب پیکان سے
[illegible] ہم گریان سے	[illegible] ایسی ہو طوفان سے
[illegible] چشم جانان سے	[illegible] کو ہوا انسان سے
گرم جوشی ہی سوز پنہان سے	شعلہ او ٹہتی ہین جسم سی جان سے
ہوئی یاد نگاہ کی جہاسے	اشک نکلی جو چشم گریان سے
سینک لین آنکھین آتش گل پر	اور کہا لے گئے گلستان سے
اب تو شہید اکرین کلیجا غیسہ	دل جلا میرا داغ ہجران سے
ہو نہ ثابت ہند و ہتیون مین ہا	دور دہا کی کو کہو دندان سے
سایہ اپنا زمین پہ بھاری سے ہے	ایسی ہو جبل ہین بار عصیان سے
تیری آنکہ اپنی رخ کو کیا دیکھی	عار ہندو کو ہی مسلمان سے ہے
آشنا اب چرائی ہین آنکھین	خشم انسان کو کیا ہوا انسان سے
آنکہ سے نکلے ہین آنکہو نمین اشک	یہ حرارت ہی سوز ہجران سے

جہان کہو و قدم کعبہ وہین سے
ہر اک خالق بقول شیخ دین سے
خدا وران مین جس خالقین ہے
[illegible]

[illegible]

لیلیٰ اونکی نہالی سیر جو یاد آیا ہے مجھے
ماہتاب جا رخ تابان کا اونکی ہی تشبیہ
جیسے پریان سے بہتر خاص کیا جان گئی
کوئی نہ ما ہی جیسے مجنون نو لیو
غیر کو جب بلندی ملتی دیکھتا ہون یا نہین

جنگلیا فرش مشجر جادۂ صحرا سے مجھے
چادر مہتاب سے بازم ہی نقاب سے مجھے
مین جو آدم ہون نشتون سے کیا سجدہ مجھے
اضطراب دل کی عالم مین کیا رسوا مجھے
خون رولاتا ہی تیرا رنگ حنا کیا مجھے

دیکھتا کس سے صدا ہی چہرہ

دل جو اپنی دکھا سکے
دیدی کی اوس ابرو کی تلوار سے
بسمل دیکھی کس سے ہی خونبار کی
پوچھین ہم ابرو ہی قاتل کی صفت
لال ہی غصہ سی وہ روی جو
کسکو تماشون مین بیٹھین سے
روزہ کہولین فاقہ مستی ہو چکی
کسکی تو بیتا سپر ہی ای صبا
چشم قاتل سے نگہ بھی بیان سے
میری ہستی اب کرے خالق عزیز

اسکی رفتار سے گل گلزار سے
آب سے کی زبان تلوار سے
بلبلا ہی تو بہ صورت تار سے
ساحرانہ سیر کی افطار سے
ذرا ذرا اوڑا لی ہی کوئی یار کی
آج کیا ایسی ترک تلوار سے

تو سمجھی خانہ زنجیر کی سار ہی گریبان — شور وحشت میں جو یاد سر کاکل کرتے

خال رخ تیری یہ ہوتی تیری گیسو کو تاب — گر دراز اونکی طرف دست تسلسل کرتی

یاد کاکل کی اگر سلسلہ جنبان ہوتی — جا کی ہم کوچہ زنجیر مین ہی غل کرتے

پوچھتی تم جو پریشانی کا میری احوال — گفتگو تنگی مین حلقہ کاکل کرتے

دست رنگین سی جو وہ لکھتی عنایت نامہ — کاغذ نامہ کو اپنی ورق گل کرتے

کھینچ لاتا نہ اگر جذبہ الفت میرا — میری میت پہ بھی آنی مین تغافل کرتے

قتل اغیار کو کرنا جو وہ غفلت پیشہ
ابھی جوہر صفت تیغ تغافل کرتے

بلا کا تمہارے تعصب کا شکار ہوتا ہے — سنواری جاتی ہین گیسو نکہار ہوتا ہے

رقم جو وصف سر زلف یار ہوتا ہی — قلم میں رگ ابر بہار ہوتا ہے

محبت اپنی تری دل مین ڈالئی کیونکر — پرائی دل پہ کہان اختیار ہوتا ہے

جنازی کو میری کاندہا وہ جاکر دیتی — دو پٹی کا جنہین آنچل بھی بار ہوتا ہی

مسیح مرہم زنگار جیسی اگر لاتی — دل فگار کو کب سازگار ہوتا ہے

چھپایا ہوتا پسینہ کا کہا تو مرگئی لاکہون — تمہاری کشتون کا کس سے شمار ہوتا ہی

شب شباب چلی صبح سپید ہونی لگی — سپیدہ سحری آشکار ہوتا ہے

وہ جبر کرتی ہین تو صبر ہو نہین سکتا — دل اپنا اوربھی بی اختیار ہوتا ہی

چمن مین آکی وہ ہنسی کبھی جو کھلتی ہین — دہن بہ غنچہ سوسن نثار ہوتا ہی

اوٹری ہے گلاب خمار شہادت پہ چھینٹ
شکل اپنی زیست کی نظر آتی ہے مجھے

جیلتی ہے اونکی سامنی ہنکر دولہن جیا
ہین رند شر دماغ تو زاہد ہین خشک مغز

خوشبو یہ جسم ہے کہ ہر رنگ قبای گل
ساقی اوٹھ رہی وہ شعلہ شراب و آتشہ

وہ جلوہ گر ہوئے ہین تو گل غنچہ کہتے ہین
آتی ہے اونکی دسی ہسی لب پر آگئی

دکہلا رہے ہین یون عالم آہ بوالہوس
ہسی لگا تم جو ہنسے صبح کہل گئے

کرتی ہے خوب باد صبا آج موج موج
ہولی یہ کہیلتا ہے اوڑا کر گلال کو

ہے مشک نافہ کا کل پیچان مدگرہ
ہے صبح خواب ناز عروسان باغ ہے

ہے سر پہ ابر ہے میرا اتاری کنار کی
چھائی ہے تیرگی یہ شب انتظار کی

گہونگہٹ نکہاہی فوج نسیم بہار کی
کیفیت انمین نشہ کی اونمین خمار کی

ہر اک کلی مہکتی ہے دامان یار کی
ہو جسکی قطرے قطرے مین نکہت عبیر کی

تصویر ہے یہ صحن چمن مین بہار کی
آئی خبر یہ فوج الم کی فرار کے

ارزل جو ہری بنائی ہین جیسے مدار کے
لو پہٹ گئی شب سیہ انتظار کے

آمد چمن مین ہے جو نسیم شنگ بہار کی
نکہت اوڑی ہوئی ہے جو چمن مین بہار کی

خوشبو ہے زلف یار مین مشک تتار کی
چادر پڑی ہے منہ پہ نسیم بہار کی

چہرہ پہ جو ہری یہ جمتا ہے پہولون کی وہ شبنم
گل کہانسے یہ شکل ہے اب جسم زار کے

کہینچی جو تیغ آہ دل بیقرار کے
کاٹی سپر فراق کی شبہای تار کی

۶۹

مژگان سے اشک خون جو گرے ہیں کے کچھ واہ
دیتی ہے خون برق رگ ابر بہار کے
ہر اک کو بارہ دیتی ہین کشتہ مرنی کی
بے طرح تیر قتل پہ ہے تیغ یار کے
دیکھا جسے غضب سے غضب اوس پر آ گیا
کاجل لگایا ہے قہر کا آنکھوں مین یار کے
اے شیخ خوب رنگ جما ہے بہار کا
تسبیح ہاتھ مین ہے جو پہولون کے ہار کے

سیر گردانی یہ زاہد کی سمجھایا جاتا ہے
کہتے ہیں حسن لیلیٰ ہی میں جاتا ہے مجنوں کہن
باعث تسکین دل ہوتا ہے درد دل کی چوٹ
کبھی آہ بلند اک جا کی در یار کے
بات خونریزی کی یہاں کی کوئی کہہ دیجیے
ابر سے ہی نخت سفر ملک عدم کی ...
... کرتا ہی خدا ہی زائر کعبہ کی حرم
جا کی کعبے میں بھی مستانہ بانگ کو دیا
شیشے سبک تہہ کر بھی کبھی میں ... جام
اور کس ... سنگ کا ... قبول
وجد میں آجائیں شیخ حضرت ...
مستی شیشہ کی ... قلقل اسکا
آو بلی پردہ ہوں الستی ... ہم ... ہوں
دست عالی کا جو بوسہ لینگی عاشق کیا عجب
زخم کی گل تیغ کی پہل ہی شہادت کی بہار
پاس اہل شرع ہو بند میں دستی دو
وہ ادا شیرین کہا وہ بہو لجائی وسکو جلو

دام میں اسکی دل آنا تہ آیا جاتا ہے
یہ عجب ہے وہ داد ہی کسکو دکھایا جاتا ہے
بائیں جانب تمکو پہلو میں بٹھایا جاتا ہے
اک علم درگاہ میں جاکر چڑھایا جاتا ہے
آج نو رنگیں اک فقرہ سنایا جاتا ہے
عالم اسباب میں سباب ٹھہرایا جاتا ہے
عاشق ابرو یہ قہر ایسی بہتہ لایا جاتا ہے
تا ... کی جام ... بنایا جاتا ہے
آتی ... تو ... اسکو بنایا جاتا ہے
دختر رز کی عہد کا صیغہ پڑہایا جاتا ہے
مست ہو ... البیلا ... راگ گایا جاتا ہے
نغمہ توحید زاہد کو سنایا جاتا ہے
... کی ... بردہ اوٹھایا جاتا ہے
واجب التعظیم ... دکھایا جاتا ہے
خوب ہی ہو ... کیا ... جاتا ہے
خانگی مفتی کی گھر کی سی بلایا جاتا ہے
نقش شیریں لا کہ سنگیں ... مٹایا جاتا ہے

۹۰

[illegible]

ہستی کیا ہو عالم رویا ہی دہر	ہستی عالم یہ رویا چاہیے
آفتاب آسا نہیں پوشیدہ یار	دیدۂ دل اپنا بینا چاہیے

دم بخود کیوں رہی جوہر مثل تیغ
جوہر اپنے کچھ دکھایا چاہیے

سنکر وصال غیر کا حسرت سے مر گئے	گذری خبر یہ ایسی کہ ہم خود گذر گئے
کب آب تیغ تیر کی دیکھی سے ڈر گئے	طوفان ایسی کتنی ہی سر سی گذر گئے
ہم بزم سی اوٹھکے جو ہم غم سے بھر گئے	اے مست ناز عمر کا پیمانہ بھر گئے
سنتی ادھر کدھر نکلیا ہم گذر گئے	آخر شب فراق میں گھبرا کے مر گئے
گذرے ہی ناصحوں سے جو ہم سے گذر گئے	او تری جو آب تیغ کا دریا اوتر گئے
ناصح کو لگہ کی بحر ملین ہی جو ہم گئے	خشکی میں ہم سفینہ رواں اپنا کر گئے
پہلو سے اوسکی اک طرح آپ اگر گئے	سن لیجے گا ہمکو کہ کہاں کی مر گئے
منہ کو کلیجہ آگیا آنکھوں میں لخت دل	اک جان سی تمہاری یہ صدمے گذر گئے
آنسو بھر آئی آنکھوں میں جیب ہو چکی ہے تر	خالی ہوا جو شیشہ تو دو جام بھر گئے
کس کس کو یاد کیجیے کس کس کو روئیے	دنیا سے کون کون احبا گذر گئے
میخانی سی چلی گئی ہم کعبی کی طرف	فتنی میں آ کے بہکے کدھر کے کدھر گئے
کیا فتنہ فتنی کے سر دلمین گھر کیا	گو ہمی یہ کیا خبر ہی کہ سر دلمین اوتر گئے
گیسو تمہارے کیا رگ جان بچھار ہین	جھٹکے نہا کے بال تو موتی بکھر گئے

91

سیتے میں لہو کو میری صہبا نہ سمجھیے
نالی جو کروں قلقل مینا نہ سمجھیے
کبھی نہ برا ہی اگر اچھا نہ سمجھیے
کعبہ ہی میری دل کو کلیسا نہ سمجھیے
بیہوش تجلی سی ہوں ایسا نہ سمجھیے
کچھ آپ مجھی حضرت موسی نہ سمجھیے
دنیا نہ کہیں ارض و سما ہوں نہ ویال [illegible]
ترکی جو میرا دل تو تماشا نہ سمجھیے
پر فتنی بپا نہ فلک ہوکے رہا [illegible]

[illegible]

۹۳

تجلی کو جلا دیتی ہے یہ خرمن کی طرح سی
ہرگز جو بری بات ہے اچھی نہیں ہوتی
وصل بھی کہتے جو دہن کو نہیں ممکن
وکر جو کہا میں نے کہ مجنوں ہوں تمہارا
پہولا ہم کی ہنتی ہی قیامت و سہی لی
ہی ماہ کف سحر سنگ اسی تابان
ہی برق گری کان عقیقی نیلک سی
ڈوبا ہی کٹوری میں یہی قطب شمالی
مرنا تو بہت سہل ہی دشوار ہی جینا
اک برق جہان سوز ہی آہ دل سوزان
آیا جو نہیں خواب میں وہ فتنہ بیدار

یہ آہ بھی آتش کا شرارا نہ سمجھیے
دشمن کو برا کہنا بھی اچھا نہ سمجھیے
آسان بھی ایسا یہ معمانہ سمجھیے
ہنس کر کہتی مجھی لیلی نہ سمجھیے
گل تحل قدبار میں پہولا نہ سمجھیے
گرداب بچشم اشک ہی پیالا نہ سمجھیے
اوس کان کی بجلی کا یہ لمعانہ سمجھیے
محرم میں مفرق یہ ستارا نہ سمجھیے
آجاتی جو اچھو ہے تو اچھا نہ سمجھیے
کہتی یہ شعر بر و تسی شرارا نہ سمجھیے
گر سو رہوں کچھ کہا کی اپنہا نہ سمجھیے

کہتی ہین وہ جو ہم سی اہو تہو لیجی گا آپ
تلوار کا یہ ہیرا ہی یہ ہیرا نہ سمجھیے

نقاب اوٹھائینگی گلسی عذار دیکھینگی
دو رنگی چمن روزگار دیکھیں گے
ستم تو ہنگی بلا اختیار دیکھیں گے
ہم ہی غم میں اسے نہیں اشکبار دیکھیں گے

تمہاری گلشن رخ کی بہار دیکھیں گے
شجر کی طرح خزان میں بہار دیکھیں گے
جو کچھ دکھائیگا پروردگار دیکھیں گے
ریاض حسن میں بھی نہ البتہ دیکھیں گے

[illegible]

ترشی اپنی گچھ نہ تم یون ہوا کرو | شیرین ادا بنایا ہی پروردگار نے
مانند مہر و ماہ نہ ہم تم بہم ہوئے | رکھا جدا ہی گردش لیل و نہار نے
کی ہنسی جیسی چاہ خریدار سب ہوئے | یوسف بنایا آپکو ہندی کی پیار نے
روتی ہین شکل شمع وہ آکر مزار پر | جذبہ دکہایا ہے یہ دل داغدار نے
روئی نگار سے نہین چیچک کے نقش ہین | نگ جڑدی ہین صنعت پروردگار نے
وہ ماہ نیلا پیلا ہوا شیر ماہ ہو کبہا | کیا رنگ بدلی اس فلک کجمدار نے
پہیکا ہی رنگ سبزہ و اوس شوخ کی رہا | غازہ ابر گل کو لگایا بہار نے
عالم نزاسی آہ مین تاریک ہو گیا | لو ابر چہادیا میری دلکی بخار نے
دلوائی قبر مین مجھی وس شعلہ رو کی یاد | کیا کیا نہ دل جلایا چراغ مزار نے
لالی سی ایک داغ ہی دود آہ جب سکا | لاکہون چھپائی داغ دل داغدار نے
دم شل دود سینی مین گہٹ گہٹ کی رہگیا | کیا کیا دکہایا صدمی شب انتظار نے
مجنون نہین جو دوڑ تہین لیلی تمکین کا | حسن صبیح تمکو دیا کردگار نے
دنیا رات جسکی یاد تہی پیش نظر ہی وہ | بارہی یہ دن دکہایا مجہی روزگار نے

افشان وہ جیسی جھڑتی ہی ملی الٰہی دنیا مین
جو جو سرو لایا ہنسکی چراغ مزار نے

اگر نہ دشت جنون کیطرف نکلجاتے | وہ شغل کونسا تھا جسمین ہم بہل جاتے
جو اپنی آہ رسا کی نہ وار چلجاتے | فرشتے او پر ہی و پر کہان دہل جاتے

۹۳

جو ر کبھی پای حنائی زمین نازسی تم
ابھی تو سینی کی اندر کلیجی ل جاتے
بہ شوق طلد مین ہر مین عمر ای عزا
نجات ہی جو جہنم مین جانی جلجاتے
جو عیدانی کلی دونون قوس ہوتے
کلیجی ہاتھون تو سینی سی دہل دہل جاتے
وہ خوب بہاکر عماد و دم سی جھوم
جو کوئی دم سوی دشت عدم نکلجاتے

جلوہ ، تھی کونسا صبا رہ سی جا
نقش قدم ... نور کا فوارہ سی جا
پیرس چشم ابی وہ خسارہ سی جا
دام بلبل دامن زلف سیارہ سی جا
کونسا نیم وہ جبین سیارہ سی جا
نو ... نور کا فوارہ سی جا
جلوہ کہ ... وہ چھیارہ سی جا
نام آہ ای ... نور کا فوارہ سی جا
تون ... ای ... جا
امن ... صبا ... ارہ سی جا

یاد میں اوس مصحف رخسار کی
اپنا سینہ واعظو سیپارہ ہے

گریہ سے راز محبت کہل گیا
طفل اشک اخبار کا ہرکارہ ہے

کیا بتاؤں کون ہوں بیدل ناصحو
کوچۂ گیسو میں دل آوارہ ہے

شعلہ شہرہ کا ہے یہ کسکی حسن کا
باغ میں ہر پھول آتشپارہ ہے

آج جو گل ہے گل مہتاب ہے
باغ میں وہ ماہ کیا سیارہ ہے

کیا عجب جو مژگان پر پروانہ ہوں
تحت دل ہر ایک آتشپارہ ہے

آئی جب جھپکی پلک آرام دل
ہر پلک میں جنبش گہوارہ ہے

ہے ہجوم واعظان خشک مغز
کانون میں او لجہا دل صد پارہ ہے

کہتی ہیں فرقت میں جوہر ہم اسی
وہی میت کا فلک گہوارہ ہے

باغ میں جو گی آرسی ہے باتش آفتاب ہے
ذوق شراب ناب ہے لولۂ شباب ہے

جان کو پیچ و تاب ہے حال ہمیں خراب ہے
غیر جو کامیاب ہے ہم نہیں کو تاب ہے

بام پہ نگہ سے بیل کیا واہ سے جسم کی صفا
دیکھکی تیرا نقش پا آئینہ آب آب ہے

ہے جو ہلال آسمان تیغ و شمشیر [illegible] ہوا
چرخ پہ کب ہے کہکشان تیری کمر کی آب ہے

چمکی ہیں یوں [illegible] تکمہ [illegible]
غنچہ کہون علم کہون یا کہون جواب ہے

بحر [illegible] ان [illegible]
موج ہے یا کہکشان چرخ ہے یا حباب ہے

[illegible]

جلوہ گر سینے میں یا شوخ ستم ایجاد کو
داغ و سودا و درد و غم سوز و گداز و تپش سی

دل میں اپنے یار کی دولت سرا پیدا ہوئی
ایک عاشق کی الٹی کیا کیا بلا پیدا ہوئی

نہ رکھا نقش و نگار جو مرا آئینہ سا خیال
طبع اک آئینہ صورت نما پیدا ہوئی

بنگئی ہمیارہ جو وہ یوسف ثانی نکلی
دل کی حسرت کہیں اپنی شمع جانی نکلی
الفت دل کی یہ باتیں ہیں کہیں
اس لب لعل سی نکلی جو نہانی میں کرو
زانو جو رکا تکیہ نکروں جنت میں
بار سی وصلت ہوئی دل میں ہی غم
کبھی ہیں داغ محبت رہی سیر آتش
دختر رز کی ہو صحبت کہیں کیفیت ہو
گرم جو ایسی ہیں کاتبوں وہ زبان صحبت شمع
مصرع گرم قد یار کی سن لی جو صفت
باغ میں سبز ہی بدلی ہی بدلی جو ہوا
دیدہ یوسف عجب کیا ہی ہم قصد اگر
ہو گیا سینے میں ل خنجر بیداد سی قتل

آسمان پر کبھی نجم یمانی سے نکلے
آج میدان میں تیغ صفہانی نکلے
مہربان شاک قمر سپہ زبانی سے نکلے
بحر سی جا ہی گہر لعل یمانی سے نکلے
تیری زانو پہ جو دم اپنی سیر جانی نکلے
بعد یار کی یہ اندوہ نہانی سے نکلے
یاس عاشق کی بخشش میں فشانی نکلے
پیر بنا آج تو ارمان جوانی سے نکلے
منہ سی قاصد کی جو پیغام زبانی نکلے
آہیں کرتا ہوا قدسی فغانی نکلے
آج تو آگ کی پوشاک سی پانی سے نکلے
خون کی بدلی رنگ خلق سی پانی سے نکلے
کہہ دو یا ایسی لی مرثیہ خوانی سے نکلے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ہون وا دخواہ داور محشر کی سامنی
اتنی بہی عاشقو نہیں بیدادجا ہیی

آوارگی نہ عمر کی مٹی اے صبا ہیں
ہون بزنہ گرد خاک بہی بربادجا ہیو

مجنون کسی بتاتا ہی فن عاشقی
استاد خود ہون کیا مجہی استادجا ہیی

جوہر نہ یاد نشتر مژگان ہین بہولی آہ
مصرع سدا بہ نوک زبان یادجا ہیی

ولولہ دل کا روز افزون ہے
ہوس وصل مین جگر خون ہے

جلد آو کہ گو نہ تسکین ہو
حال دل اب بہت دگرگون ہے

جان دین کیون نہ مرغ چمن
ہر گل لالہ جام افیون ہے

اللہ اللہ تو ہہ نور کی شکل
قدرت حق ہی شان بیچون ہے

ہی نظر مین تلا ہوا سب کے
کس قدر قد یار موزون ہے

رخ رنگین کی گل ہین دیوانی
قد بالا کا بید مجنون ہے

نور روشن نظر مین ہی تاریک
جبسی دیکہی وہ جعد شبگون ہے

جاگنی سونی خون دل ہی روان
چشم خونبار چشمہ خون ہے

زندہ یا اوس بن ہی ہین معدوم
نہین کہلتا عجب یہ مضمون ہے

خاک ہی زیست کا مزا جوہر
وہ نہین جس سے طبع مفتون ہے

جس ہی مین دمیت کی ہی ہو لو او
مشک پیدا جس سے ہو وہ ہوا اور ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

باغ جاتی ہی ۔ ارے جو ہوا کہا ہنکو
ہوگیا اتنو ہیتان تیر اشیشہ محل
جانتجان کہولدی گیسونکی تمنی چہل
وہ صنم دیکہکی کہتا ہی گلو ہی شیشہ
کون دیوانہ نہین رحن وشن کا جتنو
وہ شہ حسن ہین یہ شک سلیمان آپ
خاک پر لوٹی دکہاوینہ فسون ساز جوانکہ
جانکر تخت سلیمان کا بلا گردان ہو

کہین لیجاہی اوڑا کر نہ ہوا دار پری
او شہ حسن نہا سایہ دیوار پر سے
مین سمہا کہ ہوئی اوڑ نیکو طیار پری
خط بادہ یہ نہین بہنی ہی زنار پری
سایکیطرح ٹپکی ہی پس دیوار پری
باندیان آپکی حورین ہین پرستار پری
اپنی سایہ کو کہی بستر بیمار پر سے
دور سے دیکہی تمہارا جو ہوا دار پری

پردۂ قاف نہین کان کا پردہ جو ہمیں
کیون نہین سنتا ہی فریاد کو وہ یار پری

زیست سی تنگ دل اب بس ہے
حضرت دل ہوی ہین آمین شہید
کیون ہوا شفقۂ اپنی زلف کیطرح
خون عاشق ہوا ہی دامنگیر
جو ہری آکی اب کہرین سجدے
ہی جو مسند نشین وہ غیرت ماہ
لکہنو سا نہین ہی ملک کہین

کیا کرون موت پہ نہین بس ہے
سنیداب مشہد مقدس سے
کس سے برہم مزاج اقدس ہے
گوٹ کی کب وہ سرخ اطلس ہے
سنگ پا سیر ہی ہت کا پارس ہے
اطلس فرش چرخ اطلس ہے
کچہ نمونہ گر بنارس سے

کیا کیا دیا ہی خاک کی بتون کو نور حسن
قربان ہون مین خالق عالم کی شان کی
آٹہون پہر وہ کرتی ہین مسجد مین شور و غل
شیشی ہو ذون پہ ہین اب پاسبان سر کی
ابرو جو ہوئی تو غصہ ہوی یا تو بربان حسن
چلا غضب ہی قہر ہین گوشی کمان کی
وہ کس مہر سی نہی ہون کی
بیجا یہ نی ملک

[illegible]

مقتول اس رقیب کی ہین بیطرح جنگ ہی
آ کر چہوڑا ہی موت کہین اس عذاب سی
مجروح کسطرح ہون و نیشی مری جان تنگ ہی
گذری جو دل پی بار نگہ وہ خدنگ سی
کہتا ہی یہ نماز جماعت مین ہنس کی شوخ
دیکہو نئی قواعد فوج فرنگ سی
بد بدر کی وصل پیچ ہوا جاہ سی لڑی
دیکہین تو کسکی ہاتہ سی کٹتا پتنگ سی

فرہاد زلف بت د رخالق پہ کیجیی
زنجیر عرش نالہ دل سی ہلا سیی

لہرا رہی ہین آپ کی عشاق سینی کو
لہر اکنا رہی آج تو دریا کی گاسیی

یون بج کی عاشقو نسی بنی بارسا تو کیا
جب جانین خواب مین نہ تصور مین آئیی

پروانہ مین بہی آپ یہ ہون ایک بات تو
خلوت مین مثل شمع گلی سی لگائیی

جبتک ن کو دیکہون مثل نبی مجہبہ جو چلا
ای شیخ کوئی مسئلہ ایسا بتائیی

عاشق کی حق مین قول یہ جوہر کا مان لو
ہو تنگ زندگی سی نہ اتنا ستائیی

شب بہر نبی سی نہ ہین اک لحظہ کل مجہی
اس کرب سی نجات دلائی اجل مجہی

دانتونکی عشق نی یہ کیا مضمحل مجہی
اب وزن گہر ہی ہی موتی محل مجہی

شام فراق قبر سی کر ہم بغل مجہی
دکہلا نہ رات ہجر کی تو ای جبل مجہی

نیت بعینہ حلال ہی رندوان کیواسطی
پیر مغان سی ہو گیا عقدہ یہ حل مجہی

ہوئی میری نشانہ بنائی نہ غیر کو
ایسا تو داغ دی نہ تمہاری رفل مجہی

قید ہوا و حرص چہٹنا محال ہے
دام بلا ہی رشتہ طول امل مجہی

آئین وہ دیکہلون دم آخر تو اک نظر
اتنی تو او ردی کہین مہلت اجل مجہی

ای خضر اپنا دخل یہی ظلمات مین ہوا
مستی مین اپنی یاد کیا او سنی کل مجہی

دیکہا ہی خواب یہ یہ پینا ہوا نصیب
آئیگا ہاتہ یار کی انگیا کا تہل مجہی

تیور ہی چہیا ہین مجہبہ اشارہ ہی ہون بخیر
ابرو کا بل نہین یہی قسمت کا بل مجہی

کوئی نہ تنگ ہو دار فنکی باتیں کسطرح سمجھی
ہو ایشیں بہیں صندلیں عدو کی الفت کی
بند ہی غبار یوں جو بہی رنگی قفس
کہلا ستی ہیں زنبیۂ سر بستہ راز
پڑہی جبین سی وہ دل بسمل دو ہی ہفتہ اقبال
تمنا ہی شہادت جلد یاں کی جو قاتل
جو کھنچا او سی قشقہ زعفران کا ہنسنے کی کہتا
گڑہی جاتی ہیں خود مہر امروز وہ شہادت ہیں
کرن لطف وہیں جہکی تیغ خورشید قیامت کے
گلو وہ شمشیر سی کاٹتی ہیں الفت ہیں
نہ ہو داغ جگر کو بعد مردن سیاہی کی حنا
بدن کا رنگ کیا چمن ہیں ہو شکل ہے
دل بیدرد کی سر فلک کیون اپنی ہے
کہاں وہ لطف شگفتنی ہیں جو سبا دکی ہیں
چمن کے ہر گل تر میں ہی بو تیری پسند کی
گہنا گھیری ہوا یکی نفیت وخنداں
ہوئی بیکام تیغ زبان شمس سے آنجو

کی تعبیر یوسف کی سر خواب مخمل کے
جبیں کی عوض تربت ہیں بہشت شتاب لگے
سہی آنکھوں کی ہیں زرد و سیہ ہی پستی لال دلگیر
زبان موج ہی کنجی نہی صندوق مفصل کی
تری شمشیر ہی گویا نظر ہی جشم غزال کی
دم آخر ہیں جس سی وہ ہی تقریر کے
نہال طور میں صورت قد آتی ہی آرزو
یہ یار سبکدست پر گنبد کی لاش جل کے
تری محرم میں وجہ بیت نقش کے ہو کر
سہ حاجت ہی صراحی کی یہ ساغر کی تو لے
اگر سینے ہی ہو تربت میں تجھ سے تیری ہی کے
ہی گلگوں کی جھلکی ہی رنگ لال الغزل کی
شب فرقت میں جشم سیہ کو کیا تھا ہی دل کی
کسی آج تک خوشبو یہ سنبل ہی لال صندل
زمین ہر عطر کو جس طرح سی دیتی ہیں صندل کی
کہ رنگت ملگجی بو تل سی قی آج یاد کی
یہ وہ شمشیر ہی تھا نہیں حسکو صیقل کی

پھرتی حسن کی دریا میں بلا ہو گا
روئی گا یار جو ہم جیسی کی دریا
ہم بھی دشت جنوں کو
سیر کی سو د چمن کہاں جا
وصل کی رات ہی اپنا کیا
یہ جو دہر کا جو ہنگام سحر جا
سر ہی میں خار ہی
لالہ کی دو پھول
دیکھو نگاہ

چشم جادو کا تصور زیب ہی لکی لیے
منزلت ہاروت سی ہے چاہ بابل کے لیے

کسقدر ہیں دو نینوں کو ہی شوق ہر تحصیل کا
چاندنی بیتاب ہی یا مچہ نسیم سنبل کے لیے

لوگ شل نعیر وں کا لیتی ہین ہنسا کر کسطرح
ہمکو تو رونا پڑا ہی اپنی ہی دلکی لیے

ماہ نو کو شکل ابرو دیکہکر کہتا ہون ہے
نیمچہ بچا ہی تہا میری قاتل کے لیے

تیغ ہین او تر نگی رکہکر سینی پر داغ فراق
بہلی توشہ مسافر بہلی منزل کے لیے

او صنم مجنون لا یعقل کی باتون پر بجا
گہر خدا کی ہی ہی عفو جرم جاہل کے لیے

ہوگیا شکل دہان تنگ ہنسا اپنا ہی لال
جبسی بوسی عارض گلرنگ قاتل کی لیے

حیف شوق شہادت میں چلا مقتل کو آپ
ہاتہ مین سر لیچلا ہون نذر قاتل کے لیے

ہیچ وو دیوانہ و مجنون سودائی کہا
نام کیا کیا آپ نی عشاق بیدل کے لیے

ہو بیابان مرگ ہوتا جسکو چاہ عشق ہی
درس شرح عاشقی ہی گہر سی فاضل کی لیے

چار ہو کر دلکو اٹہا اٹہا آنسو نکہین روتے ہین
دو گہڑی مین ہو گیا رونا یہ اک دلکی لیے

کیا ہی تشبیہ ثنا آلی ہی زاہد صاف صاف
رحل ہین پستان وہ قران حمایل کے لیے

بوسہ لب لیکی مرجاونگا او شیرین ہین
شربت جام شہادت ہی ہر دلکی لیے

ہو گئین ان دو دون سے ہی لذتین سیا کر کے
تنگی زاہد ہے حور اشمایل کے لیے

عشق کی دیوانون کو مخزن ہی گنج ہجا
زاہد نعوذ ہرین ہونگی مرد عاقل کے لیے

داغ جرم سے ہوا دل کا سودا ہو گیا
منزلت ہی لالہ ہو کیا کیا تری تل کے لیے

دہنی سی ماہ دو ہفتہ کی سے شیرین گیا
روشنی روز ازل ہی داغ کامل کے لیے

١٠٠

101

عشاق جب ہی چڑہائی جو رندوں نے جام سے
کیا سوجہتی ہی دور آسمان و زمین سے

دیکہا جو بولتی تمہین بزم وصال مین
سوجہی یہ بات بول نکلتی ہین مین سے

اہل جہان سے بزم ملک کا بہی ہی فروغ
زہرہ بہی آسمان گئی ہی زمین سے

او بت تری فراق مین یاد آ ہی گاہ گاہ
ہم کفر عشق مین بہی گذرینگی دین سے

گو خاک مین ملا ہوں دکہاؤں جو سوز عشق
ناگین یہان فلک کی فرشتی زمین سے

اس مرتبہ خدا نے کیا ہی بلند نام
اوبہری ہین حرف نام کی اپنی نگین سے

ہوگا جو دفن یہ دل سوزان بہی [illegible]
شعلہ برنگ لالہ اوٹہی گا زمین سے

مرقد مین بہی سنے جو اگر اضطراب دل
پہونچیگا آسمان پہ تڑپکر زمین سے

سو بات کو جو حکم ہو تو سر مین گوندہ دون
چوٹی کا کام لیتی ہی مجہ کمترین سے

کہتا ہوں سرو باغ کو وقت سخن [illegible]
دو دو جگہ بلند ہوا ہی زمین سے

صورت کا شکل کا تری شہرہ کہان نہین
لکہتی کو نقشہ آتی ہین نقاش چین سے

اوس مہ کی کوچہ مین نہ بہی ہو گذر تو ہو
[illegible] فلک ہمین وہ گذرین سے

ڈرتی کسی سے کیون کہ مددگار ہی جدا
غالب نہین ہی کوئی ہماری معین سے

کیون صبح کی طرح ہی پریشان [illegible]
پوچہین گی حال زلف کسی نازنین سے

جو ہو علاوہ مین ریختہ گوئی مین آشکار
تاریخ یہ غزل کی کہو سامعین سے (۵)

گہر کی مین نازنین [illegible] ہی کہڑی ہوئی
تصویر جو کہتی مین ہی گویا جڑی ہوئی

دی موت بھی ای فلک نہ ہمکو — صرفی کی بھی گرچہ آرزو کے

سوزش مین شرر سی بھی زیادہ — بچہ بوند ہی جسم مین لہو کے

تم ای گل تر وہ نازنین ہو — تنی کف پا ہی ناز بو کے

پیاسا ہے مجھے وصل کا کیا ذبح — کیا گھر مین بلا کی آبرو کے

کل بیچ ہی رقیب قتل ہونگے — کہا تو قسم ہیری لہو کے

منہ زخمون کی سی آتا ہی جراح — لی ڈہب قاتل سی گفتگو کے

اوس گل مین ہے ناز کی کا یہ رنگ — دم بہول گیا گہری جو کو کے

بیوجہ نہین زبان نکالے — پیاسی ترمی تیغ ہی لہو کے

بجلی کی روش کہین نہ ٹہہرے — کونین مین ہمنی جستجو کے

پہندی سی نہ زیست کی چہٹی ہم — پہانسی نہ کٹی رگ گلو کے

دم بہر نہین شور وغل سی فرصت — نوبت ہی بجا عشق مین غلو کے

کیون سے کہتے ہو مجھکو بادہ نوش — ای سالکو کہا کی بد سلو کے

دی نزع مین آ کی اوحسرت — طاقت جو رہی نہ گفتگو کے

تلوار کی منہ چہپا مین نہ کہیو — ہی بات یہ اپنی آبرو کے

تا سنج آتش وزہر جوہر — شہرت اونکو ہی چار سو کے

جو ہر ہیرے سے منہ چرہی جو اغیار — ندی یہ جائے گی لہو کے

۱۰۲

پھر سی اک صبحدم سی بیلی کو کا | موذن بجئہ مرغ سحر ہے

صف محشر مین کیا جو ہر کو خطرہ
تمہارا سایۂ رحمت سپر ہے

ملک دل قبضی مین شوخ نصارا کرتی | لام اگر زلف چلیپا کا نہ باندہا کرتے
دم بہرک جاتا ہی ہونٹہونکو جو باکرتی | اولٹی دم پہر مسیحا جو نظارا کرتے
راندن گر نہ تری وصل کو سوماکرتی | کبھی شکوہ نہ تیرا ہی بت ترسا کرتے
مطلع کرکی دم مرگ تمہین کیا کرتے | ہم وہ کافر ہو نہ باور کبھی کہنا کرتے
چشم جوہر سی بہلا آپ حیا کیا کرتے | چہپ کی آئینی مین ہم آپکو دیکہا کرتے
گرچہ ہوتا تری تلوار کی پہری نہ ذوق | دہن زخم لہو کا ہی کو تہوکا کرتے
تمہین معلوم ہی کہ پیچ کا سودا ہی ہمان | طفل دل کو چہ گیسو مین ہی بچا کرتے
آہ عاشق سی ذرو روز نہ ہو نے کی بالو | دل کسی کا نہین ہر بار ستایا کرتے
چہوٹ تا ہین کس کس کی نو دیدہ نگا | کوچہ زخم مین بہی جو رہین یا کرتے
ہجر کی شب بہلاتا تہا کسی شغل سے دل | نالہ زار نکرتی ہم اگر کیا کرتے
ہیدسی ہیچ نہ اگر اسی دریکتا عاشق | دلکو کیون تشنۂ لذت مین بیٹہا کرتے
خندۂ زخم کی آواز نہین آتی ہے | دہن زخم ہی قاتل ترا شکوہ کرتے
دیکہتی مشغلی مین ہو وات جو زاہد ہی | توسن عمر کو وہ بیلی سی کو داکرتے
الفضم گرچہ ہوتی تری ابرو کی شبیہ | شیخ محراب مین کعبی کی نہ سجدا کرتے

١٠٣

اوس ماہ وش کو پھر میری لالا نہین کہا
کوئی فلک نہین ہے مری قسمت کی رات ہی
خواب اجل سی چونک مین اوٹہا ہون یار
تربت مین بہی جو یاد وہ فرقت کی رات ہے
کٹتی نہین ہین ہجر کی گہریان ہزار حیف
یارب یہ کیسی سخت مصیبت کی رات ہی
بولی مسیح دیکہکی زلف دراز یار
بیمار عشق کو یہ اذیت کی رات ہے

ہم حضور دل سی ہون خانی کی رو
[illegible]

سرقی ہین طفل و لگی یہ گویا نمک جستی
صوفی کیطرح ہم بھی ہین عاشق وصال دوست
دیکھین تو کتنی بوسی ہمین آج دیتی ہو
سر جہک گیا او دہر تو کہنہ بخش جائیگی

تمکین لب ہین عجب مستی وصلت کی رات ہے
آج اک پری عشق بہی ہی صحبت کی رات ہے
ایجان آزمایش ہمت کی رات ہے
زاہد قدم سے سیول مین وصلت کی رات ہے

حلوای لب کی بوسہ مین لیتا ہون دا نقے
جو مہر شب وصال ہی نعمت کی رات ہی

کیا صاف مسیحا کی کرامات کہا دو
وہ پیر تو سے رخ دیکھکی بیدادل بسور ان
ای ماہ بہان عید ہان ہو گئے محرم
عاشق کو نہ لی پردہ یہ رخسار کہا ہے
تقدیر جو برگشتہ ہو تو خضر ہو گمراہ
سر پیٹتی لیلی وجہ ہین عاشق شیدا
بیکاری و بیماری فکر و غم و تپ ہے
گلو رسی کہاکی ڈالی ہی پیک لعل سرخ
چہپا لیتی ہین منہ آنچل مین چاند سا ہو سو
ہر اک کو رحم آتا ہی سب کو حال جدا ہے

ہیئت ہیری ای آئینہ رو تو نے جلا دی
تو ہانہ آئینہ مین بہی آگ لگا دی
ماتم ہو رقیبو نہین میرے گہر مین شادی ہی
بیمار کو امیں زندگی نہ ہو آوے
آئی جو قضا راہ اماموں کو بہلا دے
چوٹی دل عمدیدہ کی خاطر ہی بنا دی
چوکھٹ پہ تیری موت سی ہین پا نج فساد
سسکتا ہو جو تیرے عاشق کی مقدر ہے
حیا آجاتی ہی بیمار انکھین تی چشم
وہ بت بہی چشم سی نم ہو جاتا ہی

عالم بلا کی جو ای مجھ سی تری عشاق کی گھر
دیکھی آبروی کعبہ دیا مین مسجدین سا کر
نعم آبروی بت مین سبل او ہتا جت شاہ دیکھو
یہ جوش آب رز ہو گی کناری خشک لب
کرو کیا زاہدو مجبور ہوا ہی مقدر ہے
میر آگ دل آئینہ رو و ترات ہیناسے
میرا طالع بھی ہم پلہ ہوا اقبال سکندر سے
کمر زنار و ریکہ آئی ہین ایمان طاق تعمیر
سدا بہری ہین ایمان محبود کر سے

[illegible]

بناہی خانۂ دل ہار دود آہ کی بانی | تمہاری زلف کی سودے مین کالا سانپ پالا ہے
نہ ہی چالکی کہ دم بیٹھنا لازم ہی او | خراب چشم ہی آلودگا تیری پیالا ہی
عوض مہندی کے ہر دم خون اپنا مال کر | تمہارا رنگ معشوقان عالم سی نرالا ہی
بدولت تیری لگاوٹ لطافت ای بت زر ہے | طلائی رخ کا بوسہ تیری سونے کا نوالا ہی
بہکایا دی ہمیں تو روکی ہی بوسون نے نصیحت | تری یاقوتی لب کا بھی نشہ دوبالا ہی
مجھ سیلا کر دیا دل کو کیا جادو ہی جتو نمین | نگہ سی کر تجھ گھایل نہ برچھی نہ بھالا ہی
ہوا جذبہ او نہی کا مجھکو ہکر سری پہلو سر | اسی خاطر تجھی ہی طفل دل شیشی مین پالا ہے
نلی پھر نام رسمیت ہجر کا غم وہ نہیں بھولا | ابھی وہ قاتل پر ہم زخم سینہ آلا ہے
وہین وحشت دجنون مین نوچ کر کان آتی ہر | چھپا ہی سینی مین جیب بانو نسی کا نکالا ہے
پیام وصل و سنتی نہین لاتا ہی ہین | یہان حلقہ نگوشون کو خیال تیر یالا ہے
نہین ہے صوفیونکی جلسی سیتسو چتی کم | جب آیا بزم ہی مین شیخ عمامہ سنبھالا ہے
نگی رہتی ہی لو ہر دم در گوش مصفا ہے | تمہاری کان کا موتی ہمارے دل کا چھالا ہی
ہو ہی یہ قاتل ای صیاد تیری چشم کی | بدن تیرا خشک کر و بنتا نیا مرگ چھالا ہے
تری ابرو کو دیکھا جیسی ای قاتل نہی | عجب تلوار ڈھالی ہی غضب کچھ وا یہ ڈالا ہے

سخن رس کو ہین جو ہر اپنی مصرع کہو شعر ہے
طریقہ ہمنی یہ شیرین بیانی کا نکالا ہے

دست قدرت نے عمل مین آج شکنا | اے بیری تہا تیر اسا یا او تارہ لیجے

[illegible]

وقت ملاقات وصل دوست کا تب سعوت الٰہی

دشمن پہ جو پڑا ایسی نہ تیغ اجل پڑی

جہانگنی میں ہے عیاں شکل روشن سور کے
چشم بد دور ہمیں نظر آتی ہی تجلی نور کی

ہجر میں تیرے لے سوزش دیکھنا ناسور کے
شمع روشن ہوگی تھی مرہم کافور کی

کیا بیان کیجیے کرامت اس تن پرنور کی
تیری سایی ہی ہوئی جنت میں خلقت حور کی

بام پہ جب چاندنی دیکھی رخ پرنور کی
چاندکی بیٹھی کہی اوس نے ہو جیسی حور کی

پھر تو عارض دکھاتا ہی تجلی طور کے
اے تیرے کیا تھی یا پائی صورت نور کی

عین گرمی میں جو اوس شکر کا ہی خیال
کہکشان کی طرح جاری ہی نہر انگور کی

دم بھی اپنا ہو گیا آخر شب وصلت کی ساتھ
ہو جاوی اب شمع سحر میں صرد کی کافور کی

جھمر کی مطرب کیون نالان کیا مجھ زار کو
ہر رگ تن سی صدا آنی لگی طنبور کے

سر کیا باری تو بار زیست سی ہلکی ہوئے
بوجھ او تیرا دوش سی چھٹی ہو مزدور کے

نوک مژگان نیش زنبور سیہ آئی نظر
دیکھی جو چشم سیہ صورت سیہ زنبور کے

طی ہی ہو جاتا ہی کیسا جلد دشوار ہو
چلتی چلتی ہوتی ہی نزدیک منزل دور کے

لوٹ میں اونکی مزا ہی آگیا جنکا خمیر
دیتی ہی تاراج لذت خانہ زنبور کے

سنگدل پر شعر بی ابدا ہی دشمن خدا
سنگ پا میں بھی ہی صورت خانہ زنبور کی

کون باہر اونکی ثنا کر دیکھی جو مہربان
پیر وہی کرتا ہی عالم نام مغفور کے

ہجر کی ہیں شعر پائینگی یہ تشنہ لبی
تا ہی یاد آتی ہیں باتین جو صرف مغفور کی

106

[illegible]

چھپتی ہو کیوں فنا ہوں ابھی بسملان عشق
نکلی جو چاندنی کہیں ماہ جمال کی

او سرو قد جو تھی تری راستی بہند
غیرت سی ملکی خوب طبیعت نہال کے

تمکو یہ دیکھکر سر بام آئی وجد میں
پیر فلک وجہال دی تو پی ہلال کے

مستی ہی فیض بن ہی بین بحد نہیں ہاتھ پانو
مر کر بہی بہو نہیں لذت وصال کے

تفریح دلکو دی شکری فالسی کیطرح
یاد آگئی جو اوس لب شیرین کے خال کی

تصویر وصل نہیں یہ نہ ذرات چہور لیے
بیجا ہی اوس صنم سی جو صورت وصال کے

ہی اونکی جسمی سورۂ والشمس کا نزول
تلک لرسل بہی شان میں آیا ہی خال کی

دیکھو کہیں بہی ہے مہ کامل کی واسطے
قسمت بری ازل ہی حنا کمال کی

نازان جو تقوی پہ ہیں وے ہو دو رنگے
زاہد ضرر تجہی نہیں اپنی مآل کے

جوہر زوال شاعری انکا ابہی بعد
ناسخ سی آج تک تو ہی نوبت کمال کی

جان دی نور گواہی لف سیہ کیا آج
سر کی پھیلی ہاتھی شبیہ ظلمات سے

جاگنا ہمکو مرادِ حاصل ذات ہی
آتی ہی بت مہ رو یہاں شہر جدائی آت سے

کوئی کرتا ہی جو سر گوشی ہماری یار سے
بدگمانی سے نہیں ہے ہماری بات ہی

جب کہا میں چاہیے سر شب مہتاب کو
زلف گیسو چہوڑ کر بولی اندہیری رات سے

کیا لگا لیتی ہیں دل سی داغ عشق یار کو
عاشقوں کو کسقدر دلچسپ سوغات ہی

کس بلا کا سحر ہی کافر تری آنکھوں میں ہے
جسکو دیکھا اک نظر وہ مور دفات ہے

بہیجا ہوں میں خبر آج آپ ہی نامہ کو
اک نیا فقرہ ہی یہ اونکی بلا کی ہی
ہو کی کا پیدہ ہوا اک شعر کی عشق تیز
گہربار آئی میرا لاشہ وہاں تکی سے
جلد آئی موت خود اس شوق سی تاک میں
شاید آئیں وہ میرا لاشہ دیکھا نہ کی
ہوں ہی اگر مجھیں کچھ ہی وہ گیسو آپکی
اسکو الٹ ہو سی نکلیں اونکی شانی کی ہی

[illegible]

کیا فائدہ بخشی ۔۔۔ سو دلی سر زلف ہی سر سام نہین ہے
کم تیوری ہوی بجو سر انجام نہین ہے
ظالم وہ نہین کیکو بیمار رکہ تیغ ہے
وہ کبھی ہین گو یا تو لب بام نہین ہے
غائب جو ہوون نظر و نیمی ہین کا بیمار
آہو نہی سر لب ہی آرام نہین ہے
کیا تنگی سر زلف سیہ فام نہین ہے
بیتاب ہین ہی آرام بھی آرام نہین ہے
قابو مین ہی اپنا دل ناکام نہین ہے

ہی ہجر مین آب و دم شمشیر می ناب ہے
شیفتی کی گوری سی کم آب سیام نہین ہے
شمشیر ادا کاٹ تری کم نہین کرتی
اعتقاد نہ تون کب دل ناکام نہین ہے
بس کہنی سی ہر حالت ...
تیرا ان شہر یار کی کیا ہین دلا انجام نہین ہے

الفت کی گرمی کا کہیں لین اثر نہین	کاجو رکیطر جیسی مزاج اون کا سرد ہی
تیوری چڑہی تو دل پہ لگا چہرہ خال کا	ابرو ہر ایک اون کی تیغچی کی فرد ہے
مارا بھی نثار محبت مین بعد مرگ	تابوت کا بھی تختہ مری تختہ نرد ہی
قاتل جلو مین ہین شہدا جو شہابہ ہی	تو شہاب تیری سواری کی گرد ہے

جوہر تجلی ہو لعل تیادون کی ہو نہون
دہو کی سی جو ہر ی ہی کہین لاجورد ہے

ہو صاف اپنی وسیف پہ رو کا شک مجھی	خواب لحد مین منہ جو د کہائی ملک مجھے
جن پر کہ مرگیا شہزادی کو ہی کیا	بہوشیار آئی ہی زلف کو رنگ مجھے
سکتا ہی بعد مرگ بھی تیر مزار پر	زیر زمین بھی پیس ہا ہی فلک مجھے
پا بوس بھی کرتی نہین آگے ہی مزار	محروم وصل رکہین گی وہ کب تلک مجھی
دکھی پہونچے ہی ساری پکتی حضور کی	ہی یاد و صلین وہ کمر کی لچک مجھے
بیمار چشم جیسی ہون سدرہ ضعف ہو	دشوار ہو گیا ہی ہلانا پلک مجھے
کہتا ہی کون پاس سے وہ مہ جدا ہون	دکھلا ہین ورہی سعی وہ اپنی جھلک مجھی
کیا شاہراہ جادہ صحرا ہی انجون	پالی گئی ہی خوب پہ سیدہی سک مجھی

بہلی ہی البسا جانثار اہر جو فن شعر
جو ہر شعر کہنی کی ہو تی نہ ۔۔۔

پہلو مین جو وہ سرو گل اندام نہین ہے	کم خار سی اپنا دل ناکام نہین ہے

۱۰۰

[illegible]

[illegible]

اللہ رے پاکدامنی انکار وصل بھی
دیکھوں تو خواب میں وہ کہاں بچ کی جائینگے

ہم شادی گھر ہوتی ابھی اس بہانہ میں
منت جو کرتی وہ ... قدم پر آئینگے

ٹپکیگا میان کی لبی کی پڑ پاکرین قیامت
جوڑے سی سحر کیا جمعا کر اوڑہا ئینگے

تیر قرہ پہ زاغ کمان تک کرینگی شور
ابرو پہ مرغ قبلہ نما غل مچا ئینگے

جان باز ہمہ یگانہ دم امتحان کوئی
جوہر یہ دیکھنا کہ ہمیں کام آئینگے

چاہی خدا تو حوصلہ دل نکال کے
خوبان ہتو ںسی لطف اوٹھا ؤن وصال کا

کرتی ہیں عیش تلخ وہ شام وصال کی
دہر کی ابھی دیتی ہیں صبح ہلال کی

اہی تیغ تیز ہوئی آخر وبال کے
لوٹا تھا شہر جو ولی مسائل نکال کے

رندوں کی بزم محفل زاہد سی خوب ہے
جھگڑی وہاں نہیں ہیں حرام و حلال کی

دہو کی سی مہر ہو گیا مہر و ... مد
پچھتائی وہ نیام سی خنجر نکال کے

کرتی ہیں جو ہم کرہ میان نیام تیغ
ابرو ہی یار ... سبب ... کے

ایسی ہو سنگدل کہ نمک چھڑکو اور زخم
رکھدوں اگر میں اپنا کلیجا نکال کے

کیوں گان ... نہ زاہد نماز میں
واجب ... اگلی کہ ہی ہین گو شمال سے

جوہر ہیں مرد معرکہ عاشق فقط نہیں
ہم وصف تیغ کرتی ہیں ابرو ہلال کی

109

[illegible]

کیوں نہ آپ کو غارتگر گلشن کہیں
ہو گی دل زار بھی بوسہ عارض ہوا سی
کیوں ہی بہر دکھانا صف مژگان اترک ہی
چشم ہو کہ دکھا جانا کی گم کیسی جا

ہی وہ جلوہ جو بہار گل گلشن لوٹے
بورچہ تنگی کہیں ماہ کا خرمن لوٹے
حلقہ دلکو ملیت کرنہ یہ بلبن لوٹے
مال گم تھی یہ کیوں دیدہ روزن لوٹے

متفرقات

کیا وعدہ نہ ایک ہی مہربان ہیچ
سنیں نہ کھولیں راز اپنی دل کا
کوئی بدگو جو کچھ جھوٹ بھی کہدی
کیا ہی ہمکو رحمت رب غفور پر
ہو بات کب ہی فرق بت پر غرور پر
چہرہ مٹ ہی گیسوون نے نہنگ جور پر
سنون میں ایک یہ افسانہ تیر اکیا واعظ
انگلیا ہر اک بنا او یہ صدقہ ہزار باغ
پیر تھی نہیں تم جو خرامان ہو اس روش
دو ایک بوسہ چشم بیمار کا تصدق
پہلو میں بیٹھی مجکو اک شب سولا ہی رکہو
رہیوں گردش میں آوارہ ناکام

کبھی جھوٹوں نہ بولی میر جان ہیچ
جو کچھ کہتا ہوں کہ دیتی ہیں ہاں ہیچ
سمجھتا ہی اوسی وہ بدگمان ہیچ
جنت میں ہو گی دیکھنا راہ قصور پر
موسی نے یہ کمند لگائی ہی طور پر
سیلا یہ بندونکا ہی دریای نور پر
تجھ الیسی تمکیں سنی ہیں ہزار با واعظ
دو دن بہار پر ہی عناصر کا چار باغ
جیوں تمہارا ویکھ ہی دلفگار باغ
لازم ہی یار دینا بیمار کا تصدق
سمجھو یہ اپنی بخت بیدار کا تصدق
دیکھوں جنوں نے کیا بیابان تک

وہ بت مست کری یاد جو مے وہنی میں
دعوی کریں کسی سی وہ ہشیار ہم نہیں
قاتل ہی تو بھلا کی طلبگار ہم نہیں
ای ضعف شکر ہی کہ گرانبار ہم نہیں
اک بوسے سی بھی قابل آزار ہم نہیں
رحمت سی دور رہ گئی جو مجرم ہی شغف
نزدیک اوسکی بندہ غفار ہم نہیں
الجھی گیسوی جانان کسقدر ہم رو دیں
دل چرا لین یار ڈالیں وہ یہ کالی چور ہیں

[illegible]

دل نوحہ ناک ہو تو عیش و تمنا سوجھی ۔ دل ہو غمناک تو غربت کی ہوا کیا سوجھے
چھڑایا ہمسی وطن سے فلک نے تنگ کر کے ۔ بنایا آہ غریب الوطن مقدر نے
آنکھوں میں جلوہ گر رخ پر نور یار ہے ۔ تار نگہ ستارۂ دنبالہ دار ہے
گیسو وش سپر بوسی سے خوشگوار ہے ۔ کاندھے پہ تیغ کی دختر قاضی سوار ہے
آئی جو اجل شکر خداوند اجل ہے ۔ اب ناخن شمشیر سے عقدہ مرا حل ہے
واللہ عجب نور کی خلقت ہے بتوں کے ۔ اللہ کی قدرت ہے کہ صورت ہے بتوں کے
لکھا ہے میر احسن عمل حسن پرستی ۔ یاں نامۂ اعمال حقیقت ہے بتوں کے
بے حد تھی شوخ ترس کی کبھی ہوتے ۔ قاضی کی محکمہ میں کتب کی کبھی ہوتے
قطرے عرق کے گرتے ہیں گیسوے یار سے ۔ موتی برستے ہیں رگ ابر بہار سے
یارب وصال سے جدا آنکھ کبھی ہوتے ۔ اس سے بہتر تھا مجھے موت ہی آئی ہوتی
فوج اندوہ کی دل پر نہ چڑھائی ہوتی ۔ دل شکستہ سے نہ یوں آنکھ لڑائی ہوتی
دم ہے آنکھوں میں فراغت ہوئی جاتی ہے یہیں ۔ تو ہمیشہ کی لیے اب ہے جدائی ہوتی
جان دل کی لیے آفت سے جدائی ہوتی ۔ کاش دو دن کو نہ آنکھ اوس سے لگائی ہوتی
نے گدائی چاہیے نے بادشاہی چاہیے ۔ دونوں عالم میں اسے فضل الٰہی چاہیے
حکم ہے زاہد کہ روزے سے سارا پورا کرے ۔ مسجد کے وہابی گنبد مینار بھی توڑے
ہزار شکر کہ اہل و عیال عزت دی ۔ خدا نے فضل کیا سب طرح فضیلت دی
قربان ہو نہیں پر کہ سر بے شمار کے ۔ جو سر کروڑوں شکر ہیں پروردگار کے

مجھی وہ کہلاتی ہیں تیغ دو دم ابرو کی طرح
چھیڑتی ہیں ہمیں کیا چھیڑتی آتی ہیں مجھے
ہنسی ظاہر میں کرتی ہیں بناتی ہیں مجھے
آتش افروز بیان کرتی ہیں سلگاتی ہیں مجھے
گرمیاں کر کی شرارت سے جلاتی ہیں مجھے
پاس میرے ہمیں کچھ پاس بٹھاتی ہو قسم
[illegible]

[illegible]

ڈھیری مسی کی جمی تھی یہ کہاں ہونٹھوں پر
سرخی پان تھی نہ یوں آفت جان ہونٹھوں پر

عشوہ ہی آتی تھی نہ رعنائی نہیں آتی تھی
زلف ناگن کی طرح رخ پہ نہ لہراتی تھی

صاف باتوں سی طبیعت تو او بچہ جاتی تھی
پیکر بال سی اسطرح نہ بل کھاتی تھی

چال ڈھال آپ کی ایسی تھی انداز نہ تھی
سرخی کب تیغ نگہ زہر تھی دم باز نہ تھی

رخ گلفام پہ غازہ نہ ملا جاتا تھا
عطر پوشاک میں ایسا نہ ملا جاتا تھا

گورے اندام پہ یہ بٹنا نہ ملا جاتا تھا
مسی کیا دانتوں میں کوڑا نہ ملا جاتا تھا

لطف دنیا سی خبر ہی نہ تھی کیا ہوتا ہے
کیا ملاقات میں آپس کی مزا ہوتا ہے

غیرت رنگ ہی بھبکتی نہیں پاتی تھی کبھی
دہن تنگ محبوبی کی ایجاد آتی تھی کبھی

باتیں عیاری کی تم یوں بناتی تھی کبھی
شرم سی سامنے آنکھیں نہ اوٹھاتی تھی کبھی

اک فقط حسن خداداد سے دلدار نہ تھی
سب یہی سادی تھی تو کبھی یہ طرحدار نہ تھے

زرق برق ایسی تھی وضع البیلی نہ تھی
طوق منت کا گلے میں تھا سہیلی نہ تھی
جھوٹی ناحق کی اولنی نہ کبھی آتی تھی

سحر تقریر میں رفتار میں اٹھکیلی نہ تھے
زلف کو کہتی تھی زنجیر کی یہ جھیلی تھی
راست یہ ہے کہ ہر اک بات میں چاتی تھی

رخ و گیسو کا نہ تھا جن پہ پریشان تہا کوئی
نوحہ گر راتون کو کب مے سر و سامان تہا کوئی

صورت صبح نہ تو چاک گریبان تہا کوئی
ہستے غیرونسی نہ تہی آپ گریبان تہا کوئی

مشتری جمع تہی گرم یہ بازار نہ تہا
ماہ مصر آپ تہی پر کوئی خریدار نہ تہا

بھالی گرمی کی ہوئی دام بلا اپنی سبب
بڑہ گئی حسن صفا کی صفا اپنی سبب

آئنہ پیش نظر رہنی لگا اپنی سبب
ذوق آراستگی تمکو ہوا اپنی سبب

اپنی صحبت مین سلیقی میری جان سیکہی ہو
جہوٹ کہتا ہون تو سچ کہدو کہان سیکہی ہو

چشم کو آپ ہی آشوب ادا سے ہے کیا
پری ہوتا نہین انسان کوئی پر ہمنی کیا

شوخ و دیدہ نہ تہی آپ ہی انکہ سے کیا
اچہی کرتا نہین جو کوئی اثر ہمنی کیا

آپ باتون مین لڑانی لگی ہر آن ہمین
ای پری آگی سمجہتی تہی سلیمان ہمین

تہی چمن و بلبل تہا کہ گل سے بد الکہا تی
ہم بغل ہین جو تہا تو کہر آتی ستہی

جانکر فاختہ قد سرو سا و کہلاتی تہے
ایسی شیرین تہی کہ فرہاد نظر آتی تہی

کہتی تہی آپ ہین یوسف تو زلیخا ہین ہین
گل اگر آپ ہین تو بلبل شیدا ہین ہون

اک گہری پاس نہ آتا تہا تو تم روتی تہے
آہین کر کر کی سحر و اسطی چہتی تہے

چہرہ گل ہی ترنگ گل ہی بہار
بس ہی شعر میں اموج نسیم گلزار
چمن بستان ہی کیا لطف
عاشق جمال
[illegible]

میں نمائوں گا تو پھر ہوئی گا حیلا کر	چلی پھر منبر و نہیں باندھیں گا جا جا کر

پھر حشر کچھ نہ خدا آئی گا تو بولیں گی
دلیں ختم السیاہی آجائیگا تو بولیں گی

اسی صنم تو جو دل اگر منہ و ا میں آئیں	وہ ادا پڑا ان غمزی حسن کی سی چشم کی آہ
جشنہ پر بوں کا ہی گر دیکھیں شام و پگاہ	دلنقشہ پہ آئیں نظر حسن تری ہی تو نگاہ

سر بسر بلائیں بلا کر چھی خوبان جہان
باندہ کر ہاتہ کریں قد ہوں شہ یکجان جہان

خوبرو ایسی کہ تم چاند ہوئے ہیں خورشید	تم جو ایک پہولی ستاری ہو تو وہ ہیں نا
اپنا ہیں نقش ستی ہیں صورتکو تم جاوید	روبرو اونکی ہی جا ہر دو چمن صورت بید

نور رخسار و نگاہ اگر جو عیاں ہو جائی
شعلہ آتش نمرود دھواں ہو جائے

دیکھی یا شہ تو وہ ہی فتنہ روز محشر	تیر آہ دل عشاق کری حسن سے حذر
دیکھلی زیں گھلی اونکی کوئی شکوہ اگر	نازل اک کالی بلا صبح کو ہو دمی سحر

عکس اب جو آئینہ کیسی اک ہو ہو جائی
چاک چاک آئینہ شانہ گیسو ہو جاسے

چہرہ گیسو کو اگر حسن نے کھولا تو ہی خطا	مشک سے کہوں وسی تشبیہ ہی جائے سودا
آتش رنگ کی دھونی ہی کا ہی بچا	گر کہوں صبح بجھیہ نہیں ہو سکتا

[illegible]

سم ۱۱

[illegible]

[illegible]

برق عکس رخ انو جو لب بام گری
موج کی طرح سی بجلی وہین بیتاب گری

ہنس دیکھی تو اگر اونکی تو حیران ہووے ناک مین آئی دم [illegible] پشیمان ہووے	ہو یہ دم بند کہ سکتا بھی ایجان ہووے اپنی خود بینیوں سے آئینہ مین پشیمان ہووے

آفتاب رخ روشن کا الف ہی سینہ
چشمہ مہر کا پل [illegible] سینہ

دہن تنگ [illegible] کوئی غنچہ ہی تنگ [illegible] کوئی قند کا یا کوزا ہے	صدف گوہر اسرار خفی ہی کیا ہے رخ ہی آئینہ دہن طوطی شکر خا ہے

بات [illegible] شیرین کہ بات ایسی نہین
سنی شیرین سے ہی خسرو نی تو بات ایسی نہین

لب جان بخش [illegible] مسیحا قربان اونکی ہونٹون کا اگر [illegible]	چشمہ خضر [illegible] شیرہ [illegible] شیرہ قند [illegible] شیرہ جان

[illegible]
[illegible]

[illegible] طرح کہون مین ابر مین [illegible] دانت [illegible]	[illegible] [illegible] [illegible]

١١٥

دیکھی جب وہ [illegible]
[illegible]

[illegible]

توسی اور دنکو مین پیار کرون تم دیکہو	ہو سون مین گال تو تم غصی مین منہ کو
ہاتہ مین ہاتہ مین لون تم کف افسوس ملو	یہہ ہسی ل لگی ہو دل مین کہو تم رودو

جام ہو مے ہو صراحی ہو بہت مہوش ہو
دیکہکر بزم طرب تم یہ جلو آتش ہو

پڑہی آنکہ اور جہپک سی ستاون تمکو	مژہ ساں آنکہون پہ بٹہلاون دکہاؤن تمکو
دم اگر آنکہو مین آئی نہ بلاون تمکو	صورت اشک یہ نظرون سی گراؤن تمکو

تمار سب تمسی کرین جان سی تم جاری ہو
ہو سبک ایسی کہ جیتا ہی تمہین بہاری ہو

کیون نہ کہتی تہی کہ پہر دل کا روش لگی	ہاتہ سی تہنا کلیجا نہ تہمار و نی لگی
منہ سی سانسین لگی یون بہر نی کیا رونی لگی	واہ واہ سی کی تلی منہ کو چہپا رونی لگی

صاحب بات کہ ان باتون پر آجاتی ہی
یون ہی بہر کبہی لگا غیر کی بہڑکانی سے

خیر ہی خیر ہی کچہ جو تمہین آؤ صاحب	آگ اس دل کی لگا دیکہو لگاؤ صاحب
منہ سی سانسین نہ بہر و شہبی جاؤ صاحب	دیکہی لو سوز ہی لب اپنی جلاؤ صاحب

گر میان غیر و فسی ہون میرا کلیجا تہلکی
جب کہو لین تمہارا بہی دل ایسا سلگی

جا ہی جا ہی شب کی محبت دیکہی	ہی یہ مند ہمارا ہی نہی بس آدیکہی

۱۱۶

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کرلا جلیبی تو کہاؤں میں لی ہی مین ہزار — تو خدا لگی یہی اہیر ہی ہی مجھسی انکار

موت آئی مبری آسان [illegible] ہو جاہی
کہیں لگ جاوں ٹھکانی تو فراغت ہو جاے

کہیں اور آنکہ لگی کاہیکو اب یہ ہوگی — اب تو ہر بات یہ بگڑوگی خفا تم ہوگی
پہر گیا مجھسی دل اوکتا گئی اب جیو روگے — اور دلبر ہی کوئی دل تم اوسی دوگے

زہر دی دو مجھی گر ایسی ہی بیزار ہو تم
مار ڈالو جو لو ہین قتل پہ طیار ہو تم

عذر کرتا ہی وہ دلبر جو اب اتنا بہیے — لاکہ تہا مین نہین تہمتا ہی کلیجا ہر
کر چلا صبر دل زار کنارا ہمسے — اب تو وہ اتنی نہ او ٹہیگا یہ صدما ہمسے

ضبط کیونکر کرین انسو کو نہیں رکتا ہی
اشک امڈا ہوا روکیسی کہیں رکتا ہی

تو ہم اب صاف ہین تمہی تجہ نا جب بہی ہو — اب نہین دلمین غبار اپنی ذرا جب بہی تہی
ہم ہی جا ویگی تو پہر فائدہ کیا جب بہی ہو — عذر کرتی ہین لیرا ہی یاہ لقا جب بہی تہی

بد لی شکوی کی ہوا اب تذکرہ الفت دل
آو سینی سی لپٹ جاو مری صورت دل

ہو وہی پی کا منہ پان لیں اگر تیر وانسی — آنکہمین ہو پیش خوش نگاہ او کیسی بیدا
تاتہ شل ہو ن کبہی گیسو جو بہی اور — جا یہ پہنچائی اگر اور کسیکو دل دے

١١٧

ہم تغیل بہی او بری عشق میں ہو [illegible]
عہد کی ابھی سلیمان یا ہین سکندر ہین ہم
تخمیس بر غزل جناب ولی تاوی
خواجہ وزیر صاحب مرحوم
وبال ضعف سی ایک بال ہی سر پر
گمان نا رکہ دیکہ لو ہی بستر پر
فراق میں جو کیا ظلم جان مضطر پر
وصال میں تو کرو رحم مجھسی لاغر پر
کہو تو لیٹ رہوں ایک تار بستر پر
ہین اسکی آب بہا جان جان دیتا ہوں
ہمارے واسطی گویا ہی ہم اپنی نفس [illegible]
ہی الیبی پیاس کی شربت کو ہو اور [illegible]
دہان زخم تکوں ہی اگر در اہو [illegible]
سمٹ کی آب بنو قطرہ زبان خنجر
مثال نقش قدم خاک پر نہین [illegible]
ہم اپنی جور کی بین مسند زبین [illegible]

[illegible]

پہ آسمان ہی کیا ہی مری بہ لقا و حبیب
نہیں بہشت بہی اس قصر سی سواد حبیب
صفای رخ نی بنائی ہی کیا یہ جاد حبیب
جو آیا جا نہ سکا ہی یہ گھر تیرا و حبیب
بڑی ہی ساکی کی مانند جاذبی در بر
خدا کا بندہ ہون خوف خدا ہو دیتا
جفا جو کی ہی تو اتی وفا کرا دیتا
کہ میرا نام لیا کر بڑا کرا دیتا

جو بادشاہ بہی آئی ہنر میں بیٹھی
فقیر جانی ہین جو آئی بس ہین بیٹھی
گلیم سایہ ورہی اچھی ہو لی در بر

بری ہی حسد کب اطرح کی قیصر دیکہی
سفید شرم سی ہو رخ اگر قمر دیکہی
غرض ہو مثل زلیخا جو آنکہ بہر دیکہی
تمہاری یوسف رخسار کو اگر دیکہی
درو دشر سےہنی کی آئینہ ہمیر بر

یہ اشک گرم اگر بہکی تیری دہال تک آئی
سپر کی پہول کو باغ خلیل میں دکہائی
جلا دیا مجھی سوز فراق نی ایواسے
وہ گرم خون ہی میرا اگر ذرا بہر جای
پسینا ہو کی نکل آئی آب خنجر پر

تمہیں جو تمہی محبت تو جانتی پیارے
ہزار طرح کی ہوتی ہین عشق میں شکوے
خفا ہو جو کہا میں نی بدگمانی سے
کسی کی آنکہیں بچائی ہیں کیا تمہاری لیے
کمان تار نگہ ہی جو بار بستر پر

یہ وہ ہی دکر نہ جبکا زبان پر لائی
قمر یہ دیکہی بر گشتہ دل نہ آجائے
کوئی اس اولٹی جہری گلا نہ کٹوائی
تری قمر کی صفت خط میں لکہی بہجتا دے
پہری اجل کی چہری گردن کبوتر پر

کرائین وسی کسی نے تو مین حسن آنکہین
نگہ جو غیر کی ڈالی نکال لین آنکہین
نہ جانور کی بہی جانا وسی تجھے دین آنکہین
وہ بدگمان ہون کہ خط دیکہی بند کرین آنکہین
پہنائی بازی کی ٹوپی سر کبوتر پر

[illegible]

119

نہو سکی گا بیان کیون یہ بھی قصہ قصد
نہین کچہ آج ہی یہ لگی ہی قصہ قصد
یہ دم بدم تو ہین کہلتی رہی ہی قصد قصد
نہ پوچھو دشنیو ہنسی کیون کہلی ہی قصد قصد

یہ خون چکان ہی حکایت زبان نشتر پر

تمہاری سطحی کہوئی ہین اپنی ہی تو شرح ا
جو اس کلام کا صاحب نہ منضبط ہو تھا اس
نہ اپنی سر کی ہی منت نہ جان کا ہی ہر اس
نثار کرتی ہین آدیکہو جان تار کی پاس

گلی کو آپ کی خنجر یہ سر کو ٹہوکر پر

کچہ ایسا دلکو ہی سودا تمام ہونی کا
ہر ایک کشتہ ہی یان خاص و عام ہونی کا
کہ نا خر عجب نہا ہی غلام ہونی کا
ہوا ہی خواب اجل ان کو نام ہونی کا

ہمیشہ طالب رجان تھی ہین زر ریر

نکالی میان سی وہ ترک جانہ جنگ کی تیغ
ٹہر کا بار تیغ او ٹہائی جو شوخ و شنگ کی تیغ
نہ ایسی آنکہ سی دیکہی فرنگ کی تیغ
لگائی دانت یہ محبوب سبزہ رنگ کی تیغ

خضر کی ناو چڑہائی ہی آب گوہر پر

میری سخن کا خدا ہی گواہ کیا ہی صفا
مہر کبھی نہین سکتی نگاہ کیا ہی صفا
تجل ہی آئینہ ہی رشک ماہ کیا ہی صفا
تمہاری قصر صفا کی واہ کیا ہی صفا

بسمل کی سایہ دیوار گر پڑا در پر

تمام چیزین ہین فانی نہین ثبات اصلا
یہ جینی کی گہری ہی جو ہو خیال بقا
گہری جو اسی پہ مگر کوئی تعجب ہے بیجا
حباب وار ہی آمادہ فنا دریا

یا الغرض مثال غم خضر جینا پایا
احباب و عزیز سب کو عیش مدام
اس داغ کا ہر کمان سے پایا پایا

وله

دلی بی درد در عالم نباشد
نباشد کس کہ بیخش غم نباشد
زجنس دیگرای ہو غم مدام
وسے از خلقت آدم نباشد

وله

تضمین

محتاج بہ آب نان ز دست دگراند	آنانکہ غنی ترانند محتاج تراند

قطعات تاریخ

تاریخ شادی دوم راجہ بہاری لال بہادر خلف افتخار الدولہ افضل الملک مہاراج میوہ رام بہادر صلابت جنگ

ہی راجہ بہاری لال نوشہ جشن عشرت کے	بہادر کو بیہ شادی مبارک ہو مبارک ہو
کہا یہ مصرع برجستہ تاریخ جوہر نے	الٰہی خانہ آبادی مبارک ہو مبارک ہو

سنہ ۱۲ ہجری

تاریخ شادی کنور برج لال خلف راجہ بہاری لال بہادر

خوشی سے کامرانی کا جہاں ہی لشکر انکو	یہ شادی آئین کردگیا ہیر چرخ گرد انکو
خوشی کی ساز و سامان میں جو ہی ہرا انکو	نہ پیر چرخ نی طفلی میں دیکھا ایسی سامان کو
زمانہ کیوں نہ خوش ہو دن کنع صاحب کی بیاہ کے	کہ ہیں نخل آرام جان عزیز اپنی دل و جانکو
کنور صاحب خلف راجہ بہاری لال صاحب کی	بہادر ہیں بہادر وہ جو شرماتی ہیں نیسان کو
مہاراج افضل الملک افتخار الدولہ کی بیٹے	کہ رشک حاتم و کسری ہیں فیض علوم دوران کو
قران سعدین کا بشکل نصرت کا اتصال آیا	شرف اس عقد سے ہی تا ثریا بزم امکان کو
دیا ہر قدر ہی کو اس نعمت و بزم شادی نے	شرف برج حمل میں جیسے ہی خورشید درخشانکو
ہر اک پیر مغنی کے فنا کو دست زنی سے بہجت کی	یہ عہد دولت نوشاہ میں ہستی ہی ورانکو
لکھی تاریخ یہی کیا خوب جوہر محفل میں	اجی یہ عقد ہر دو میں مبارک ماہ تابان کو

سنہ ۱۲

سمجھو اس عمر کی یہ کہو تاریخ	ہجر قسمت میں اب ملی گوہر

تاریخ فوت بیگا طوائف کانپوری

آہ دنیا سے اوٹھ گئی بیگا + گئی گردون پہ آج وہ زہرا +
نہیں سنتی ہیں کانپور میں اب + خوش گلو ایسا ایسا نغمہ سرا
نوجوان وہ کہ جیسے کہا کرتے ہیں + پیر گردون بھی ہو گیا بسملا
دل جلوں نے یہ ہوکی کین آہیں + لگی شعلے کیطرح سے جلنے ہوا
ہو گیا دہر خانہ زنجیر + شور و غل اسقدر ہوا برپا
سنکی پھول اوسکی گل بکھلائے + فصل گل ہو گئی خزان سی ہوا
عاشق اوسکی ہین طالب تاریخ + کہدو چومہر غروب ماہ ہوا

تاریخ رحلت جناب محبوب صاحب قبلہ زور آور سنگہ صاحب

در داکہ چچا دفعتا اس دہر سے اوٹھ گئے + شدت یہ یکایک ہوئی کیا درد جگر سے
دو گہریوں میں اتوار کی دن شام کو بچلا + یکتا فضیلت ہی جو موت آئی قشر کی
نزکی کی مصنف تہی مولف عروض کے + تعلیم زبانی سی گئی آہ ہنر کے
دالا میں ندادا ہیں ندو شعر حقیقی + جو ہر نہیں تقدیر سی جا کوئی حذر کے
آواز دل صبر کو یہ توڑ کے آگئے + عالم سی سفر کر گئی پہلی سفر کے

تاریخ رحلت جناب مشیر الدولہ مؤید الملک مہاراج ادہیراج بالکشن بہادر

حیف مہراج وہ مؤید ملک	جسارت جنگ	بالکشن ادہیراج نام اون کا

تاریخ ترتیب دیوان باکشن ریحان تخلص شاگرد موجی رام

چو ریحان آن حبیب یکدل و جان — بتحریر نمود جمع دیوان
زبهر نام و بسم تاریخ تدوین — نوشته کلک جوهر باغ ریحان

تاریخ پند نامهٔ فراق

چون حکایات پند گفت فراق — شده سالش رقم رسالهٔ وعظ

تاریخ رحلت جناب والدهٔ راجه بختاور سنگه

والده سے خلد کو جو کی انتقال — جوهر لکهو دخل خلدی سال

تاریخ مهر بخته که در کمیدان بیرون آمده

چو مهری بخته در کمیدان روان شد — به تفهیم بهر سالش مهر بخته

تاریخ بخشیاری دوستی

اس عهد کی یه دوست اک هوی — جوهر لکهو که بخشی سلطانپور

تاریخ فوت نوازش شاگرد میر

میر زا جا سے لئے نوازش سے — بهر تاریخ کهئے سبحے نکلا

تاریخ مسجد میان مقبول علی

چو ساخت مسجد نواز پی نکو نامی — که نام او شده مقبول علی و رسول
نوشت خامهٔ جوهر برای تاریخش — کز نقل کعبه ایمان عمارت مقبول

سنه ۱۲۶۹ هجری